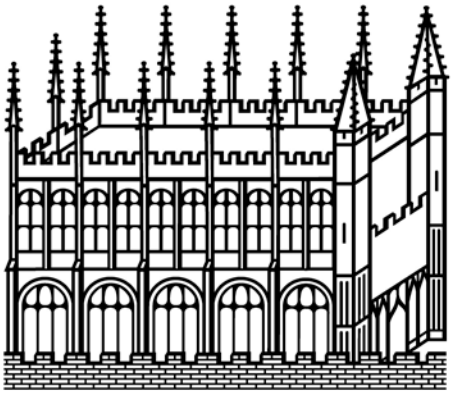

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.55.

16 D 55

محامد خاتم النبیین - غزلیات محامد مین مولفہ مفتی امیر احمد امیر -

سرور القلوب - فی ذکر المحبوب معجزات پیغمبر کا بیان مولفہ مولوی محمد تقی علیخان -

گلدستۂ محسن - در محامد پیغمبر شامل رسائل ۱- مدیح خیر المرسلین ۲- محسن نعتیہ ۳- مثنوی صبح تجلی ۴- سراپاے رسول اکرم - مولفہ مولوی محمد محسن -

خمسۂ محمدیہ - در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی نجم الدین نجم -

مجموعہ نسیم جنت - قصیدۂ نعتیہ ۲ - خیابان فردوس ۳ - فضائل درود - مولفہ مولوی محمد کافی -

سبیل الجنان - ترجمۂ تکمیل الایمان مصنفہ میر علی تخلص امیر -

تذکرۃ الجمعہ - فضیلت جمعہ مین مصنفہ نواب مولوی قطب الدین خان -

فلاح دارین - آداب معاشرت شرعی مولفہ

موضح الحق - مسائل جزئیہ دین مولفہ "

تحفۃ الزوجین - میان بی بی کے باہمی حقوق و انکی معاشرت - مولفہ "

احکام العیدین - مولفہ - نواب قطب الدین خان

تحریم النساء - رشتہ دارون کی کون عورتین حلال ہین اور کون حرام یعنے جنکے ساتھ نکاح درست نہین شرعاً - مولفہ "

رسالہ کلید باب الحج - احکام حج کا بیان مصنفہ منشی محمد سید انور علی -

فضائل الشہور والصیام فی ادراد اللیالی والایام مہینون اور ماہ صیام کی فضیلت مولفہ مولوی محمد رمضان -

سراج السالکین - ترجمۂ منہاج العابدین جو مصنفہ حضرت امام غزالی ہے مترجمہ مولوی منیر -

گلدستۂ کرامات - در خرق عادات و کرامات حضرت غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور صاحب لاہوری -

رسالہ عجالۂ ہادیہ - در امتناع بازی شطرنج معروف بہ رسالۂ شطرنج مولفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی -

گلزار جنت - نعماے جنت کا بیان مصنفہ نواب قطب الدین خان -

رسالہ کسب الانبیا۔ مصنفہ مولوی ظہور الحق۔
شجرۂ طغرائے۔ اسمائے دوازدہ امام علیہم السلام
از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی۔
دہ مجلس منظوم۔ معرکۂ شہادت کربلا علی الترتیب
مشتمل بر چودہ مجلس۔
جنگ نامہ کربلا۔
دہ مخزن۔ مصائب کربلا مصنفہ حکیم
نصر اللہ خان وصال۔
مجموعہ توشہ عقبیٰ۔ در ادعیہ و وظائف اسمائے
الٰہی مع خواص و ناموں مبارک رسالت
پناہی۔ تالیف مولوی محمد عباس۔
عین البکا۔ موسوم بہ دہ مجلس مع رسالہ
شط غرا مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب
سید عطاء اللہ۔
مجموعہ نود و نہ نام۔ شامل چند رسائل ذیل
۱۔ دعائے معنی۔ ۲۔ قصیدہ بردہ۔ ۳
قصیدہ بانت سعاد۔ ۴۔ قصیدہ غوثیہ
۵۔ دعائے سریانی۔ ۶۔ قصیدہ اویس قرنی
انوار محمدی۔ بیان اختلاف فرق اسلامیہ
تصنیف محمد امیر اکبر آبادی۔
شرح چہل حدیث۔ تصنیف میر علی۔

مجموعہ ۱۔ وفات نامہ۔ ۲۔ قصیدہ نعتیہ۔ ۳۔
قصہ حضرت بلال۔ ۴۔ قصہ حضرت دائی حلیمہ۔ ۵
نبوت نامہ معروف بہ حلیہ شریف۔
مولود شریف منظوم۔ از مرزا علی بہار۔
مولود شریف شہید نثر۔ واضح خطاء از مولوی
غلام امام شہید۔
ایضاً۔ خرد۔
میلاد مصطفوی۔ بروایات امامیہ تصنیف
مولوی وزیر حسن۔
حدیقہ میلاد۔ در فضائل و ولادت حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔
نسب نامہ۔ رسول مقبول حال بعثت سے
وفات تک۔
تاریخ مدینہ۔ ترجمہ جذب القلوب مترجمہ مولوی
عبد الحق بریلوی۔
نور نامہ و شمائل نامہ۔ نور محمدی اور
شمائل کا بیان ہے۔
خدا کی رحمت۔ حال پیدائش حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اسرار نبوت۔ و فضائل نبوت و نعم البدل
مولد شریف یہ تین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین

کریں اور بدعات قبور اور بدعات تقلید اور بدعات رسوم سے توبہ کریں اور راگ باجا سننا اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور شادیون مین بیجا خرچ کرنا اور بہت سی زینت دنیا کے امور مین کرنا ترک کرکے پاک باطن اور صاف ظاہر نرے مسلمان ہو جاوین اللھم آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب کامل النصاب مفید اہل ایمان رسالہ تقویۃ الایمان کہ جسمین فاضل جلیل مولوی محمد اسماعیل دہلوی حوم نے شرک و بدعت کی برائیان صرف آیات اور احادیث سے ثابت کین اور اوس رسالہ کو دو باب پر منقسم کیا اول باب مین توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان اردو زبان عام فہم مین لکھین اور دوسرے باب مین اتباع سنت نبوی کی خوبیان اور بدعت کی برائیان اردو زبان مین لکھنی چاہی تھین کہ جان بحق تسلیم ہوئے پس اوس دوسرے باب کا اردو ترجمہ جناب فضیلت مآب مولوی محمد سلطان خان صاحب نے فرماکر نام اوسکا تذکیر الاخوان بقیۃ تقویۃ الایمان رکھا یہ پوری کتاب حسب خواہش خریداران باردوم ماہ جنوری ۱۸۸۲ء مطابق ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ مطبع فیض مطلع خورشید تابان آسمان بلند نگاہی بدر منیر فلک الاپاگاہی جمع آرب جمہور منشی نولکشور دام اقبالہ مقام لکھنؤ مین بعد نظر ثانی لباس پوش انطباع ہوئی خداوند کون ومکان مطبوع اہل عالم فرماوے

INDIAN INSTITUTE

گودے اوسپر بھی لعنت ہی اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون پر جو نیلا گودین اور جو اپنے نیلا گوداوین اور ماتھے کے بال اوکھڑانے والیان اور جو خوبصورتی کے لیے اپنے دانت الگ الگ کرین کہ یہ بدل ڈالنے والیان ہین اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو **ف** بعضی عورتون کے دانت بڑے بڑے ہوتے ہین سو وہ ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ الگ کرتی ہین خوبصورتی کے لیے اور بعض عورتون کے سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہین تو وہ ماتھا بڑا کرنے کو وہ بال اوکھاڑتی ہین اور بعضی عورتین نیلا گودتی اور گوداتی ہین سو یہ سب خدا کی لعنت مین گرفتار ہین کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل ڈالتی ہین اخرج ابوداؤد عن عائشۃ قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجلۃ من النساء ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردینے والی عورت پر **ف** یہ بیس حدیثین مشکوۃ کے باب الرجل مین لکھی ہین مومنین کو لازم ہی کہ اپر عمل کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردون کا لباس پہنے یعنی قبا انگرکھا جوتا مردون کا سا پہنے پگڑی مونڈا سا ہتیار باندھے گھوڑے پر سوار ہووے مردون کی سی گفتگو کرے مردون کی طرح پائجامہ پہنے یا اور باتین مردون کیسی کرے تو اوسپر خدا کی لعنت پڑتی ہی پھر عورت کو اپنی زینت اور سنگھار نکرنا یعنی منھدی سرمہ نہ لگانا یہ بھی گویا مردونکی وضع اختیار کرنا ہی ہرچند زینت کے متعلق اور بہت باتین ممنوع ہین کہ لوگون مین رائج ہین مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسیقدر پر کفایت کی اس خاکسار ہیچمدان مترجم نے بھی اسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی ✣ الحمد للہ ثم الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وجعل القرآن دلیلہ کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہونچا اللہ تعالی محض اپنے کرم سے قبول کرے اور اس گنہگار کو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست کرین اور جمیع انواع شرک سے بچین اور سنت رسول کریم کو اختیار کرین اور بدعات سے اجتناب رکھین اور تقدیر پر ایمان مضبوط کر کے ایمان اپنا ٹھیک کرین توکل اللہ پر کرین اور حضرت کے اصحاب اور اہلبیت بلکہ جمیع متوسلون سے محبت رکھین اور اونکے رویہ کو اختیار

لولا جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف
ساقیہ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون مین سے
کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خوب آدمی ہی خریم اسدی اگر بڑی
نہوتی اوسکی چوٹی اور نہ لٹکتی ہوتی اوسکی ازار سو پہونچی یہ خبر خریم کو تو لی اوسنے چھری پھر کاٹی چوٹی
دونون کانون تک اور اونچی کرلی ازار پنڈلیون کے ادھ بیچ تک ف یعنی خریم اسدی ایک
اصحاب تھے اونکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسمین سب خوبیان ہین اور بہت اچھا آدمی ہی مگر
یہ دو نقصان ہین ایک تو یہ کہ اوسکے بال سر کے لنبے لنبے ہین دوسرے یہ کہ اوسکی ازار نیچی ہی سو یہ خبر
حضرت خریم کو پہونچی کہ حضرت نے میرے حقمین یون فرمایا تو اونھون نے فوراً اپنے سر کے بال کاٹ کر دونون
کانون تک رکھے اور ازار اونچی کرکے باندھی کہ پنڈلی کے درمیان مین رکھی زانو سے نیچے اور ٹخنے سے اوپر
زانو اور ٹخنے کے درمیان مین تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر کے بال زیادہ لنبے رکھنا اور ازار یعنی تہمد
یا پائجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہی بہتر یون ہی ہی جیسا حضرت خریم نے کیا اخرج ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بہذا السواد کحواصل الحمام
لا یجدون رایحۃ الجنۃ ترجمہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ مین کہ خضاب کریگی اس سیاہی سے جیسے سینہ کبوتر کا
وہ نہ پاوینگے خوشبو بہشت کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا جیسے کبوتر کا سینہ
حرام ہی اور کرنے والے کو بو بھی بہشت کی نہ نصیب ہوگی مگر ہان سرخ یا زرد خضاب جہاد مین اگر مسلمان
کرے تاکہ کافر اوسکو بوڑھا نجانین تو درست ہی سیاہ وہان بھی درست نہین اور اپنی زینت
کے واسطے کیسا ہی خضاب ہو کرنا نچاہیے اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ترجمہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی
اللہ نے بالون مین جوڑ ملانے والے پر اور ملوانے والے پر اور نیلا گودنے والے اور گدوانے والے
پر ف یعنی خدا کی لعنت پڑتی ہی جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بھی اور جو عورت
اپنے ہاتھ سے جوڑے اوسپر بھی اور جو اپنے بدن پر نیلا گودے اوسپر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے

اپنے گناہون کی معافی یا اپنا بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہین چاہتا بلکہ طالب برائیون
کا ہی اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای صبیا قد حلق بعض راسہ
وترک بعضہ فنہاہم عن ذلک وقال احلقوا کلہ او ترکوا کلہ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ مونڈا ہوا تھا تھوڑا سا سر اوسکا اور
چھوٹا ہوا تھا تھوڑا سا سو منع کیا اوسکے وارثون کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو سب سر اسکا یا چھوڑو
سب سر اوسکا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پٹے یا بیری یا چندوا یا کاکلین یا قلمین یا
چوٹیان لڑکون کے سر پر رکھنا نہین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہین مگر اوس سے اونکے
وارثون پر گناہ ہوتا ہی سو اونکو چاہیے کہ اوسکا سر منڈاوین یا سب سر پر بال رکھین اور جب
لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا نچاہیے تو بڑون کو تو بدرجہ اولی نچاہیے بلکہ ہر مسلمان کو
مناسب ہی کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح پر بال رکھے ہوئے دیکھے تو سنت کی پیروی
کرکے منع کردے اخرج ابو داؤد عن الحجاج بن حبان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی
المغیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قربان او قصتان فمسح راسک وبرک علیک وقال
احلقوا ہذین او قصوہما فان ہذا زی الیہود ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ حجاج ابن حبان نے
نقل کیا کہ ہم گئے تھے انس بن مالک رض پاس سو مجھ سے ذکر کیا کہ میری بہن مغیرہ نے کہا کہ اون دنون
تو لڑکا تھا اور تیری دو کاکلین کندھے پر پڑی ہوئی تھین یا کہا کہ دو چوٹیان تھین سو انس رض نے
تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور بارک اللہ کہا تجکو اور فرمایا کہ منڈواؤ انکو یا کترواؤ انکو اسلیے کہ یہ وضع
یہود کی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلین چوٹیان پٹے رکھنا یہود کی علامت
اور وردی ہی مسلمان کو نچاہیے کہ اپنی اولاد کو کافرون کی سی اولاد بنادے اور اگر کسی نے بیخبری سے
ایسے بال رکھے ہون تو دور کردے منڈواڈالے یا کترواڈالے ایسے کہ اور بالون مین ملجاوین اور
حضرت کے اصحاب جو بڑے بزرگ تھے جب وہ کاکل اور چوٹی رکھنے سے ناراض ہوتے تھے تو اور بزرگ
چوٹیان اور کاکلین رکھنے سے کب خوش ہونگے بزرگون کے نام کی چوٹیان اور کاکلین رکھنا اور
زیادہ حماقت اور نادانی ہی بزرگون کو بالون سے کیا مطلب اخرج ابو داؤد عن ابی الحنظلۃ رجل
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم الرجل خریم والاسدی

اسطرح پر رکھو کہ کسی طرح کافرون سے مشابہ نہو کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص مسلمان ہی
سو داڑھیان بڑی بڑی کرو یعنی ایسی کہ جس جگہ سے یہ معلوم ہو کہ یہ آدمی ہی وہین سے اوسکے ساتھ یہ بھی
معلوم ہو کہ اسکے مُنھ پر داڑھی بھی ہی سیاہی یا چونہ منھ پر نہین لگا ہی اور مونچھین کم کرو یعنی جیسے بھوین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی داڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہی بلکہ مسلمان کی وردی کے
قائم مقام ہی اور ایک مشت سے داڑھی کم کرنا یا مونچھین بڑی بڑی کرنا علامت کفر کی ہی اور داڑھی منڈانا
یا ٹھوڑی پر کم اور چپ وراست زیادہ رکھنا یہ علامت اور نشانی شرک کی ہی اور شعار اسلام سے بعید

اخرج الترمذی وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ ابن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عن الترجل الا غبا ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی ف یعنی ہر روز کنگھی کرنا سر کے
بالون مین مرد کو یا داڑھی مین یہ تکلف ہی اور محض زینت اور سنگار کے واسطے ہی سو یہ منع ہی ہان کبھی کبھی
ایک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتہ کے بعد کر لیا کرے تاکہ بال خراب نہو جاوین اخرج ابوداؤد عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تنفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب
شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بہا حسنۃ وکفر عنہ بہا خطیئۃ ورفعہ بہا درجۃ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرو
ابن شعیب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت اوکھاڑو سفید بال اسلیے کہ یہ
بوڑھے مسلمان کا جسکا سفید ہوا بال مسلمانی کی حالت مین لکھتا ہی خدا اوسکے لیے اوس سپید بال کے
سبب نیکی اور معاف کرتا ہی اوس سے اوسکا گناہ اور بلند کرتا ہی اوس سے اوسکا مرتبہ ف معلوم ہوا کہ سفید بال
ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی کہ ایک بال سفید ہونے سے اللہ تعالی کی طرف سے
نور آتا ہی اور ایک نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی اور ایک درجہ اللہ کے یہان اوسکا بلند
ہوتا ہی تو جون جون اوسکے بال سفید ہوتے جاتے ہین اوتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہی اور گناہ معاف ہوتے
جاتے ہین اور درجے بلند ہوتے جاتے ہین اور نیکیان زیادہ ہوتی جاتی ہین سبحان اللہ جسکو حاجت
توبہ کی ہو اوسی کے واسطے بال سفید ہونا خود بخود نوید ہو کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہین اور
عابدون کے لیے خود بخود بے مشقت عبادت ہی کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہی اور درجے بلند ہوتے جاتے ہین
اور نور بڑھتا جاتا ہی پھر جسکو سفید بال داڑھی کا اپنے سر کا برا لگے اور وہ اوکھاڑے تو وہ شخص

بعض جنگلی لوگ داڑھی رکھتے ہین اور سر پر بال نہین رکھتے سو یہ بھی کفر کی علامت ہی

ہو اور بوڑھے کی بھی ہو ہی اسلامی

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طیب الرجال ماظہر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ماظہر لونہ وخفی ریحہ ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوشبو مردون کی وہ ہے جسکی کھلی ہووے بو اور چھپا ہووے رنگ اور خوشبو عورتون کی وہ جسکا ظاہر ہو رنگ اور چھپی ہو بو اوسکی **ف** یعنی مردون کو ایسی خوشبو لگانا حلال اور بہتر ہے کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر اور عورتون کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نزدیک سے معلوم ہو جیسے زعفران اور صندل سے رنگا کپڑا اور جو اسطرح کا ہو اخرج مسلم عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لہ فراش للرجل وفراش لامراتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اوسکی عورت کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے **ف** یہ بیچ حدیثین مشکوۃ کی کتاب اللباس مین لکھی ہین وہانسے نقل کرکے یہان لکھی ہین یعنی اپنے اور اپنی عورت کے واسطے ایک بچھونا اور مہمان کے واسطے ایک بچھونا زیادہ چاہیے پھر جسکے یہان مہمان اکثر آیا کرتے ہون اوسقدر اوسکو مضائقہ نہین مگر اس تین قسم سے زیادہ بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان کے لیے ہوگا یعنی وہ ریا اور اسراف اور تکبر کے اسباب مین داخل ہے شیطان کا کام تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کیسے ہوئے پلنگ اور مسہریان اور رنگین طیار بچھونے بچھے ہوئے مکان مین زینت کے واسطے رکھا کرتے ہین اور ہر مکان مین فرش بچھے رکھتے ہین سو یہ سب سامان شیطانی ہین اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکون سے بڑی بڑی کرو ڈاڑھیان اور کم کرو موچھین **ف** کافرون کے ملک مین اکثر نصاریٰ ڈاڑھی موچھین منڈواتے ہین اور سکھ ڈاڑھی موچھ دونو رکھتے ہین اور ہندو اکثر ڈاڑھی منڈواتے اور بڑی بڑی موچھین رکھتے ہین اور بعضے گل موچھے رکھتے ہین اور بعضے خوبصورتی کے واسطے ڈاڑھی رکھکر بیچ مین سے چیر کر کانون پر باندھتے ہین اور مسلمان کو کافرون سے مخالفت چاہیے اور ڈاڑھی موچھ آدمی کے چہرہ پر ہوتی ہے اور پہلے چہرہ ہی پر خیال جاتا ہے سو فرمایا کہ ڈاڑھی موچھ

کرتے ہین لوگ دیبا سے یعنی ریشمین سے **ف** یعنی یہ جو لوگ بعضی حویلی مکان کو آراستہ کرتے ہین کہ
اوسمین ریشمی دیوار گیریان اور چھتین اور پردہ لگاتے ہین یا عماریون مین اور پالکیون مین نالکیون
مین میانون مین حریر وغیرہ لگا کر مزین کرتے ہین سو یہی مکان شیطانی گھر ہین المقصود مکان مکروہ ہی
حاجت سے زیادہ یا بہت اونچا بنانا یا مکان کو بہت آراستہ چھتون پردون دیوار گیریون سے کرنا یہ سب
شیطان کے امور ہین کہ انسے مسلمان کو پرہیز کرنا چاہیے اخرج الشیخان عن انس قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یتزعفر الرجل **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انسؓ نے نقل کیا کہ منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران لگانے سے مرد کو **ف** یعنی مرد کو خوشبو کے واسطے
یا زینت کے لیے اپنے کپڑے مین یا بالون مین یا ہاتھ پانون مین زعفران یعنی کیسر لگانے سے منع فرمایا سو مرد
کو اسطرح پر زعفران کا استعمال کرنا حرام ہی اخرج الترمذی والنسائی عن یعلی ابن مرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رای علیہ خلوقا فقال الک امراۃ قال لا قال اغسلہ ثم اغسلہ ثم اغسلہ ثم لا تعدہ **ترجمہ**
ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ یعلی ابن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا خلوق
اوسکو لگا ہوا فرمایا کیا تیری عورت ہی شاید عورت کے بدن سے اوسکے خلوق لگ گیا اوسنے کہا کہ نہ
فرمایا کہ اوسکو دھو پھر دھو پھر دھو پھر ایسا نکیجیو **ف** عرب کی عورتین کیسر وغیرہ کئی چیزین خوشبو کی
ملا کر اوسکو خوشبو بناتی ہین جیسے ہندوستان مین سلرگا سو وہ مرد کو لگانا حرام ہی سو حضرت نے یعلی کو
لگائے ہوئے دیکھا تو تین بار دھلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا اخرج ابوداؤد عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقبل اللہ صلوۃ رجل فی جسدہ شی من خلوق **ترجمہ** ابوداؤد نے
ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہین قبول
کرتا نماز اوس شخص کی جسکے بدن مین کچھ بھی خلوق ہو اخرج ابوداؤد عن عمار بن یاسر قال قدمت
علی اہلی من سفر وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی وقال اذہب فاغسل ہذا عنک **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا
کہ عمار نے نقل کیا کہ مین آیا تھا اپنے گھر سفر سے اور پھٹ گئے تھے میرے ہاتھ سو گھر والون نے
میرے خلوق لگایا زعفران کا سو صبح کو مین آیا رسولؐ خدا کے پاس تو سلام کیا مین نے تو نہ
جواب دیا مجکو اور فرمایا کہ جا دھو ڈال اسکو بدن سے اخرج الترمذی وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

یوم فلم یرہا فقال ما فعلت القبۃ قالوا انکسر فصاحبہا اعاد اصنع منہ فاخبر ناہ فہدمہا فقال اما کل جار و بال علی صاحبہ الا ما لا بد منہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق مین لکھا ہو کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک دن اور ہم اونکے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول گھر بلند سو فرمایا کہ یہ کیا ہی اصحابون نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہی انصار مین سے تو چپ ہو رہے اور اوسکو ہار رکھا اس بات کو اپنے دل مین اوسوقت تک کہ وہ مالک اوسکا آیا تو سلام کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون مین تو منھ پھیر لیا حضرت نے اوس سے کیا حضرت نے یہ کئی بار اسقدر کہ پہچانا اوس آدمی نے غصہ اسمین اور منھ پھیرنا اپنی طرف سے سو شکوہ کیا اوسنے اس بات کا اصحابون سے اور کہا قسم خدا کی مین ناخوش پاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحابون نے کہا آپ نکلتے تھے سو تر گول گھر دیکھا تھا تو پھر اوہ آدمی اپنے گول گھر کی طرف سو کھود ڈالا اوسکو ایسا کہ برابر کر دیا زمین سے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تو ندیکھا اوس گول گھر کو سو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یارون نے عرض کیا کہ شکوہ کیا ہمارے سامنے اوسکے مالک نے آپ کے منھ پھیر لینے کا سو ہمنے خبر کر دی سو کھود ڈالا اوسنے وہ تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار رہو کہ کل مکان بنانا گناہ ہی مکان والے پر مگر جو ضرور ہی اوسقدر جو لابد ہی ف یعنی جو مکان دن کے یارات کے بیٹھنے رہنے کے واسطے ضروری ہی یا اسباب رکھنے کو جانور کے آرام کو ہو اوسکا مضائقہ نہین یا جس مکان کے بنانے کا خدا اور رسول کا حکم ہو جیسے مسجد سو اسکے اور مکان بنانا یا اپنے مکان اونچے اونچے بلند بہت بنانا وبال وگناہ ہی چنانچہ اوس مرد مسلمان انصار کا گول گھر بلند بنا ہوا دیکھکر حضرت ایسے ناخوش ہوئے کہ اوسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور باوجودیکہ اوسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب ندیا پھر اوسنے حضرت کے ناخوش ہونے کے سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہیے اخرج

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتکون بیوت للشیاطین قال سعید لا ارا ہا الا ہذہ الاقفاص التی یسترح الناس بالدیباج ترجمہ مشکوۃ کے باب آداب السفر مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہوینگے ہین بعضے گھر شیطانون کے سعید نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون وہ گھر مگر یہی پنجرے کہ پوشش اوسکی

اوسکے لیے پردہ ہین سو وہ یون ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ مین پھر
نہ بھولا حق اللہ کا اوسکی سواری مین اور نہ اوسکی گردن مین یعنی کسیکو کبھی مانگے بھی دے
اور اوسکی زکوۃ بھی دے اور خبر گیری اوسکے کھانے پینے کی رکھے سو ایسے گھوڑے آدمی کے واسطے
موجب عیب پوشی کا ہین کہ اوسکو کوئی محتاج نہین جانتا اور وہ جو اوسکے لیے اجر ہین سو وہ یون ہے
کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ مین مسلمانون کے واسطے یعنی اسلیے کہ تا مسلمان اوسپر
سوار ہوکر جہاد کرین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نام کے واسطے اور فخر کے لیے گھوڑے رکھنا حرام
ہین پھر کوتل گھوڑے سواریون کے ساتھ رکھنا تو صرف گناہ کا کام ہے مگر ہان گھوڑے سواری کے لیے
یا جہاد کی نیت پر باندھنا درست اور بہتر ہے سو سواری کے گھوڑون مین دو حق اور بھی لگے ہوئے ہین
ایک یہ کہ کبھی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریتاً بھی سوار ہونے کو دے دوسرے یہ اگر وہ گھوڑے
جنگل سے چراتے ہون تو اونکی زکوۃ بھی دے اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق مین لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ
مین ہین سوا مکان بنانے کے سو اوسمین خیر نہین ف اور جتنے خرچ ہین اگرچہ اپنے خانہ داری کے
امور مین ہون اگر اون خرچون مین نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہے مگر عمارت بنانے مین اگرچہ نیت
ثواب کی کرے مگر ثواب نہین ملتا مثلاً کسی نے کپڑا اپنے واسطے اس نیت پر بنایا کہ اوسکو پہنکر عبادت
کرونگا یا اپنے جورو لڑکون غلامون چھوکرون کو یا اور رشتہ دارون کو کھانا کپڑا دیا اچھا اس نیت پر
کہ یہ اللہ کے بندے ہین اور اللہ نے انکا حق مجھ پر رکھا ہے تو البتہ ثواب ملیگا اور مکان رہنے کا اگر حاجت
ضروری سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لیے خواہ جورو لڑکون کے لیے اوسمین ثواب نہین ملتا پھر
مکان کی بہت سی زینت کرنا وہ تو محض رائگان ہے اخرج ابوداؤد عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قال اصحابہ ہذہ لفلان رجل من الانصار فسکت
وحملہا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل
الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی ذلک الی اصحابہ فقال واللہ انی لانکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم قالوا خرج فرای قبتک فرجع الی قبۃ فہدمہا حتی سویہا بالارض فخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات

شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانے کے واسطے بڑی بڑی ڈھالین اور تیغین اور بھاری بھاری
بندوقین باندھنا اور سخت سخت کمانین رکھنا چاہیے شجاعت دل سے تعلق ہی اور فتح اللہ کی طرف سے ہی
ظاہری اسباب کے واسطے ہلکے ہلکے ہتیار کافی ہین اخرج ابو داود عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکون اہل للشیاطین اما ابل فقد رایتہا یخرج احدکم بجنیبات معہ قد اسمنہا
فلا یعلو البعیر منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ ترجمہ مشکوۃ کے باب آداب السفر مین لکھا ہی کہ
ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ
شیطانون کے ہوتے ہین سو وہ مین نے دیکھے کہ نکلتے ہین بعضے شخص سانڈنیان لیکر اپنے
ساتھ کہ اونکو موٹا کر رکھا ہی سو وہ سوار نہین ہوتے کسی اونٹ پر اونمین سے اور ہو نکلتے ہین اپنے
بھائی پر کہ وہ تھک گیا چلنے سے تو نہین سوار کر لیتے اوسکو **ف** یعنی یہ جو لوگ شان اور شوکت
نام کے واسطے اونٹ پالتے ہین پھر جلو کے واسطے سواری مین ساتھ لیکر چلتے ہین کہ نہ خود اوسپر
چڑھتے ہین نہ اور کسی مسلمان بھائی کو اگرچہ وہ بچارا منزل کا مارا تھکا ہو مگر اوسپر چڑھا نہین لیتے یہ صرف
شان کے لیے اون سانڈنیون کو کھلا کر موٹا موٹا کرتے ہین سو وہ کسی کام تو آتی ہی نہین مگر شیطانون کی
ٹھہر جاتی ہین کہ شیطان اس بات سے خوش ہوتا ہی اس حدیث سے بوجھا گیا کہ یہ جلو کی سانڈنیان اونٹ
شیطان کا کارخانہ ہی اور مسلمان کو چاہیے کہ اوسکو شیطان کی سواری سمجھ کر دور کرے اور اور کام مین
لگاوے اور اپنے آپکو شیطان کی ذریت مین داخل نہ کرے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الخیل قال فالخیل ثلاثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی
لہ وزر فرجل ربطہا ریاء وفخرا ونواء علی اہل الاسلام فہی لہ وزر واما التی ہی لہ ستر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ
ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر واما التی ہی اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ لاہل الاسلام
ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الزکوۃ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال گھوڑون کا فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہین ایک طرح کے
گھوڑے آدمی کے واسطے گناہ ہین اور ایک گھوڑے آدمی کے حق مین ہو جب عیب پوشی کا ہین اور ایک
قسم کے گھوڑے آدمی کے لیے ثواب ہین سو وہ جو اوسکے لیے گناہ ہین وہ یون ہی کہ آدمی نے گھوڑا باندھا
دکھانے کو اور بڑائی کو اور چڑھائی کرنے کو مسلمان پر سو وہ گھوڑے اوسکے لیے گناہ ہین اور وہ جو

نشست و برخاست مین مشابہت حرام ہی کہ مشابہت کرنے والے پر لعنت پڑتی ہی اخرج ابوداؤد عن
ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمخنث خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما بال ہذا قال یتشبہ بالنساء فامر بہ فنفی عن البقیع فقیل یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم الا نقتلہ فقال انی نہیت عن قتل المصلین ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ لوگ لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مخنث کو اوسنے رنگے تھے اپنے دونون ہاتھ
اور دونون پانون منہدی سے سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا ہی یہ شخص لوگون نے
کہا کہ اپنے آپکو بنایا ہی عورتون کی طرح تو حکم کیا حضرت نے اوسکے لیے سو وہ نکالا گیا بقیع کی طرف پھر
لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھلا ہم اسکو قتل نہ کرڈالین فرمایا کہ مجکو منع ہوا ہی قتل کرنا نمازیون کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردون کو ذرا بات مین بھی عورتون کی مشابہت کرنا نچاہیے کہ اوس
شخص نے تو منہدی ہی ہاتھ پاؤن مین لگائی تھی سو حضرت نے اوسکو نکلوادیا اور بستی مین اوسکا رہنا
گوارا نکیا پھر زینت کے واسطے مرد کو پان کھانا یا سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے کو عورتون کی طرح سے رکھنا
یا نیچے نیچے پائجامہ پہننا یا بڑے بڑے بال سر پر رکھنا غرضکہ جس بات مین عورتون سے مشابہت پائی جاتی ہو
مرد کو نچاہیے اور سرمہ شب کو لگانا مرد کے واسطے سنت ہی کہ اوسمین کچھ زینت نہین صرف فائدہ مقصود ہی اور
یہ بھی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور رسد اسہا گن فقیر منہ دیکھنے کے قابل نہین ہین
بلکہ اگر بے نماز ہون تو قابل قتل کے ہین اخرج ابن ماجۃ عن علی قال کان بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قوس عربیۃ فرای رجل بیدہ قوس فارسیۃ قال ما ہذا القہا وعلیکم بہذہ واشباہہا ورماح القنا فانہا یوید اللہ
لکم بہا فی الدین ویمکن لکم فی البلاد ترجمہ مشکوۃ کے باب اعداد آلات الجہاد مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے
ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین تھی کمان عربی سو دیکھا
ایک آدمی کو اوسکے ہاتھ مین تھی کمان فارسی فرمایا کہ یہ کیا ہی پھینک دے اسکو اور اختیار کر
ایسی اور اسیطرح کی اور تیر کہ اس سے مدد کریگا اللہ تمہاری دین مین اور عمل دیگا تمہارا ملک مین

ف فارسی کمان سخت ہوتی ہی اور عربی کمان نرم ہوتی ہی سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکھنا
نچاہیے اسواسطے کہ فتح شکست اللہ کی طرف سے ہی سو عربی کمانین اور تیر بھی کافی ہین کہ اسیکے
سبب اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکون مین عمل ہوگا تو اس سے معلوم ہوا کہ اپنی

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے
یا اوس برتن مین جسمین کچھ بھی سونا چاندی ہو سو وہ غرغر پیتا ہی اپنے پیٹ مین دوزخ کی
آگ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کا برتن ہو یا چاندی کا یا دونون سے ملا ہو
یا جس برتن پر سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونے کے بنے ہوئے ہون یا فقط تحریر
سونے کی یا چاندی کی ہون اوسمین کھانا پینا ایسا بُرا ہی کہ قیامت کے روز اوسکو دوزخ کی
آگ پلائی جائیگی اخرج البخاری عن ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی وضع بنے والے مردون کو
اور مرد کی وضع بنے والی عورت کو ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑکر مردانی وضع
اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑکر زنانی وضع اختیار کرے اون دونون پر لعنت ہی
یعنی خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہی کہ وہ شخص جیسا اوسکو خدا نے بنایا ہی اوسپر راضی نہین
دوسری قسم مین اپنے آپ کو داخل کرتا ہی پھر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپکو ہیجڑا خوجہ کرڈالتے ہین
سر پر بڑے بڑے بال رکھکر داڑھی منڈاکر مہندی مسی لگاکر پان کھاکر چھگا انگوٹھیان پہنکر کپڑے
پہنکر اپنے آپکو عورت سا بناتے ہین وہ سب اسمین داخل ہین اور جو شخص جسقدر عورتون کی وضع اختیار
کرے وہ اوسقدر اوسمین شامل ہی اسیطرح جو عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتیار باندھے یا انگرکھہ
قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور مردانی گفتگو کرے غرضکہ چال ڈھال وضع مردانی اختیار کرے
تو اوسپر بھی لعنت ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ عورت کو سرمہ اور مہندی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود
میسر ہونے کے زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑے نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات کے اور لکھنا پڑھنا یا وہ
ہنر سیکھنا عورت کو منع ہی اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال ترجمہ بخاری نے
ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
مشابہت کرنے والے مردون کو عورتون سے اور مشابہت کرنے والی عورتون کو مردون سے
ف مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین

باب الخاتم مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو بالا پہناوے سونے کا اور جو شخص اپنی جورو کے
آگ کی ہنسلی ڈالا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ پہناوے ہنسلی سونے کی اور جو کوئی چاہے کہ کڑے کنگن
پہناوے اپنی جورو کو آگ کے تو کڑا یا کنگن پہناوے سونے کا مگر جائز ہی تمہیر چاندی سو کھیل لو اوس سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کا بالا دُریان تھ کڑے کنگن چوڑیان ہنسلیان عورتون
کو پہننا حرام ہی مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ سونا پہننا عورتون کو جائز ہی اور مردون کو سونا
چاندی دونون استعمال کرنا حرام ہی خواہ دونون ملے ہوئے ہون خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمونون کو
یون سمجھا چاہیے کہ یا یہ مطلب ہی کہ چاندی کا زیور عورتون کو پہننا مطلق درست ہی اور سونا اگر
نرا ہو جیسے کڑے ہنسلیان بالی تھ تو وہ نادرست ہی اور اگر اوسمین چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو
تو جائز اور مباح ہی یا یہ مطلب ہی کہ سونا بھی مطلق مباح ہی مگر استعمال اوسکا اچھا نہین جیسے طلاق
دینا جائز ہی پر اچھا نہین یا یہ حدیث اوس زیور کے حقین ہی جسکی زکوۃ ندی گئی لیکن اس حدیث مین
یون فرمایا کہ سونے کا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا کہ آگ کا بالا اور ہنسلی اور کڑا ہی یعنی پہننے والے کا
وہ جسم دوزخ مین جلیگا تو مسلمان کو بہرحال نرے سونے کے زیورسے پرہیز ہی کرنا چاہیے صرف
زینت کے واسطے چاندی کیا کم ہی اخرج الشیخان عن حذیفۃ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الفضۃ والذہب وان ناکل فیہا وان نلبس الحریر والدیباج
وان نجلس علیہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا چاندی اور سونے کے برتن مین پینے اور کھانے سے اور حریر اور دیبا
پہننے اور اوسپر بیٹھنے سے **ف** دیبا نام ہی ایک ریشمی کپڑے کا سو دیبا اور دارائی کا پہننا
اور مسند مین اوسکی بنانا اور سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام ہی اور اوسمین داخل ہی
چاندی کا عطردان اور پاندان خاصدان اور چمچی وغیرہ ظروف اور آلات چاندی سونے کے
ان سب کا استعمال حرام ہی اخرج الدارقطنی عن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال من شرب فی اناء ذہب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک انما یجرجر فی بطنہ نار
جہنم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاستبرا مین لکھا ہی کہ دارقطنی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے

للرجل بعد ما ذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا اخذہ ابدا
وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھی سونے کی
انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھ مین تو نکالا اوسکو اور پھینک دیا پھر فرمایا متوجہ ہوتا ہی کوئی شخص
تم مین کا آگ کی چنگاری کی طرف تو لیتا ہی اوسکو اپنے ہاتھ مین پھر لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اوٹھ جانے کے بعد اوس آدمی سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ حاصل کرے
اس سے اوسنے کہا کہ نہ لونگا مین اسکو کبھی کہ پھینک دیا ہی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ف سبحان اللہ کامل مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تھا کہ اوسنے اپنی سونے کی
انگوٹھی کو پھر نہ اوٹھالیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرت نے اسکو میرے ہاتھ سے نکالکر پھینک دیا
پھر مین کیونکر اوسکو اوٹھاؤن باوجودیکہ اصحابون نے اوسکو سمجھایا کہ اوٹھالے اسے اور کچھ فائدہ
حاصل کیجیو بیچیو یا عورت کو دیجیو مگر اوس نیک مرد نے نہ لی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی
انگوٹھی جیسا مرد کو پہننا حرام ہی اور گویا یہ دوزخ کی چنگاریان ہین اخرج احمد وابوداود والنسائی عن
علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی
شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علی ذکور امتی ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہی کہ امام احمد اور
ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا حریر اپنے
داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ مقرر یہ دونو حرام ہین میری امت کے مردون پر

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو استعمال کرنا زینت کے واسطے حریر اور سونے کا
حرام ہی مگر ہان کوئی غرض صحیح اگر پیش آوے تو ہاتھ مین تھوڑی دیر لے لینا مضائقہ نہین
جیسے اشرفی توڑانے کو اور حریر بیچنے کو یا کسی کے دکھلانے کو ہاتھ مین لے لینا مباح ہی
اخرج ابوداود عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من احب
ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فیحلقہ حلقۃ من ذہب ومن احب ان یطوق حبیبہ
طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذہب ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار
فلیسورہ سوارا من ذہب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا ترجمہ مشکوۃ کے

ابو داؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی بی بی اسما آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اونکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو منھ پھیر لیا اونکی طرف سے حضرتؐ نے اور فرمایا کہ ای اسما عورت جب پہونچے جوانی کو ہرگز مناسب نہین اوسکو کہ دکھائی دے اوسکا بدن سوا اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے چہرہ اور دونون ہتیلیون کی طرف **ف** یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا نہین درست اور کوئی عضو عورت کا کھلنا نچاہیے مگر چہرے کا اور گٹے تک ہاتھ کا کھلا رہنا مضائقہ نہین پھر لوٹ جالی اور گاچھ اور بک اور لاہی اور باریک جھولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہننا نہین درست اور وہ عورت گویا ننگی ہی پھر جسکے سامنے عورت کو ننگے پھرنا درست ہی اوسکے سامنے یہ بھی روا ہی

اخرج مالک عن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن علی عائشۃ وعلیہا خمار رقیق فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا **ترجمہ** امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ ابن ابی علقمہ نے اپنی مان سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبد الرحمن کی بیٹی بی بی حفصہ آئین بی بی عائشہؓ کے پاس باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے تو پھاڑ ڈالی بی بی عائشہ نے وہ اوڑھنی اور اوڑھائی اونکو گاڑھی اوڑھنی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو عورتون کی بھی محفل مین ایسا باریک کپڑا پہنکر جانا درست نہین پھر دیور جیٹھ خاوند کے بھانجے بھتیجے وغیرہ مردون کا تو کیا ذکر ہی سو یہ جو اس ملک مین رسم ہی کہ عورتین دیور جیٹھ وغیرہ مردون سے پردہ نہین کرتی ہین اور اونکے سامنے کہنیون تک ہاتھ اور گردن تک سر کھلے ہوئے بیڈھرک پھرا کرتی ہین یہ محض حرام ہی باہر کے غیر مردون مین اور ان مردون کے پردہ کے معاملہ مین کچھ فرق نہین ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص نے پوچھا کہ شوہر کے بھائی بھتیجون کے سامنے ہونا عورت کا درست ہی یا نہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین یعنے جیسا لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے اور پرہیز کرتے ہین ویسا ہی خاوند کے بھائیون وغیرہ سے عورت کو چھپنا اور پرہیز کرنا چاہیے مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ ضرور نہین اخرج مسلم عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رای خاتما من ذہب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلہا فی یدہ فقیل

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیچی ہو ٹخنون سے ازار وہ دوزخ مین ہی ف ازار کہتے ہین لنگی تہمد کو اسمین شامل ہی پائجامہ سو جسقدر کہ ٹخنے سے نیچا ہوا اوتنا پاؤن دوزخ مین ڈالا جاویگا یعنے نیچا پہننا کام دوزخیون کا ہی اخرج ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نیچا کپڑا کرنا پائجامہ مین اور قمیص مین اور پگڑی مین منع ہی جسنے نیچا کیا انمین کچھ اترانے سے نظر نکریگا خدا اوسکی طرف قیامت کے دن ف لنگی پائجامہ آدھی پنڈلی تک بہتر ہی اور ٹخنے سے اوپر تک جائز ہی اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے اور عمامہ پگڑیکا شملہ آدھی پیٹھ تک درست ہی پھر اس سے زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اوسکی طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی نکریگا اخرج احمد وابوداؤد وابن ماجۃ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا مشہور ہونے کا پہنا دنیا مین پہناویگا اوسکو خدا تعالی کپڑا رسوائی کا قیامت کے دن ف یعنی جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اوسکے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہی مثلاً سبز عمامہ اسواسطے باندھے کہ لوگ جانین کہ یہ سید ہی یا سیاہ یا سبز لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین یا اونچی اونچی ٹوپیان تاج سر پر دھرنا اور سیلیان اور کفنیان پہننا اور لنگیان باندھنا تاکہ لوگ فقیر جانین یا ایسا لباس پہننا کہ لوگ جانین کہ یہ امیر ہی حاکم ہی کرتا جبہ فرغل اسواسطے پہنے کہ لوگ جانین کہ یہ مشائخ ہی عالم ہی بزرگ ہی خواہ کپڑا اس وضع کا ہو خواہ رنگ اس وضع کا ہو سب حرام ہی اور جزا اسکی قیامت کے روز رسوائی ہی مگر یہ معلوم رہے کہ سپاہیون کی وردی اس سے باہر ہی وہ اور بات ہی اخرج ابوداؤد عن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منہا الا ہذا وہذا واشار الی وجہہ وکفیہ ترجمہ

آئے میرے پاس جبرئیل کہا کہ آیا تھا میں تمہارے پاس کل سو نہ روکا مجکو کسی نے مکان میں جانے سے
مگر اس سبب سے میں اندر نگیا کہ تھیں دروازے پر تصویریں اور گھر میں تمہارے نگین پردہ کہ اوسمیں
صورتیں تھیں اور گھر میں کتا تھا سو حکم کرو کہ سر دور کر دیے جاویں اون تصویروں کے جو دروازہ
پر ہیں تو ہو جاویں جیسے درخت کی تصویر اور حکم کرو پردہ کو کہ پھاڑا جاوے تو بنائے جاویں دو تکیے
پڑے رہیں پانوں کے نیچے روندے ہوے اور حکم کرو کتے کے واسطے کہ نکال دیا جاوے سو کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نکلے گی ایک لمبی گردن
دوزخ سے قیامت کے دن اوسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی اور دو کان ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی
کہیگی میں متعین ہوں تین شخص پر ہر مغرور ڈھیٹ پر اور بالکل ایسے لوگوں پر جنھوں نے ٹھہرایا
اللہ کے ساتھ اور معبود اور تصویر بنانے والوں پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کی
تصویر ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل و خراب پانوں کے نیچے پڑی رہے اوس سے کچھ خوبصورتی زینت کی
چیز کی مقصود نہو اور وہ چیز بھی نمود کی نہو چھپی پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر تصویر ہو
کہ ظاہر میں معلوم نہوتی ہو تو مضایقہ نہیں مگر یہ زیب و زینت کے لیے عورتوں کی تصویریں رکھنا خواہ
دروازہ پر ہوں خواہ مکان کے اندر ہوں خواہ دیوار پر ہوں خواہ کپڑے پر ہوں اور دیوار گیریاں لگانا
اور زینت کے واسطے کتے پالنا اور گھر میں رکھنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں آتے
اور روز قیامت کو مصور اور کافر اور تکبر اور غرور اور سرکشی کرنے والے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے
عذاب میں گرفتار ہونگے اور دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اونکو پکڑے گی اخرج الشیخان عن ابن عمرؓ
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ علیہ یوم القیامۃ ترجمہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے لٹکایا اپنا
کپڑا ازار اپنا سے تو نظر نکریگا خدا تعالی اوسکی طرف قیامت کے دن ف اگر کسی کا پائجامہ یا قبا
یا تہمد وغیرہ کپڑا اتفاقاً نیچا ہو گیا تو وہ بات علیحدہ ہے مگر زینت اور وضعداری کے واسطے کپڑا
ٹخنے سے نیچا کرنا حرام ہے کہ اوس شخص کی طرف اللہ تعالی مہربانی کی نظر نکریگا اخرج البخاری عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اسفل من الکعبین
من الازار فی النار ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

استترتہا لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اصحاب ہذہ
الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ
الملائکۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے
نقل کیا کہ مین نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تھین پھر جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے تو پہچانی مین نے اونکے
چہرہ پر ناخوشی تو کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین توبہ کرتی ہون اللہ
ورسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسا ہی یہ
غالیچہ مین نے کہا تمہارے لیے خریدا ہی کہ اسپر بیٹھو اور اسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہ تصویرون والے عذاب مین پھنسینگے اور کہا جائیگا اونکو
کہ جان ڈالو انمین جو بنایا تمنے اور فرمایا کہ جس گھر مین تصویر ہوتی ہی اوسمین فرشتے نہین آتے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کے واسطے بھی تصویر کی چیز کا مکان مین
رکھنا نچاہیے چہ جائیکہ تصویرین بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکان مین زیب وزینت کے واسطے
آئینون مین لگانا بلکہ سب تصویرون کو ناپاک سمجھ کر مکان سے دور کیجیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بھی خوش ہون اور متقی پرہیزگار پیر اور پیغمبر اور فرشتے اوس مکان مین آوین اونکے
سبب مکان کی رونق اور زینت ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے مکان سے بھی مانوس ہونا نچاہیے
جسمین تصویرین سامنے رکھی ہون اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اتانی جبریل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب
تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثیل الذی علی
باب البیت فیقطع فیصیر کہیئۃ الشجرۃ وامر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطآ ان
وامر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یخرج عنق من النار یوم القیامۃ لہا عینان یبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی
وکلت بثلثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الہا آخر وبالمصورین ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر
مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے اخرج الشیخان عن عمران النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہی عن لبس الحریر الا ہکذا ورفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصبعیہ الوسطی والسبابۃ وضمہما ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پہننا ریشمی کپڑے کا مگر اسقدر اور اوٹھائیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو انگلیاں بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا ان دونوں کو ف دریائی مشجر جو کپڑا بالکل ریشمی ہو دو انگل چوڑی گوٹ سنجاف اوسکی لگانی درست ہے مرد کو اسیقدر زینت بہت ہے اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنیگا دنیا میں جسکو کچھ نصیب نہیں آخرت میں ف یعنی جو مرد دنیا میں حریر پہنیگا وہ اوس جہان کی نعمتوں سے محروم رہیگا غرضکہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد کو دارائی اور جھونی اور اطلس اور مشجر اور گلبدن اور ریشمی مخمل وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے اور جو کرے وہ ثواب آخرت سے محروم ہے اخرج الترمذی وابوداؤد عن عبد اللہ بن عمرؓ قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یرد علیہ ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اوسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اوسنے سلام کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو جواب نہ دیا حضرتؐ نے اوسکے سلام کا وعلیک السلام

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو ایسا سخت حرام ہے کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے شخص کے سلام کا جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا بھی جواب دینا اچھا نہیں تاکہ وہ باز آوے پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنے کا تو کیا ذکر ہے اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما رآہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہۃ قالت فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت

کوٹھیون بنگلون مین رہنا سکانون کو فرش فروش جھاڑون فانوسون سے بہت آراستہ رکھنا
چاندی سونے کے برتنون کا استعمال کرنا غم مین سیاہ کپڑا پہننا داڑھی مونچھ مونڈانا یہ سب
نصاریٰ کی مشابہت ہے اور اپنی شان و شوکت کے واسطے سب سے اونچے ہوکر بیٹھنا ہاتھیون
نمود کے واسطے سوار ہونا بہت سے جلو سواری مین شان و شوکت کے واسطے رکھنا ڈنکا
ماہی مراتب اور گھڑیال رکھنا کوئی جھک کر سلام کرے آداب تسلیمات بجالاوے یا معاذ اللہ سجدہ
کرے آس پاس قربان ہووے اوس سے راضی ہونا زری کمخواب تاش بادلہ اطلس کا لباس پہننا
چاندی سونے کے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قیاصرہ اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہے سو
مشابہت کو یہ امور ترک کرنا اور ان امور سے مخالفت چاہیے اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہین کہ مخصوص
اونکے حقین حدیثین آئی ہین اخرج الترمذی والنسائی عن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم قال احل الذہب والحریر للاناث من امتی وحرم علی ذکورہا ترجمہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا
کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری
امت کی عورتون پر اور حرام ہوا مردون پر ف حریر اوس کپڑے کو کہتے ہین جسکا تانا بانا بالکل
سب ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا ہو سو ایسا کپڑا مرد کے حقین اوسکا استعمال کرنا حرام ہے خواہ بوڑھا ہو
خواہ جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہین ہوتا جو اوسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عورتون کو
جائز ہے اخرج الشیخان عن علی رضی اللہ عنہ قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حلۃ سیراء فبعث بہا الی فلبستہا فعرفت الغضب فی وجہہ فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا
انما بعثت بہا الیک لتشققہا خمرا بین النساء ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا کہ کسی نے بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جوڑا کہ اوسمین ریشمین دھاریان
تھین سو بھیجا وہ اونھون نے مجکو سو پہنا مین نے اوسکو تو دریافت کیا مین نے غصہ حضرت کے
چہرہ پر تو فرمایا حضرت نے کہ مین نے نہین بھیجا تھا تجکو اسواسطے کہ تو پہنے مین نے تو اسواسطے بھیجا تھا
تیرے پاس تاکہ تو پھاڑ دے اوسکی اوڑھنیان عورتون مین ف باوجودیکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی
نہ تھا صرف اوسمین ریشمی دھاریان تھین سو حضرت علی کو پیغمبر خدا پہنے ہوئے دیکھکر غصہ ہوئے
اور فرمایا کہ مین نے اسواسطے بھیجا تھا کہ اوسکو پھاڑکر عورتون کے واسطے اوڑھنیان اوسکی بنادو

باندھا کرتے تھے اوسکے نیچے ٹوپی نہین رکھتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندھتے تھے سو فرمایا کہ ہمارے
اور اونکے درمیان مین یہ فرق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافرون سے لباس مین
فرق کرنا چاہیے اگرچہ ادنی بات مین ہو اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال ان الیہود والنصاری لایصبغون فخالفوہم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری ڈاڑھیان نہین
رنگتے سو تم مخالفت کرو اونکی یعنی رنگو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضع مین کفار سے
مخالفت کرنا چاہیے تو ان تینون حدیثون کا مضمون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی امر مین
کفار کی مشابہت کرنا نچاہیے مثلاً ہولی کی خوشی کرنا ہندوون سے ہولی کی ملاقات کرنا ہولی
کھیلنا اپنے آدمیون کو ہولی کا انعام دینا دیوالی مین روشنی کرنا دیوالی کی کھیلین مٹھائی
کھلونے آپس مین بانٹنا لڑکون لڑکیون کو بھی دینا دیوالی کا انعام نوکرون چاکرون کو دینا جیسے
دیوالی مین روشنی کرتے ہین شب برات مین بہت سی روشنی کرنا دسہرے مین نیل کنٹھ دیکھنا
مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دکھانے والے کو یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرے کا انعام دینا دیوالی
دسہرے مین جانورون کو رنگنا بسنت مین بسنتی پوشاک پہننا بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا
دسہرے بسنت کو برائے گنگا ہردوار وغیرہ میلون مین جانا جیسے ہندو جنیو کنٹھی پہنتے ہین سیلیان
کنٹھی پہننا چوٹیان رکھنا داڑھی مونڈنا موچھین بڑی رکھنا ماتھے پر قشقہ ٹیکا لگانا گائے گنگا پیپل
وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنا گائے کا گوشت نکھانا اوسکی تعظیم کے سبب برا سمجھنا دھوتی باندھنا
عورتون کو لہنگا پہنانا چوکا دیکر کھانا گوبر کو پاک سمجھنا اپنے آپ کو راجہ کنور ٹھاکر کہلانا پیتل پھول کے
اکثر برتنون کا استعمال کرنا لڑکون کو زیور پہنانا شادی مین کنگنا باندھنا منڈھا چھانا یا مڈھے کے
طور پر اوپر کھڑا کرنا ریشمی پوشاک کو مرد کے حق مین مضائقہ نہ سمجھنا اور استعمال کرنا یہ سب ہندوون کی
مشابہت اور نوروز کی خوشی کرنا یہود کی مشابہت اور کرسی میز لگا کر بیٹھنا میز پر چھری کانٹے سے کھانا
سینہ پر بٹن و گریبان رکھکر اوسمین بوتام لگانا اور تنگ تنگ کپڑے پہننا گاوبند لگانا گفتار رفتار مین انگریزی
وضع اختیار کرنا بڑے دن کی تعظیم کرنا نصاری کو اوسکی مبارکباد دینا بڑے دن کے سلام کو جانا اوس
سبب سے نذر دینا ڈالیان گذرانا کبھی سیج گاڑی کی سواری اختیار کرنا دم بریدہ گھوڑون پر سوار ہونا

اوس ملک والے مسلمانون پر کافرون کی مشابہت کے سبب منع ہوجاتے ہین اور جو کام
ہمارے دین مین فرض و واجب ہی اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگین تو وہ کام ہمکو چھوڑنا نچاہیے اور
جو کام مقتضاے بشریت اور آدمیت کا ہی اوس کام مین بھی کافرون کی مشابہت کا لحاظ نچاہیے
جیسے کھانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا مگر ہان ان کامون مین کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالین
تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمان کو منع ہوجاویگی غرضکہ مشابہت کفار کی بہرحال نچاہیے
خواہ لباس پوشاک مین ہو خواہ چال ڈھال وضع مین خواہ مکان و سواری مین ہو یا رسوم
وعادات مین ہو یا اعیاد اور عبادات مین ہو اخرج احمد و ابوداؤد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم ترجمہ امام احمد نے اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپکو مشابہ کیا کسی قوم سے تو وہ
اونھین مین ہی ف یعنی جو شخص جس قوم کے ساتھ مشابہت کرے پھر وہ قوم خواہ نصاریٰ ہو
خواہ مجوس خواہ ہنود ہون خواہ فساق خواہ مرد ہون خواہ عورتین تو وہ شخص اونھین لوگون
مین شمار ہوجاتا ہی پھر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل جو احکام اوس قوم کے حق مین جاری
ہوتے ہین وہی اوسپر بھی جاری ہونگے اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اوسیقدر احکام
اوس قوم کے اوسپر جاری ہونگے مثلاً کوئی کافر اگر کسی مسلمان کی وضع بالکل مانند عبادات اور
معاملات اور عادات اور رسوم کے اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا
اور مسلمانون کے ساتھ جیسے معاملات کیے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھ بھی کیے جاوینگے پھر اگر وہ
دل سے بھی مسلمان ہوگا تو آخرت مین بھی مسلمانون کے ساتھ بہشت مین ہوگا اور اگر صرف
ظاہرداری کے واسطے مسلمان ہی تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان جانینگے اسیطرح جو مسلمان
کافرون کی وضع اختیار کرے تو اوسکو پھر اونھین مین شمار کرینگے اگر نصاریٰ کی وضع اختیار کی نصرانی ہی
اور اگر مجوس کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہی اور اگر ہنود کی وضع اختیار کی تو ہندو ہی مسلمان نہین
اخرج الترمذی عن رکانۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم
علی القلانس ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرق
ہمارے اور مشرکون کے درمیان مین یہ ہی کہ پگریان ٹوپیون پر ف یعنی مکہ کے مشرک صرف پگڑی

کھال پہنا کرتا ہو اور اکثر لوگ سفید بال ڈاڑھی کے اوکھاڑتے ہین اور بعضی عورتین ماتھے کے بال
اوکھاڑتی ہین اور بعض عورتین نیلا گودتی ہین اور بعضی عورتین اپنے بڑے موٹے دانت کو ریت کر
باریک اور برابر کرتی ہین اور اکثر لوگ مہر انگوٹھی زیب کے واسطے بلا حاجت پہنے رہتے ہین اور بعضے
مرد مرد کے ساتھ ننگے ہو کر سوتے ہین اور بعضی عورتین ننگی ہو کر عورت کے ساتھ سوتی ہین اور
بعضے لوگ کسیکا مال لوٹ کر کھا لیتے ہین سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب
باتون سے منع فرمایا کہ یہ کام سب زینت اور شوکت اور غرور کے ہین کہ دنیا کی طرف رجوع اور
اللہ سے غافل کرتے ہین اخرج ابو داؤد والنسائی عن ابن مسعود قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکرہ الصفرۃ یعنی الخلوق وتغیر الشیب وجر الازار والتختم بالذہب والتبرج
بالزینۃ لغیر محلہا ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہو کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے
نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا معلوم ہوتا تھا زرد یعنی خوشبو کا مرد کو لگانا اور سپید بالون کا تغیر
کرنا اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور بناؤ سنگھار کرنا حرام جگہ پر دکھانے کو ف
عرب مین دستور ہو کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے اوسکا زرد سلر گا بناتے ہین سو اگر کوئی مرد
سلر گا لگاتا یا سفید بالون کو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے سے نیچی ازار رہنتا یا کوئی سونے کی انگوٹھی پہنتا
یا کوئی عورت سنگار کرتی غیرون کے دکھانے کے واسطے یہ کام حضرت کو برے معلوم ہوتے تھے تو مسلمان کو
ان کامون سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ سب زینتین بیجا ہین جب مجمل زینتون کا حال
معلوم ہو چکا تو اب مفصل سننا چاہیے بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ آدمی اپنی زینت کے واسطے
کرتا ہو تو اوس سے کافرون کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہو اور مشابہت کفار کے ساتھ کرنا منع ہو
سو سننا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر کرین اور وہ بات مسلمانون پر فرض اور
واجب نہو تو وہ بات مسلمان کو کرنا نچاہیے یا جو کام کافرون کا مخصوص ہو کہ وہ علامت اور
پہناوا ٹھہر جاوے تو وہ کام بھی مسلمان کو کرنا منع ہو جاتا ہو پھر بعضے کام وہ ہوتے ہین کہ کافر جبتک
اوس ملک مین رہین اور وہ کام کرتے رہین تب تک مسلمانون کو وہ کام منع رہتا ہو اور جب وہ کافر
جاتے رہین تب وہ کام جایز ہو جاتا ہو اور بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ مسلمانون کو جایز ہین اور اتفاقا
ایک ملک مین کافر غالب ہو گئے اور وہی کام اپنے دین کی رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام

اب معلوم کیا چاہیے کہ زینت کے کرنے سے کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے کبھی آدمی
دارائی ریشمی کپڑا پہننے لگتا ہے کبھی کسمبی کپڑا استعمال کرتا ہے کبھی مکان میں تصویریں لگاتا ہے
کبھی تصویروں کا کپڑا پہنتا ہے کبھی پائجامہ گھٹنوں سے نیچا اور لمبی لمبی آستینیں اور نیچے نیچے
انگرکھے قبائیں پہنتا ہے کبھی ایسا کپڑا پہنتا ہے جس سے مشہور ہو کہ یہ ملا ہے یہ مشائخ ہے یہ فقیر ہے
کبھی نہایت باریک کپڑے پہنتا ہے کبھی سونے کی انگوٹھیاں چھلے پہنتا ہے اور کوئی چاندی سونے کے
برتن استعمال کرتا ہے اور کوئی اپنی وضع عورتوں کی سی بناتا ہے کوئی ہتیاروں کی بہت زینت کرتا ہے
کوئی سواری کا بہت اہتمام کرتا ہے کوئی مکان کی بہت زیب و زینت کرتا ہے کوئی خوشبو میں بہت
مصروف رہتا ہے کوئی اپنے بالوں کا سنگھار کرتا ہے اور بعضی زینتیں ایسی ہیں کہ عورتوں کو بھی
نہیں درست سو ان سب زینتوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو
مجمل یہ ہے اخرج ابوداؤد والنسائی عن ابی ریحانۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عن عشر عن الوتر والوسم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرۃ المرۃ
بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم
وعن النہبی وعن رکوب النمور ولبوس الخاتم الا لذی سلطان ترجمہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا
کہ ابوریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتوں سے عورت کو
دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے یعنی ڈاڑھی کا یا ماتھے کا
اور دو مردوں کے ساتھ سونے سے بے لباس اور دو عورتوں کا ساتھ سونا بے لباس اور
اس سے کہ لگاوے مرد اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی عجمیوں کی طرح اور اس سے کہ لگاوے اپنے
مونڈھوں پر ریشمی عجمیوں کی طرح اور منع فرمایا بوٹنے سے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے
اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والے کو **وف** بعضے لوگ نمود اور شان کے واسطے مونڈھوں پر
قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمین کپڑا دارائی وغیرہ لگاتے ہیں جیسے میاں لوگ سمور
لگاتے ہیں اور بعضے آرام کے واسطے یا شان و شوکت کے لیے کپڑوں کا استر دارائی اور
اطلس وغیرہ ریشمی کا لگاتے ہیں یا نیچے کا کپڑا جیسے فتوحی وغیرہ ریشمی بناتے ہیں اور
بعضے لوگ چیتے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہیں اور کوئی ایسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی

پردہ کہ لگا ہوا ہی گھر کے کونے مین تو لوٹے حضرت تو چلین اونکے پیچھے بی بی فاطمہؓ اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز نے لوٹایا تمکو فرمایا کہ مجکو یا کسی نبی کو نہین لائق ہی کہ پیٹھے منقش و مزین گھر مین ف سبحان اللہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہؓ کے گھر مین صرف اس سبب سے کہ وہان گوشہ مین ایک پردہ لگا ہوا تھا اندر تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ پیغمبر کی شان سے یہ بعید ہی اور پیغمبر کو لائق نہین کہ ایسے گھر مین داخل ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان مین دیوار گیریان لگانا اور آئینہ بندی کرنا اور جھاڑ فانوسین لٹکانا زیب و زینت کے واسطے یا گلکاری کرنا درست نہین اور پیغمبر کی پیروی مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مکان مین نہ جاوے پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب باشی کا مکان ہو یا دن مین نشست کا زنانے کا مکان ہو یا مردے کا برج ہو یا مقبرہ چلہ ہو یا درگاہ ہو امیر کا ہو یا فقیر کا فاسق کا ہو یا متقی کا ہو مگر ہان جو دینی کچھ ضرورت ہو وہ بات جدی ہی اخرج الترمذی عن عائشۃؓ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفیک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ صدیقہؓ نے نقل کیا کہ مجھسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ اگر تو چاہے مجھسے ملے رہنا تو البتہ تجکو کافی ہی دنیا سے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ اور بچو پاس بیٹھنے سے بڑے آدمیون کے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانو جبتک پیوند نہ لگاوے ف یعنی کپڑے کو جب پیوند لگین تب جانو کہ پرانا ہوا تب تک اوسکا پہننا نہ چھوڑیو اور بڑے آدمیون کے پاس نہ بیٹھیو نہ اونکو اپنے پاس بٹھلائیو اور دنیا کے اسباب سے اسیقدر فائدہ اوٹھائیو اور اسیقدر اسباب کو کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستہ کے واسطے توشہ لیتا ہی اور سوار بسبب تیزروی کے توشہ تھوڑا لیتا ہی بہ نسبت پیادے کے یعنی جسقدر کم ہو سکے اوسقدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا و آخرت مین میرا اور تیرا ساتھ رہیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا اسباب بہت سا جمع کرنا اور پرانے پھٹے کپڑے کو پرانا جاننا اور نہ پھینا اور بڑے آدمیون کے پاس نشست برخاست کرنا اچھا نہین خصوصًا علما اور مشائخ کے حق مین پھر بہت اپنی زینت کرنا اور صنعتین نکالنا تو کاہیکو چاہیے

اللہ جو بڑا بزرگی کا اخرج احمد والنسائی وابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا بلا مخالطۃ اسراف ولا مخیلۃ
ترجمہ امام احمد اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ
دادے سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات
کرو اور پہنو اسقدر کہ نہ ملجاوے بیجا خرچ کرنے میں اور اترانے میں ف یعنی جو کھانا اور
پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسیکا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا و دین کا کچھ فائدہ نکلتا نہو وہ
نہیں درست اور جسمیں اترانا پن نکلتا ہو وہ کھانا پینا پوشاک بھی نہیں درست اخرج
ابوداؤد عن عبداللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ ابن عبید مالی اراک شعثا قال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہانا عن کثیر من الارفاہ قال مالی لا اری علیک خاتما قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبداللہ
بن بریدہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ میں کیوں تجکو دیکھتا ہوں
پریشان حال کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے ہمکو بہت سے رفاہ سے کہا میں
کیوں نہیں دیکھتا تیرے پاس جوتیاں کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو فرماتے تھے
کہ ہم رہا کریں ننگے پاؤں کبھی کبھی ف بہت سا مرفہ حال اور آسودہ وضع خواہ مخواہ مقطع
بنانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش نہیں آتا تھا سو فرمایا کہ مقید تکلف کے نہ ہو کبھی اگر
بالوں میں کنگھی نہیں کی خوشبو نہیں لگائی سفید تکلف کے کپڑے نہیں ہوئے تو نہیں ہی سہی
بلکہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی پھر لیا کرو تاکہ تکلف کی عادت جاتی رہے اخرج احمد وابن ماجۃ
عن سفینۃ ان فاطمۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی
الباب فرای القوم قد ضرب فی ناحیۃ البیت فرجع فتبعتہ فاطمۃ فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما ردک قال انہ لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مروقا ترجمہ مشکوۃ کے
باب الولیمہ میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی سفینہ نے نقل کیا
کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانا کھلانے کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سو آئے تو رکھدیے اپنے دونوں ہاتھ دروازے کے دونوں بازوؤں پر سو دیکھا

بیٹھے ہوتے اور یہ عیش اور آسودگی اونکو فقط دنیا ہی مین تھی چند روز مین یہ سب چھوڑکر
مرجاتے وہان دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہوتے جیتے ہی تک یہ سب کچھ رہتا پھر
آخر کو یہ سب فانی تھا باقی ہمیشگی کے واسطے وہی آخرت کا گھر ہی کہ وہان پرہیزگارون کو
عیش وآرام دائمی ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عیش وعشرت اور سنہری روپہلی
چیزین اور بڑے بڑے عالیشان مکان اور دروازے کافرون ہی کے واسطے ہین بلکہ
کافر اس سے بھی زیادہ دنیا کی عیش آسودگی کے لائق ہین متقی مسلمان کو یہان صرف
گذران کرلینا چاہیے آخر کو بہشت مین عیش وعشرت نصیب ہوگی اور یہ بھی دریافت ہوا کہ متقی
مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی عیش وعشرت سے پرہیز کرے اور جسقدر عیش وعشرت مین
کافرون کو دیکھے جانے کہ یہ اسکے واسطے کم ہی اس سے بھی زیادہ کے لائق یہ تھا اور بعضے مسلمان
کو جو کچھ بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیا کی ملی تو اونکو اوسمین کچھ اپنا عیش وعشرت مقصود نتھا
خلق اللہ کا فائدہ منظور تھا اونکے حق مین وہ دنیاداری اور فقیری برابر تھی اخرج ابوداؤد عن ابی امامۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تستمعون الا تستمعون ان البذاذۃ من الایمان
ان البذاذۃ من الایمان ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنو سنو پرانے کپڑے پہننا اور زینت بہت نکرنا ایمان کی
بات ہی اور پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناؤ نکرنا ایمان کے کامون مین سے ہی ف یعنی
جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہی اور دنیا کی زیب وزینت خیال مین نہین آتی ہی
تو دنیا کے بہت تکلف کو وہ بیفائدہ جانتا ہی پھر اگر میلا کپڑا ہی تو کچھ پرواہ نہین اور اگر پھٹا پرانا
پیوند لگا ہی تو کچھ خیال نہین اخرج ابوداؤد عن سوید بن وہب عن رجل من ابناء
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم من ترک لبس ثوب جمال تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ترجمہ ابوداؤد نے
ذکر کیا کہ سوید ابن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کے
بیٹون مین سے ایک شخص اپنے باپ سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے چھوڑ دیا زینت کا کپڑا پہننا عجز وانکسار کے لیے پھر اوسکو

اور بالکل جہان کے علاج مہیا ہون اور خزانہ قارون کا پاس ہو ممکن نہین جو موت ایک لحظہ ٹلجاوے
اور زندگی معلوم نہین کہ کتنی ہی اور موت یقینی اور عمر آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہی لوگ جانتے
ہین کہ زیادہ ہوتی ہی اور حال اوسکا ایسا ہی جیسے برف بیچنے والا کہ ہر دم اوسکی برف پگلتی ہی کم ہوتی
جاتی ہی پگلنا یقینی اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب پڑا رہجاتا ہی اور
اوسکے چھوٹنے کا غم اور اپنی کم عمری کا الم ساتھ جاتا ہی اور گھر والون دوست آشناؤن کو
افسوس باقی رہجاتا ہی یہ بیان اوسکے واسطے ہی جسکو دھیان ہی اور بیوقوف ضدی کو
سمجھانا اور اندھے کے آگے آئینہ رکھنا بیفائدہ ہی پھر اسقدر زندگی کے لیے اسباب اور تجمل بہت سا
اکٹھا کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ اور سنگھار بنانا اور طرح داریان اور وضعین نکالنا ہوشمندی سے
بعید ہی بلکہ مسلمان کو یون جاننا چاہیے کہ دنیا کا عیش و آرام مخصوص کافرون کے واسطے ہی
اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے لیے ہی پھر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون پھنس جاوے
قال اللہ تعالی ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمان لبیوتہم سقفا
من فضۃ ومعارج علیہا یظہرون ولبیوتہم ابوابا وسررا علیہا یتکؤن وزخرفا وان کل
ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والآخرۃ عند ربک للمتقین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ نہوتا کہ لوگ ہوجاوینگے ایک گروہ تو ہم کردیتے اونکو جو منکر ہین
رحمن سے اونکے گھرون کی چھتین چاندی کی اور سیڑھیان جسپر چڑھین اور اونکے
گھرون کے دروازے اور تخت جسپر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے یہ سب کچھ نہین مگر دنیا کے
جیتے اور آخرت تیرے رب کے یہان اونھین کو ہی جو پرہیزگار ہین ف یعنی کافرون کو
آخرت مین عذاب ہونا ہی دنیا مین تو کچھ آرام و عیش کرلین مگر لحاظ یہ ہی کہ اور لوگ بھی
کافرون کو زیادہ عیش و آرام مین دیکھکر اونھین کی راہ اختیار کرکے سب ایک ہی گروہ
ہوجاوینگے اس سبب سے کافرون کو زیادہ عیش دنیا مین نہدیا اور نہین تو دنیا مین
کافرون کو اسقدر آسودگی ہوتی کہ اونکے مکانون کی چھتین اور بالاخانہ کی سیڑھیان
چاندی کی ہوتین سفید چمکتی ہوئی اور بڑے بڑے دروازے سونے کے عالیشان
ہوتے جھلکتے ہوئے اور وہان تکیہ دار تخت سونے کے بچھے ہوئے ہوتے اور اونپر یہ کافر

افسوس ہاتھ لگتا ہی اور وہ عورتین بیٹی اور مال اور گھوڑے اور جانور اور کھیتی کچھ کام نہین آتا ہی
پھر ایسی چیز کی محبت مین کیون مشغول رہے جو چیز تھوڑی محنت سے تو ملے اور ہمیشہ باقی رہے
اور عیش و آرام اوسمین زیادہ ہو کیون نہ حاصل کیجیے کہ وہ اللہ کے یہان ٹھکانا ہی نیک قال اللہ
تبارک وتعالی انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس
والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفہا وازینت وظن اہلہا انہم قادرون علیہا اتہا امرنا لیلا او نہارا
فجعلنا ہا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ یونس مین دنیا کا جینا وہی کہاوت ہی جیسے ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک مل نکلا
اوسمین سے سبزہ زمین کا جو کھاوین آدمی اور جانور یہان تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک
اور سنگھار پر آئی اور اٹکلا زمین والون نے یہ کہ ہمارے ہاتھ لگے پہونچا اوسپر ہمارا حکم رات یا دن کو
پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہان نہ تھی بستی اسیطرح ہم کھولتے ہین پتے اون لوگون
پاس جنکو دھیان ہی ف یعنی خشک زمین پر جیسے پانی آسمان سے برستا ہی تو زمین سے
سبزہ کھیت مین جمتا ہی کہ اوسمین سے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیون کے کھانے کا ہوتا ہی اور
گھانس بھوس جانورون کے کام آتا ہی تو ان کھیتون اور سبزہ کے سبب زمین کو رونق اور
چمک ہو جاتی ہی کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہی پھر جب زمین اسیطرح سنگھار پر آتی ہی
تو کھیتی والے اور کھانے والے جانتے ہین کہ یہ اب ہمارے کام آویگی اوسکو دیکھ کر
خوش ہوتے ہین پھر یکایک کوئی فوج آن پڑی اوسنے اوس کھیتی اور سبزہ کو کاٹ کر
ڈھیر کر دیا یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ خشک
ہو گیا گویا پچھلے دن مین وہان تھا ہی نہین اور وہ لوگ افسوس مین رہگئے ایسے ہی دنیا مین
آدمی کی زندگی کا حال ہی کہ آدمی پہلے نہ تھا پھر بنا تو روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر
قوت پکڑی اور انسانی حیوانی کام کرنے لگا اور ہنر اور عقل اور سلیقہ مین پورا ہوا پھر
طرح طرح کی چیزین جمع کرنے لگا گھر والون نے جانا اب ہمارے نصیب چمکے اور اس سے
گھر خوب درست ہو کر رونق پکڑیگا ناگاہ حکم الٰہی آیا رات کو یا دن کو پھر تڑت وہ مر گیا اور اوسکو
خاک مین برابر کر دیا گویا پیدا ہی نہوا تھا اگر ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکھ حکیم لقمان ثانی موجود

یعنی سورہ آل عمران مین کہ رچھایا ہی لوگون کو مزے کی محبت پر عورتون اور بیٹیون اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی سے یہ برتنا ہی دنیا کی زندگانی کا اور اللہ جو ہی اوسی پاس ہی اچھا ٹھکانا ف یعنی لوگون کو عورتون کی اور بیٹیون کی اور بہت سی اشرفیون روپیے کی اور اچھے گھوڑون کی اور گائے بھینس اونٹ بیل بھیڑ بکری وغیرہ جانورون کی اور کھیتی کی خواہش ہی اور اوسمین اونکو مزا ملا ہی سو ان چیزون کی محبت پر رچھ رہے اور مشغول ہو رہے ہین رات دن اسی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور انھین چیزون مین اپنی عزت اور زینت سمجھتے ہین جسقدر اشرفی روپیا اور بیٹے زیادہ ہون اور گھوڑے موٹے موٹے پلے ہوئے بہت ہون اور گائین بھینسین اونٹ کثرت سے ہون اور کھیتی گانون علاقہ بہت ہو اوسیقدر اپنی عزت زیادہ سمجھتے ہین پھر اوس اشرفی روپیے سے بڑے بڑے اونچے سنگین وسیع گلکاریون کے مکان بنانا پھر اوسمین چھتین اور دیوارگیریان اور جھاڑ اور فانوسین اور تصویرین اور آئینے لگانا اور پردے باناتی لگانا اور تخت چوکیان کرسیان مشجر سے منڈھی ہوئی بچھانا اور فرش طرح طرح کے اور قالین اور قالیچے تصویرون کے بچھانا اور پلنگ اور مسہریان موقع موقع سے وہان بچھانا اور ادقچے تکیے اور پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا اور خاصدان اور پاندان عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال کرنا اوکھواب اور اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کمخان اور دارائی اور تن زیب اور خاصہ اور ململ پہننا اور بہت سے گھوڑے کو تل جلو مین رکھنا اور ہاتھیون اور بگھیون پر سوار ہونا اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارے ماہی مراتب رکھنا اور محل مین بہت سی عورتین ہونا اور خزانہ بہت ہونا اور مُلک بہت ہونا اپنا فخر سمجھتے ہین حالانکہ یہ جتنا اسباب دنیا کا ہی اول تو ملتا نہین اوسکی تلاش مین کیا کیا محنتین مشقتین اوٹھاتے ہین اور ادنا ادنا کی خوشامد مین صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور سیکڑون طرح کے جھوٹ اور فریب کرتے ہین پھر اگر کسیکو یہ دنیا ہاتھ لگی تو رات دن اوسی کی محافظت مین اور اوسی کی افزایش مین بسر کرتے ہین اور ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین اور انجام اوسکا یہ ہی کہ بعضے اوسکی تلاش مین اور بعضے حاصل ہونے کے بعد مرجاتے ہین اور یہ کارخانہ یونہین پڑا رہتا ہی اسکے چھوڑنے کا

برسی اور عید اور شب برات کے روز مردون کا غم تازہ کرنا یہ سب ہندوون کی رسمین ہین کہ وہ بھی تیجا دسوان چالیسوان برسی کناگت کرتے ہین اور ہولی وغیرہ تیوہارون مین اگلے مردون کے بھی غم یاد دلاتے ہین خدا جہالت سے پناہ مین رکھے **ساتوین** رسم افراط فی التزیین ہی یعنے زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدھی وضع کو معیوب جاننا سو معلوم کیا چاہیے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا یا بہتر قیمتی برتن مین اچھا کھانا یا بہتر مکان مین رہنا اور بہتر سواری پر سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا یا کھانا یا برتن اور سواری حلال کی قسم ہو اور جسقدر جائز ہی اوسقدر زینت کرنا منع نہین بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو بہتر ہی مگر نام اور نمود کے واسطے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے ہو تو وہ مکروہ بلکہ حرام ہی پھر اگر نمود اور نام کے لیے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے نہو مگر اوسمین کافرون یا فاسقون یا بدعتیون سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہی اگرچہ کرنے والے کو مشابہت مقصود نہو اس زمانہ مین خصوصًا ہندوستان مین لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری اور اسباب خانہ داری مین تکلف اور زینت زیادہ کرتے ہین صرف اسیواسطے کہ نمود ہو اور ہمجنسون مین وہ ہمقوم برادری مین نام اور بڑائی ہو پھر یہان تک نوبت پہونچی کہ جائز ناجائز حرام اور حلال کی تمیز بھی نہین رہی چنانچہ بعضی چیزین خود بنفسہ حرام ہین جیسے مکانون مین تصویرین لگانا اور فرش اور تکیے مشجر و ریائی کمخواب اطلس کے مرد کے حق مین اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اور تمامی اور تاش بادلہ دار ائی اور پٹھا اور بہت سا گوٹا اور سرخ کسنبی یا زرد زعفرانی کپڑا یا ٹاٹ بافی جوتا انگوٹھیان چھلے سونے کے مرد کو پہننا اور عطر دان خاصدان اور پنکھے اور رکابیان اور کٹورے اور آبخورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہننا اور بعضی چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے حرام ہین اور بعض اس سبب سے کہ اونکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہی اور نمود اری اور نام کے واسطے آدمی کرتا ہی اور جب ایسے کامون مین آدمی پھنس جاتا ہی تو دنیا ہی کی طرف رجوع رہتا ہی اور اللہ سے اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہی قال اللہ تبارک وتعالی زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے

کڑھائی نہ چڑھے اور پکوان نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چارپائی پر نہ سووے
یا برس روز تک گھر مین سر کے کا اچار نہ پڑے بڑیان سوئیان نہ بنین سو یہ سب حرام ہی مسلمان کو
چاہیے کہ ان سب رسوم کو اپنے گھر سے دور کرے اور یہ بھی معلوم ہو اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی
نہو مگر اور عورتون کو چاہیے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے
بعد سوگ موقوف کردے اور خوشبو لگاوے اور سنگار کرے اور سرخ کپڑے پہنے تاکہ یہ رسم اوٹھ جاوے
اخرج احمد وابن ماجۃ عن عمران بن حصین وابی بردۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد طرحوا ارديتهم يمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایفعل الجاہلیۃ تاخذون او بضیع الجاہلیۃ تشبہون لقد ہممت ان ادعوا
علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا ارديتهم ولم یعودوا لذلک ترجمہ مشکوۃ کے
باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران اور ابوبردہ نے نقل کیا
کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے کے پیچھے سو دیکھا ایک لوگون کو
کہ اوتار ڈالین تھین اونھون نے اپنی چادرین چلے جاتے پیراہن پہنے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کی مشابہت کرتے ہو
البتہ مین نے تو قصد کیا کہ بد دعا کرون تمپر کہ تم اولٹ جاؤ اپنی اور صورت مین سو کہا پھیر لین اونھون نے
اپنی چادرین اور نہ عادت کی اس رسم کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین
لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پانون ننگے کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم
اختیار کرنا مسلمان کو نچا ہیے کہ اگلے کافرون کی یہ عادت تھی کہ جنازہ کے ساتھ جو جاتے تھے تو
چادرین اوتار ڈالتے تھے یہ بات کچھ مسلمانون نے بھی ناواقفیت سے کی تو حضرت اسقدر ناخوش
ہوئے کہ اونکے واسطے بد دعا کرنے کا ارادہ کیا پھر جب اونکو سمجھایا تو اونھون نے اپنی اپنی
چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بد دعا کرتے تو وہ لوگ مسخ ہوکر آدمی سے سور یا بندر
یا اور کچھ جانور کی صورت ہوجاتے تو مسلمان کو چاہیے کہ کافرون کی رسمین اپنے یہان سے
دور کرے جیسے موت کے سبب چوڑیان نہ پہننا اور کپڑا نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا بڑیان
سوئیان پکوان نہ پکانا کہ یہ بہت رسمین ہندوون سے سیکھی ہین اور تیجا دسوان چالیسوان چھ ماہی

حاشیہ: ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پانون ننگے کرنا درست نہین

دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ نا اُمید ہو کر لوٹ گئی ف یعنی غیب سے آواز آئی کہ جس مرد کے
غم مین برس روز اوسکی قبر کے پاس بیٹھی رہی اوسکو تو پایا ہی نہین آخر کو اوس سے
نا اُمید ہو کر گھر کو پھر گئی اسیطرح اگر ہزار برس تک اوسکے غم مین رہو تو وہ مردہ تو
پھر آنے کا نہین زیادہ سوگ مین بیٹھنا اور بہت غم مین رہنا لاحاصل ہی اسقدر آدمی
خدا ہی کی عبادت کرے رائگان غم کرنا بیفائدہ ہی عن زینب قالت دخلت علی ام حبیبۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین توفی ابوہا ابو سفیان ابن حرب فدعت بطیب
فیہ صفرۃ خلوق او غیرہ فدھنت بہ جاریۃ ثم مسّت بعارضیہا ثم قالت واللہ مالی
بالطیب من الحاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یحل للمراۃ
تومن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا
ترجمہ بی بی زینب نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی زوجہ کے پاس جب مرا تھا ابو سفیان اون بی بی کا باپ تو اونھون نے
منگائی خوشبو کہ اوسمین زردی زعفران کی تھی یا اور کچھ سو بی اپنے منھ پر پھر فرمایا
کہ قسم خدا کی مجکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مین نے سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ حلال نہین اوس عورت پر جو ایمان رکھے
خدا پر اور قیامت کے دن پر کہ سوگ مین بیٹھے کسی مُردے کے تین دن سے زیادہ
مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے
زیادہ سوگ مین رہنا بھائی کے باپ کے چچا کے ماموں کے بھانجے بھتیجے کے یا کسی غیر کے واسطے
ہو تو حرام ہی مگر ہان اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن درست ہی اوسکے بعد
پھر حرام ہی اور مرد کے واسطے سوگ مین رہنا کہین سے درست نہین پھر یہ جو
عورتین اور مرد مدتہا تک سوگ مین رہا کرتے ہین کہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے سُرمہ نہ لگاوے
پان نکھاوے خوشبو نہ لگاوے چوڑیان نہ پہنے کپڑا نہ سیے گھر مین یا رشتہ داروں مین کسیکی
شادی نہووے یا بعض خرافات وہ ہین جو سوگ سے بھی علاقہ نہین رکھتے صرف
لوگون نے حماقت کی راہ سے سوگ مین ٹھہرا لیے ہین کہ جب کوئی مرجاوے تو اوس گھر مین

بیان کرتا اور چلاتا ہے شیطان کے بہکانے سے جبکہ شیطان نے بہکایا اسکو رات کو اور چلا کر رونے کی آواز شیطانی آواز ہے جس سے مسلمانون کو بچنا چاہیے پھر کوئی مرد ہو کسیکے واسطے ایسے کام کرتا نہین درست خواہ پیغمبر زادہ ہو یا امام یا امام زادہ ہو یا عوام مسلمانون سے ہو اور جو کوئی چلا کر رووے یا بیان کرے وہ شیطان کے پھندے مین پھنسا ہے اوسکو باز رکھا چاہیے اگر کہنے سے نہ مانے تو مقدور چلے تو مارنا چاہیے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہ جانا نہ چاہیے اخرج احمد وابن ماجہ عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تتبع جنازۃ معہا رنۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس جنازے کے ساتھ جانے سے جسکے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو ف یعنی جنازہ کے ساتھ جانا دفن کرنے کو سنت ہے لیکن اوس جنازے کے ساتھ جانا منع ہے جسکے ساتھ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کھانے کو جانا سنت ہے مگر جس دعوت مین راگ باجا ہو وہان جانا منع ہے اخرج الطبرانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان ہذہ النوائح یجعلن یوم القیامۃ صفین فی جہنم صف عن یمینہم وصف عن یسارہم فینحن علی اہل النار کما تنیح الکلاب ترجمہ طبرانی نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطارین دوزخ مین ایک قطار داہنی طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرینگی دوزخیون پر جیسے روتے ہین کتے ف یعنی یہ عورتین دوزخ مین جاوینگی اور اونکی آواز کتون کی سی ہوجاوے گی اور جیسے دنیا مین یہ مردون پر پیٹا چلایا کرتی تھین وہان دوزخیون کے واسطے پیٹین گی ادھر اودھر اخرج البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الاہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ آخر لیسوا فانقلبوا ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرے حسن حضرت علی کے پوتے یعنی حسن مثنیٰ تو کھڑا کیا اونکی عورت نے خیمہ اونکی قبر کے پاس ایک سال بھر پھر اوٹھایا تو سنا ایک پکارنے والا کہتا ہے کہ سن لو کیا بھلا پالیا جو کھویا تھا پھر جواب دیا اوسکو

کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس مُردہ پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جائیگا
اوسے اوسی بات پر اوس مردہ کو قیامت کے دن ف یعنی جو بات بیان کر کر عورتین چلاتی پیٹتی ہین
وہی بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہہ کر عذاب کرینگے کہ ایسا تھا اور ایسا تھا اخرج الترمذی عن ابی موسی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول مامن میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ
واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ مین نے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو مردہ مُرے پھر کھڑا ہووے اونمین کوئی رونے والا سو کہے کہ ہائے
میرے پہاڑ اور ای میرے سردار اور اسیطرح کی باتین کہین تو متعین کرتا ہے اللہ دو فرشتے اوسکے لیے
کہ وہ اس مُردے کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا تھا ف یعنی جو بیان
کر کے عورتین یہان پیٹتی ہین وہی بات کہکر فرشتے اوس مردے پر عذاب کرتے ہین تو ہر مسلمان کو چاہیے
کہ اپنے مردون کو عذاب سے بچاوین اور کسیکو پیٹنے چلانے بیان کرنے نہ دین اور اپنے واسطے بھی
وصیت کر دین کہ ہماری موت مین کوئی ایسی حرکتین نکرے اخرج احمد عن ابن عباس قال
ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال
انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان
فمن الشیطان ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ مرین بی بی زینب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تو روئین عورتین چلا کر تو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اونکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کر دیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا کہ رہ ای عمر پھر فرمایا عورتون کو کہ بچو شیطانی آواز سے پھر
فرمایا کہ جو کچھ ہووے آنکھ سے اور دل سے سو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور
رحمت کی قسم سے ہے اور جو کچھ ہووے ہاتھ سے اور زبان سے سو شیطان کی طرف سے ہے
ف یعنی اگر دل سے غم ہو اور آنکھ سے آنسو نکلین تو اسکا مضائقہ نہین بلکہ اسمین
اوسکا اختیار ہی نہین سو یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا اور زبان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی ہمارے گروہ مین سے جو طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے
اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا ف ہمارے حضرتؐ سے پہلے جاہلیت کا وقت تھا اوسوقت
مین کافرون کا دستور تھا کہ کوئی مرتا تو عورتین چلاکر رویا کرتی تھین اور پیٹتی تھین اور مُردے کے بیان
کرتی تھین سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہمارے گروہ مین نہین یعنی مسلمانون مین داخل نہین

اخرج الشیخان عن ابی بردۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا بری ممن حلق
وصلق وخرق ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابی بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس سے جو سر کے
بال مونڈے اور چلاکر رووے اور گریبان پھاڑے ف یعنی کسیکے غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے
سر کے بال نوچے اور آواز سے رووے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اوس سے مین بیزار ہون پھر جس سے پیغمبر
بیزار ہون وہ مسلمان کاہے کا اخرج مسلم عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن فذکر منہا النیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل
موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران ودرع من جرب ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک الاشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین میری اُمت مین کفر کی باتون مین سے ہین لوگ اونکو نہین چھوڑتے
سو ذکر کیا اونمین چلاکر رونے کو اور فرمایا کہ چلاکر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنے سے پہلے
تو کھڑی کیجاویگی قیامت کے دن اور اوسکا پیراہن ہوگا چیڑھ کے تیل کا اور اوڑھنی خارش کی
ف یعنی جو عورت دنیا مین مردون پر نوحہ کیا کرتی تھی اور اوسنے اس سے توبہ نکی اور مرگئی تو روز
قیامت کو اللہ تعالی اوسکو خارشی کریگا اور چیڑھ کے تیل کا پیراہن اوسکو اوڑھایا جائیگا تاکہ
دوزخ مین خوب جلے اور خارش کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے معاذ اللہ جس کام کے سبب دنیا مین
کچھ فائدہ نہین بلکہ اوس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اوسکو عذاب ہو کیا
بُرا کام ہی اخرج الشیخان عن المغیرۃ ابن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یقول من ینح علیہ یعذب بما ینح علیہ یوم القیامۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے نقل کیا

اور پڑا ایمان مارنے والے خوش نہین آتے اور برے معلوم ہوتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مرجاوے تو یہ جانے کہ اسکے تقدیر مین اتنی ہی عمر تھی اب افسوس کیے اور چلانے پیٹنے سے کیا ہوتا ہی وہ مردہ تو مر کر ہرگز جینے کا نہین اور پھر اوس رونے سے پیٹنے چلانے پر سوگ کرنے پر فخر کرنا اللہ کی درگاہ سے مغضوب ہونا ہی کہ اللہ تعالی اترانے والے فخر کرنے والے کو دوست نہین رکھتا

اخرج ابوداؤد عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چلانے والی عورت پر اور سننے والی پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ کرنے والی عورت اور سننے والی دونون ملعون ہین اخرج الشیخان

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ تعالے عذاب نہین کرتا آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہی اسکے سبب اور اشارہ اپنی زبان کی طرف کیا یا رحم کرتا ہی اور مقرر عذاب ہوتا ہی اوسکے گھر والون کے رونے سے اوسپر ف یعنی دل مین غم ہونا اور آنکھ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار مین نہین پھر اگر کوئی شخص مرگیا اور کسیکو غم ہوا اور آنکھ سے آنسو نکلے تو کچھ مضائقہ نہین مگر ہان زبان سے اگر کچھ اللہ کی شکایت کی یا اوس مردے کے بیان کیے تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا تو اللہ رحم کریگا اور مردے کے بیان کرنے اور اوسکے اوصاف بیان کرنے سے صرف ان لوگون ہی پر عذاب نہین بلکہ اوس مردہ پر بھی عذاب ہوتا ہی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بیان کرکر پیٹنے چلانے والیان اور وہ مردہ دونون عذاب مین گرفتار ہوتے ہین اخرج الشیخان

عن عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوۃ الجاہلیۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا

علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر
مین اور خوشی سنا اون صبر کرنے والون کو کہ جب اونکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے
مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہی ایسے لوگ اونھین پر شاباشین ہین اپنے رب کی
اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر **ف** یعنی جو لوگ مصیبت مین یہ بات کہین کہ ہم اللہ کے
مال ہین اور ہمکو اوسی نے پیدا کیا اور وہی کھانے پینے کو دیتا ہی اوسیکو ہمپر اختیار ہی جو چاہے سو کرے
اوسکے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اوسیکے طرف پھر جاینگے کہ
مرینگے اور حشر نشر ہوگا سو ایسے لوگون کو ای پیغمبر خوشخبری سنا کہ اللہ اس بات پر اونکو شاباشی
دیتا ہی اور اللہ کی مہربانی اونپر ہی اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پھر جو شخص برخلاف اسکے
مصیبت مین صبر نکرے اور پیٹے چلاوے ہائے ہائے کرے اور کہے کہ ہائے فلانے کی موت ابھی سے
آگئی اور اوسنے کچھ دنیا کا فائدہ نہ اوٹھایا اور کیا خدا کو اوسیکو مارنا تھا اور ہمکو خدا نے رنج مین
پھنسایا غرضکہ ایسی ہی خرافاتین بکے اور بے صبری کے کام کرے تو اوسکے واسطے برخلاف شاباشی کے
پھٹکار اور برخلاف رحمت کے غضب چاہیے کہ وہ نیک راہ پر نہین بلکہ بہکا ہوا ہی قال اللہ تعالی
ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتب من قبل ان نبرأہا ان ذلک علی اللہ یسیر
لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ حدید مین کہ کوئی مصیبت مین نہین پڑا ملک مین اور نہ اب تم مین جو نہین لکھی ایک
کتاب مین اس سے پہلے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہی تاکہ تم افسوس
نکرو اوسپر جو فوت ہوا تمسے اور نہ ریجھو اوسپر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا کسی اترانے
بڑائی مارنے کو **ف** یعنی جتنے خوشی اور غم کے اسباب ہین سبکا حال اونکے دنیا
مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کے یہان کتاب مین لکھا ہی پھر جسکو کچھ آفت پہونچے خواہ
وہ آفت عام ہو جیسے وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسیکا کوئی مرگیا اور کچھ آفت
پہونچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب مین لکھی تھی ٹلنے والی نہ تھی پھر جو مصیبت
پہونچے تو آدمی کو غم کرنا نچاہیے اور جو کچھ ملگیا اور خوشی ہوئی تو اوسپر ریجھنا نہ چاہیے کہ
ہم ایسے ہین کہ ہمکو یہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا سو اسطے کہ اللہ تعالی کو اترانے والے

پھر یہان تک نوبت پہونچی اُن دنون مین کسیکا نکاح یا ختنہ نہین کرتے اور دوست آشنا رشتہ ناتے کے
مرد اور عورتین اوسکے یہان جمع ہوا کرتی ہین اور مدت تک اوسکی ماتم پرسی کیا کرتی ہین اور ماتم پرسیکی
حقیقت اتنی ہی ہے کہ جب کسیکا کوئی مرجاوے تو اوسکے دوست آشناؤن رشتہ مندون کو چاہیے
کہ اوسکے پس ماندون کو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھاوین کہ صبر کرو سو اسکے برخلاف عورتین جو کسیکے
گھر عورتون کے پاس ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اونکو بھی رولاتی پٹاتی ہین اور آپ بھی روتی پیٹتی ہین
اور مرد جو جاتے ہین تو صرف دستور رواج کے موافق اون لوگون کے دکھلانے کو کچھ فاتحہ وغیرہ
پڑھتے ہین اور اوس فاتحہ سے اونکو مردے کے واسطے ثواب منظور نہین ہوتا صرف اوسکے
پس ماندون رشتہ مندون کی خوشی منظور ہوتی ہے اگر ثواب منظور ہوتا تو کبھی اپنے گھر یا اکیلے تنہائی مین
بیٹھکر کے بھی اوسکو ثواب بخشتے اور اب اگر کوئی اکیلے اپنے گھر بیٹھکر اوس مردے کو سو قرآن کا ثواب بخشے
مگر اوسکے رشتہ مندون کے پاس جاکر فاتحہ مرسومہ نہ پڑھے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہوتے ہین تو اب صرف
یہ رسم ٹھہر گئی کچھ ثواب منظور نرہا غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون برہم ہوگیا اور فاتحہ مقصود اصلی ہوگئی اور
ماتم پرسی بھی مرنے سے تین روز کے بعد حرکت لغو اور بیہودہ ہے اور اب دستورون پڑگیا کہ مہینے مہینے اور
برس برس روز کے بعد بھی لوگ ماتم پرسی کو جاتے ہین اور خوشی مین غم یاد دلاتے ہین سو یہ رسم سب
بیہودہ ہین اور اسطرح رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگ مین بیٹھنا خدا و رسول کے حکم کے خلاف ہے
قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصابرین ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین کہ اے مسلمانو قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے
صبر کرنے والون کے ف جب کوئی خویش و قریب مرجاتا ہے یا اور کچھ مصیبت پڑتی ہے تو آدمی
گھبرا جاتا ہے رونا چلانا بےصبری کے کام کرنے لگتا ہے سو فرمایا کہ جب کچھ مصیبت پڑے تو صبر سے
قوت پکڑو یعنے صبر کرو اور اللہ کی تقدیر پر شاکر رہو اور فرمایا واویلا نکرو بلکہ اللہ ہی کی طرف رجوع
کرو اور نماز مین مشغول ہوجاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تمپر متوجہ ہو اسواسطے کہ جو لوگ صبر کرتے
ہین اللہ اونکے ساتھ ہے پھر لاحاصل رونا پیٹنا سوگ مین بیٹھنا اللہ کا ساتھ چھوڑنا ایمانداری سے
بعید ہے اور ایمانداروں کی یہ بات ہے کہ مصیبت مین صبر کرنا اور نماز کی طرف دھیان لگانا
قال اللہ تعالی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک

ازواج کے واسطے مخصوص تھی پھر اگر کوئی اور بھی اپنے آپکو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیٹی بہنوں کا دوسرا نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنے آپ کو پیغمبر کے برابر جانتا ہے اور در پردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہے استغفر اللہ نبی من کل ذنب واتوب الیہ خدا جہالت سے سب مسلمانوں کو پناہ مین رکھے چھٹی رسم فی النوحہ والاحداد ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ خصوصا اوسکے رشتہ منہ چلاکر روتے ہین اور عورتین پیٹتی چلاتی ہین پھر جو عورت ماتم پرسے کو آتی ہے وہ بھی اونکے پیٹنے چلانے مین شریک ہوتی ہے پھر کسیکے یہان تین دن کسیکے یہان سات دن کسیکے یہان دس دن کسیکے یہان چالیس دن کسیکے یہان چھ چھ مہینے تک یہی معمول رہتا ہے کہ عورتین حلقہ باندھ کر کھڑی ہوتی ہین اور ایک عورت اوس مردہ کے بیان کرتی جاتی ہے کہ فلانا ایسا اور ایسا تھا تو وہ سب عورتین اپنے زانو اور منہ پر تماچے مارتی ہین اور ہائے ہائے کرتی جاتی ہین اور بعضون کے یہان صرف اسیقدر رہتا ہے کہ ہر صبح و شام عورتین اکٹھا بیٹھکر چلاکر روتی ہین پھر کسیکے یہان چالیس دن اور کسیکے یہان چھ مہینے تک کسیکے یہان برس روز تک کسیکے یہان دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہے جتنے دنون جسقدر یہ نوحہ زیادہ ہوا اوسیقدر اوسمیر اون لوگون کی تعریف ہوا اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہین کہ فلانے کے یہان فلانے کی موت کی کچھ قدر نہوئی اور کچھ غم نہوا اور بموجب حکم خدا و رسول کے نوحہ کرنا یعنی چلاکر رونا اور پیٹنا اور مردے کے اوصاف اسیطرح پر بیان کرنا حرام ہے اور احداد کہتے ہین سوگ مین بیٹھنے کو یعنے اچھے کپڑے نہ پہننا اور خوشبو اور سرمہ نہ لگانا کسیکی شادی مین شریک نہونا اپنے مکانون مین بیٹھی رہنا سو شریعت کی رو سے جس عورت کا خاوند مرجاوے تو اوسکو چاہیے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگار نکرے بعد اوسکے اوسکو منع نہین اور اوسکے گھر کے ناتے رشتہ والی عورتین اگر تین دن تک اپنا سنگار نکرین تو مضائقہ نہین تین دن سے زیادہ اونکو سوگ مین بیٹھنا منع ہے سو اسکے برخلاف اب رسم یون ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اوس گھر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین اور جس عورت کا شوہر مرے پھر وہ کبھی رنگین سرخ کپڑے اور ٹھپہ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین پہنتی اور خوشبو نہین لگاتی اور اوس گھر مین بوریا فرش وغیرہ بچھاکر عورتین اوسی پر رہا کرتی ہین پھر بعضون کے یہان چالیس دن تک اور بعضون کے یہان چھ مہینے تک اور بعضون کے یہان برس روز تک وہ فرش بچھا رہتا ہے گویا اوسکو سوگ اور غم کی علامت مقرر کیا ہے

ساتویں رسم نوحہ اور تعزیت کے بیان مین

وفات کے اونھون نے حضرت علیؓ کی وصیت کے بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا اور سوا حضرت عائشہؓ صدیقہ کے سب بیبیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی تھین کہ کسیکا ایک خاوند مرچکا تھا کسیکا دوسرا خاوند بھی مرچکا تھا اور کسیکا تیسرا بھی اسکے بعد حضرت سے نکاح ہوا تھا یہ حال ہی حضرت کی بیٹیون اور نواسیون اور بی بیون سیدانیون کا اور سوا اونکے ایک بی بی ام رومان تھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساس کہ پہلے عبداللہ بن مسنجرہ کے نکاح مین تھین پھر دوسرا نکاح اونھون نے حضرت ابوبکرؓ صدیق سے کیا کہ اونسے بی بی عائشہؓ صدیقہ اور عبدالرحمن پیدا ہوئے اور بی بی اسما بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابی طالب کے نکاح مین تھین اونکے بعد حضرت ابوبکرؓ سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے بعد حضرت ابوبکر کے حضرت علیؑ سے اون بی بی نے نکاح کیا یہ حال ہی بزرگ شیخانیون کا جنسے شرافت کی بنیاد ہی پھر جو کوئی اونکے کام اور رسم اور عادات کو برا جانے اوسکے ایمان مین نقصان ہی اور اشراف نہین وہ کمینہ ہی اسواسطے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسیکی عزت اور آبرو نہین اور اونسے زیادہ عزت کسیکو نہین اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارون کی عورتون کا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مرتا اور کرلیا اگر یہ بات معاذ اللہ بے عزتی کی ہوتی تو خدا و رسول کیون منظور اور دستور رکھتے تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بیعزتی سمجھے وہ مسلمان نہین مردود کافر ہی کہ جو بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر مین گوارا کی اوسکو یہ بیعزتی بتاتا ہی گویا اپنی بیٹیون بہنون اور عورتون کو حضرت کی بیٹیون اور بی بیون سے اچھا جانتا ہی تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنے آپ کو شیخ سید اشراف قوم سے شمار نکرے بلکہ آپکو راجپوت رانگھڑ کہلاوے اسواسطے کہ مسلمانون کے بزرگون کے یہان اور مسلمانون کے ملک مین اور مسلمانون کی کتاب قرآن وحدیث کی رو سے یہ رسم جاری ہی پھر جو کوئی اوسکو برا جانے گویا وہ خدا و رسول کے حکم کو اور اونکے اصحابون کو جنسے شرافت پائی ہی جانتا ہی اور ہندوون کی رسم کو نیک جانتا اور اختیار کرتا ہی پھر وہ مسلمان کاہے کا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیون نے جو اور کسی سے نکاح کیا تو اسکا سبب تھا کہ آدمی دو طرح پر ہوتا ہی مسلمان اور کافر سو مسلمان کو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ازواجہ امہاتہم یعنی بی بیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانون کی اور مان کا نکاح بیٹے کے ساتھ درست نہین اسواسطے کسی مسلمان سے اونکا نکاح نہوا باقی رہے کافر سو کافر سے مسلمان عورتون کا نکاح نہین جائز اسواسطے یہ بات حضرت کی

ازواج

کی رحمت اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہی کہ محتاج عورت غنی ہو جاتی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود
فقر وغیرہ مانع کے بھی توکلاً علی اللہ نکاح ثانی کر دیا چاہیے اور یہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے
تو اس سے دریافت ہوا کہ نکاح کرنے والے پر خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہی ہوا سطے پیغمبر صاحب نے
بھی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تقیید کی اخرج الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب تعجیل الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ای علی تین کام مین دیر نکیجیو نماز مین جب وقت آجاوے اور دیر نکیجیو جنازہ کی نماز مین
جب جنازہ موجود ہو جاوے اور دیر نکیجیو بیوہ عورت کے نکاح کرنے مین جب اوسکا جوڑ ملجاوے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اوسکے مثل کے
موافق مرد نکاح کے واسطے ملجاوے تو ایمان دار آدمی کو چاہیے کہ اوسکا نکاح کر دینے مین ہرگز
دیر نکرے اور دیر کرنا ایسا برا جانے کہ جیسے جنازہ پڑا رکھنا یا نماز مین دیر کرنا معیوب ہی اور مسلمان
کو لازم ہی کہ اپنے اوپر اس بات کو لازم کرلے جہان کہین کوئی عورت ہو تو جسطرح ہو سکے اوسکا
نکاح کرادے اسواسطے کہ خدا اور رسول کے نزدیک بھی یون ہی ہی اور عقل صحیح مین بھی اسیطرح
آتا ہی اور سب مسلمانون کی ولایتون مین اب بھی یہی جاری ہی کہ بیوہ عورت کا نکاح جلدی سے
کرتے ہین اور آگے بھی یہی رویہ جاری تھا اگلی سب بی بیان پیغمبر زادیان اسیطرح کرتی آئی ہین
چنانچہ حضرت رقیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تھین
اوسکے بعد حضرت عثمانؓ سے اون بی بی کا نکاح ہوا اور حضرت ام کلثوم دوسری بیٹی پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تھین اوسکے بعد دوسرا نکاح اونکا
حضرت عثمانؓ سے ہوا اور حضرت فاطمہؓ کی بیٹی بی بی ام کلثوم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نواسی پہلے حضرت عمرؓ کے نکاح مین تھین جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت ام کلثوم نے حضرت جعفرؓ کے
ایک بیٹے عون سے نکاح کیا جب عون مرے تب جعفرؓ کے دوسرے بیٹے محمد نے اونسے نکاح کیا جب وہ بھی
مرگئے تب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبداللہ نے اونسے نکاح کیا اور بی بی امامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نواسی حضرت زینب کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح مین تھین بعد حضرت علیؓ کی

نکاح کا تقید کیا اول یہ کہ والی وارثون کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو تو والیون کو چاہیے
کہ اوسکو اور رغبت دلاوین دوسرے یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہی اوسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہی تو اس سے معلوم ہوا جو شخص اس نصیحت کو نمانے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر
یقین نہین رکھتا ہی یعنے مسلمان ہی نہین اور نصیحت ماننے کے یہی معنی ہین کہ اوس نصیحت کے موافق
کرنے لگے تیسرے یہ فرمایا کہ اسمین ستھرائی ہی جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ و ناپاک ہی کہ ستھرائی
چھوڑکر ناپاکی کی طرف جاتا ہی چوتھے یہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے تو جو شخص یون جانے کہ
دوسرے نکاح کرنے مین بڑی بڑی قباحتین ہین تو وہ شخص گویا آپکو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہی پھر
معاذ اللہ اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا قال اللہ تعالی وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم
ان یکونوا فقرا یغنہم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور مین اور
بیاہ دو رانڈون کو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمھارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگی اللہ
اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہی سب جانتا ف یعنی جو عورتین تمھارے اندر
برادری مین رشتہ ناتے مین بیوہ ہوجاوین اور خاوند مرجاوے تو اونکو آپسمین برادری مین بیاہ دو
اور جو غلام لونڈی نیک ہون کہ بیاہ دیے سے مغرور نہو جاوین تمھارا کام نچھوڑین اونکا بھی نکاح
ایک دوسرے سے کردو اور جب تم اون رانڈون کو بیاہ دوگے تو اللہ اونکو اپنے فضل سے
غنی کردیگا محتاجی اور افلاس اونکا جاتا رہیگا اللہ کے یہان کچھ کمی نہین وہ بڑا سمائی والا ہی
اور وہ سبکا حال جانتا ہی کہ فلانے کو محتاجی اور افلاس ہی اور فلانے کا جی نکاح کو چاہتا ہی
اور فلانے کا نہین چاہتا اس آیت مین بھی کئی طرح پر تقید دوسرے نکاح کی بیوہ کے واسطے
ثابت ہوئی ہی اول یہ کہ بیوہ کے والیون کو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنے رشتہ مندہم قوم رانڈون کو
تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضرور نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اوسکا دوسرا نکاح کیا چاہیے
بلکہ والیون کو چاہیے کہ خود اوسکے نکاح کی تدبیر کرکے موافق شریعت کے اوسکی اجازت لے لین اسواسطے
کہ وہ عورت خصوصًا اس ملک مین بسبب رسم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپ سے درخواست دوسرے
نکاح کی نکریگی دوسرے یہ کہ فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کردیگا تو
معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پسند ہی کہ اوسکے سبب اللہ تعالی

خاوند پاس رہے اوسکو زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہی اسواسطے کہ وہ اس بات سے خوب
واقف ہوجاتی ہی پھر جس عورت کو شوہر نے طلاق دی یا شوہر مرگیا تو وہ عورت اگر
بدلحاظ ہی تو حرام کریگی اور اگر لحاظ والی ہی تو بدکام سے شاید بچے تو مرد کا خیال تو البتہ اوسکے
دل مین رہتا ہی اور مردون کی آواز سننا اور صورتین دیکھنا اوسکو خوش آتا ہی اور اس
سب کا علاج یہی ہی کہ دوسرا نکاح کرے بڑے تعجب کی بات ہی کہ جب عورت مرجاوے تو مرد
دوسری عورت سے نکاح کرلے اور مطعون نہو اور اگر عورت بے شوہر رہجاوے تو دوسرا
شوہر کرنے سے مطعون ہو اور طرفہ یہ کہ کواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونا معیوب سمجھین
اور جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت نجانین حالانکہ جو قباحت اوسمین ہی وہی قباحت اوس سے
زیادہ اسمین ہی سبحان اللہ منہ سے بھاگنا اور پرنالہ کے نیچے کھڑے ہونا ایسے ہی عقلمندون کا کام ہی
چرا نباشد اگر کچھ عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانے کو کیون نہ لحاظ کرتے قال اللہ تبارک وتعالی
واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف
ذلک یوعظ بہ من کان منکم یومن باللہ والیوم الآخر ذلکم ازکی لکم واطھر واللہ یعلم وانتم لاتعلمون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو پھر
پہونچ چکین اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اونکو کہ نکاح کرین اپنے خاوندون سے جب راضی
ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہی اوسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہی
اور قیامت کے دن پر اسمین صفائی زیادہ ہی تمھارے لیے اور ستھرائی بہت اور اللہ جانتا ہی
اور تم نہین جانتے ف عدت مقرر ہی تین حیض یا تین مہینے تک سو جس عورت کو
شوہر طلاق دے وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی سے شرع کے دستور کے موافق
نکاح کرنا چاہے تو اوسکے والیون کو یہ حکم ہی کہ اوسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر وہ خدا پر
اور قیامت پر یقین رکھتے ہین اسواسطے کہ یہ خدا کا حکم ہی اگر اسکے برخلاف کرینگے تو قیامت
کو سزا پاوینگے بعد عدت کے اس دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہی کہ وہ زنا سے بچے
اور ستھرائی بہت ہی کہ برے خیالون سے دل بھی ستھرا رہے اور اسمین اور بہت خوبیان ہین
کہ اللہ تعالی جانتا ہی اور تم نہین جانتے اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المتباریان لایجابان ولالیوکل طعامھما ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لیے کھانا کرین تو اونکا کھانا قبول نکرے اور نہ وہ اونکا کھانا کھاوے ف اس زمانہ مین یہی دستور ہو رہا ہی کہ لوگ نام کے واسطے اور ایک دوسرے کے مقابلے پر شادیون مین اور غمیون مین کھانا کرتے ہین کہ فلانے نے ایسا کیا تو ہم بھی ویسا ہی کرین بلکہ اوس سے بھی زیادہ کرین تاکہ ہمارا بھی ویسا ہی نام ہو پھر اس لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہی کوئی مکان گرو رکھتا ہی کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہی کوئی بھیک مانگتا ہی اور دنیا و دین دونون جہان کی آفت مین لوگ پھنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ کھانے کو بلاوین تو نجاؤ اور نہ اونکا وہ کھانا کھاؤ پھر جب وہ کھانا کھانا حرام ٹھہرا تو ایسا کھانا کرنا بدرجہ اولی حرام ہوا پھر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کی برادری مین اپنے آپکو داخل کرنا ہی پھر بہتر طریق شریعت کا آدمی کیون نہ اختیار کرے اللھم وفقنا پانچوین رسم ہو عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکھنا کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اوسکے خویش واقارب اوس عورت کو کنایہ اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکھتے ہین پھر یہانتک نوبت پہونچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہین اور اگر کوئی عورت کرے تو اوسپر طعن کرتے ہین بلکہ دوسرا نکاح کرنا شرافت کے خلاف جانتے ہین پھر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور اوسکا کوئی خبر گیران نہو اور وہ نہایت مفلس محتاج ہوجاوے اور جی اوسکا نکاح کو چاہے تو وہ بیچاری لوگون کے طعن کے ڈر سے نہین کرتی اور اصل اس رسم کی ہندوون سے ہی کہ ہندوون کے مذہب مین عورت کا دوسرا بیاہ کرنا جائز نہین سو وہی رسم نام کے ان مسلمانون نے اپنے یہان جاری کرلی اور نہ سمجھے کہ شرافت کسکی یہان مسلمانی ہی جاتی ہی حالانکہ یہ رسم عقل اور شرع دونون کے برخلاف ہی جسطرح اللہ تعالی نے کھانے پینے سونے جاگنے پیشاب جاضرور کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہی ویسے ہی مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لیے مرد کی حاجت لگائی اسیواسطے دستور ہی کہ کواری عورت اور نوجوان مرد کے نکاح کی فکر وارثون کو جلدی اور مقدم ہوتی ہی کہ یہ جوان مرد اور کواری عورت برے کام کی طرف نہ متوجہ ہوجاوے تو رسوائی ہو پھر جو عورت

پانچوین رسم ہو عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکھنے کے بیان مین

جسقدر بے تکلف میسر ہو اوسقدر کسی قسم کا کھانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا کو
کھلا دیجیے اور تکلفات سارے بیہودہ ہین اخرج البخاری عن صفیۃ بنت شیبۃ قالت اولم النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض نسائہ مدین شعیرا ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے
ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل کیا کہ کھانا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعضے ازواج کے
نکاح مین دو مد جو کا ف دو مد جو کے ستو بمقدار دو سیر کے تخمیناً ہوے تو اسیقدر کبھی کھلا دیا
غرضکہ اوسوقت بے تکلف جو میسر ہوا کھلا دیا یہ پلاؤ زردہ اور متنجن شیرمال فیرنی وغیرہ تکلفات
کا بکھیڑا کرنا اور رنج مین پڑنا لاحاصل ہی سنتی مسلمان کو سنت کی پیروی کرنا چاہیے چار جاہل
خوش ہوے تو کیا اور ناخوش ہوے تو کیا اور وہی کھانا اگر آگے دیا تو کیا اور پیچھے دیا تو کیا
کھانا دینے مین دونون باتین برابر ہین اتنا فرق ہی کہ شادی سے پہلے کھانا دینا بیہودہ اور خلاف سنت
اور خلاف عقل ہی اور بعد شادی کے خدا اور رسول کی مرضی کے موافق ہی اور عقل بھی یہی حکم کرتی ہی
کہ شادی کی خوشی کا کھانا بعد شادی کے ہو اور شادی ابھی ہوئی نہین کھانا پہلے سے کیون چاہیے
اور شادی کے بعد بھی جو بعضے لوگ مہینے مہینے دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کھانا کرتے
ہین دوسرے کا عوض پورا کرنے کو یا نام کے واسطے یہ بھی بیہودہ ہی اخرج الترمذی عن ابن مسعودؓ
قال قال رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام
یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن مسعودؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا
دینا پہلے دن کا حق ہی اور دوسرے دن کا دستور ہی اور تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہی اور
جسنے مشہور کرنا چاہا آپکو رسوا کریگا اوسکو اللہ ف یعنی جب نکاح کرلاوے تو اوس روز
دوستون بھائیون کو کھانا واجبی ہی یعنی واجب یا سنت مؤکدہ ہی پھر اوسکو دوسرے دن کھانا
کھلانا یہ بھی دستور ہی یعنی سنت یا مستحب ہی بعد اسکے تیسرے دن اگر کوئی کھانا کھلاوے تو
معلوم کیا چاہیے کہ یہ فقط نام کے واسطے ہی تاکہ لوگ سنین اور مشہور کرین تو ایسے شخص کو اللہ تعالے
رسوا کرتا ہی پھر شادی سے پہلے کھانا کرنا اور بھی بیہودہ ہی نہ اسمین نہ اوسمین محض نام کے واسطے
جسکا انجام زیادہ تر رسوائی ہی پھر ایسا کھانا کھانا درست نہین اخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال

زوجہ تھین اونکا مہر چار ہزار درم تھا سو حضرت نے خود نہین مقدر کیا تھا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی طرف
مقرر کیا تھا اخرج ابو داؤد عن ام حبیبۃ انہا کانت تحت عبد اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصدہا باربعۃ آلاف درہم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب صداق مین لکھا ہی کہ
ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ نے نقل کیا کہ مین تھی عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین سو وہ مر گیا حبشہ کے
ملک مین تو نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجاشی نے اور مہر ٹھہرایا اونکا
چار ہزار درم **ف** چار ہزار درم کے کم و بیش ایک ہزار ایک سو روپیہ ہوتے ہین بادشاہ نے اسقدر
مہر ٹھہرایا تھا پھر اور لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ روپیہ مہر مقرر کیا کرتے
ہین محض فضول اور بیجا اور خلاف سنت ہی اور اگر آدمی کے ذمہ پر مہر قرض رہا اور مر گیا تو جتنک قرض
والے کو راضی نکریگا بہشت کو نجاویگا مہر اور قرض کے بیچ کچھ فرق نہین ہی پھر زیادہ قرض لینے پر جرأت
کرنا دینداری سے بعید ہی اخرج الشیخان عن انس قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکھا ہی
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے فرمایا کہ نہ کھانا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی
عورت پر جسقدر کھانا دیا بی بی زینب پر کہ کھانا دیا ایک بکری کا **ف** یعنی ایک بکری کا گوشت
پکا کر اونکے نکاح کے بعد کھانا لوگون کو کھلایا اس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کھانا نہ دیا
تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف اور بے تلاش اسقدر اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو
کھلاوے تو بہتر ہی اور ولیمہ اوسی کھانے کو کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو پھر نکاح سے پہلے کھانا
کرنا لغو اور اسراف ہی سنت کے خلاف اخرج الشیخان عن انس قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم علیہا الحیس
ترجمہ مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اونسے
اور ٹھہرایا اونکا آزاد کرنا مہر اونکا اور کھانا دیا اونپر حیس **ف** حیس کھانا
ہوتا ہی جیسے حلوا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو دستور ہی کہ کھانا تب ہی کھلاتے
جب سب برادری کے لائق ہو اور نہین تو نہین سو یہ رسم بیہودہ ہی

فرمایا آدھا اوقیہ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے یہان کے حساب سے ایک سو چالیس روپیہ کچھ کم وبیش ہوتے ہین تو اور مسلمانون کی عورتون کا تو چاہیے اوسسے کم ہو اور نہین تو اسقدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود بیمقدوری کے فضول ہے اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگر کچھ بہتر اور ثواب ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج کا اور بیٹیون کا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا اخرج احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی عن عمر بن الخطاب قال الا لاتغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من اثنی عشرۃ اوقیۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا کہ عمر خطاب کے بیٹے نے فرمایا کہ خبردار ہو زیادہ نہ ٹھہراؤ مہر عورتون کا اسواسطے کہ اگر اسمین بزرگی ہوتی دنیا مین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لائق تھے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مین سے کسیکا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسیکا بارہ اوقیہ سے زیادہ **پر** پیغمبر دنیا مین بھی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہین اور اللہ کے نزدیک بھی پرہیزگاری مین اور خوبی مین سب سے زیادہ اونکا مرتبہ ہوتا ہے بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تھے سو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین کچھ دنیا مین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھ خوبی ہوتی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیون کا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر کرتے کہ وہ سارے جہان سے زیادہ دنیا مین بھی بزرگ تھے اور اللہ کے نزدیک بھی بڑے متقی و پرہیزگار تھے سو اونھون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی نہین پھر اور لوگ تو نہ ایسی دنیا کی راہ سے بزرگ ہین اور نہ اللہ کے نزدیک ویسے متقی ہین تو اونکو تو چاہیے اوسسے کم کرین اور بارہ اوقیہ کے وہی ایک سو چالیس روپیہ سے کچھ کم ہوتے ہین اور حضرت فاطمہ کا مہر چار سو درہم تھا کہ اوسکے ایک سو پندرہ روپیہ کم وبیش ہوتے ہین پھر اور کسیکی عورتین حضرت کی ازواج سے اور کسیکی بیٹیان حضرت کی بیٹیون سے افضل نہین نہ دنیا کی راہ سے نہ آخرت کی راہ سے جو انکا مہر اوسسے زیادہ ہو اور حضرت ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کام سمجھنا بھی کفر ہی قال اللہ تبارک وتعالی ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین اور بیجا نہ اوڑاؤ اوسکو خوش نہین اور اڑانے والے ف مال کا بیجا خرچنا حرام ہی اور جو شخص بیجا خرچ کرے وہ اللہ کو بُرا معلوم ہوتا ہی پھر اوس کام کو قبول کرنا یا اوسمین ثواب ملنا یا اوس کام مین برکت ہونا تو کیا امکان ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ بیجا خرچ ہو بھانڈ بھگتیون رنڈیون بھڑوون کو ملے تاشہ نواز نقارچیون کو دیا جاوے اور سہرے رہکے جورے آتشبازی آرائش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہو جاتے ہین پھر اوس کام مین برکت نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہی پھر اوس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی وہ بھی اکثر بدہی ہوتی ہی اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ قالت قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ الیسرہ مؤنۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا وہ نکاح ہی جو سہل ہو تکلیف مین ف یعنی جس نکاح مین اسباب جمع کرنے مین تکلیف نہو اور عورت تھوڑے مہر پر راضی ہو جاوے اوس نکاح مین برکت ہوتی ہی تو جسقدر تکلیف اسباب کی زیادہ اوسیقدر برکت کم اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو تو برکت ہی نہین بلکہ نحوست ہی اور ایک اور کمبختی ہی کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب سے مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ نہین رکھتے حالانکہ اگر مہر ادا کرے تو بہتر ہی اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض ہین ویسا ہی یہ بھی قرض ہی کچھ فرق نہین بلکہ عورت کے رشتہ دار اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نکر لیگا مرنے کے بعد اسکے ترکہ سے لینگے تو وہ مرنا اسکا پہلے چیت لیتے ہین اور پھر مرنے کے بعد ترکہ سب اوسکے مہر مین جاتا ہی اور رشتہ مند محروم رہتے ہین تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود ہو جاتا ہی

اخرج مسلم عن ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت کان صداقہ ازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونشا قالت اتدری ما النش قال لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسمائۃ درہم ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا بی بی عائشہؓ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمایا کہ مہر اونکی بی بیون کا ساڑھا بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچھا تو جانتا ہی کیا ہوتا ہی نش کہا نہین

بکھیر کر مقرر بجا اور اڑانے والے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہی ف یعنی مال
اللہ کی نعمت ہی کہ اسکے سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہی اور مسلمانون کو فایدہ پہونچتا ہی دین کو
مضبوطی ہوتی ہی سو اللہ تعالی آدمیون کو مال دیتا ہی سو اسطے کہ اللہ کی مرضی کی جگہ خرچ ہو اور یہی مال کا
شکر ہی اور شیطان چاہتا ہی کہ مال رائگان بیکار خرچ ہو تاکہ آدمی سے اللہ ناراض ہو اور مال بیجا خرچنا
ناشکری ہی تو شیطان خود ناشکرا ہی وہ یہی چاہتا ہی کہ آدمی بھی ناشکر ہو جاوے سو جو لوگ مال بیجا
خرچتے ہین نام ونشان کے واسطے یہ سب شیطان کے بھائی ہین کہ شیطان کے کہنے کے موافق مال
خرچتے ہین سو فرمایا کہ مال بیجا خرچ کر کے خراب نکرو اور شیطان کے بھائی مت بنو تو اس آیت سے معلوم ہوا
کہ یہ جو لوگ شادی سے پہلے کھانا کرتے ہین اور نوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ میں اور ناچ راگ مین
نقارے تاشون مین آتشبازی آرائش پھول کھٹولون مین روشنی مین اور لڑکی والے برادری کے
جوڑون مین پیسا خرچتے ہین سو یہ سب شیطان کے بھائی ہین خدا کے ناشکر پھر بعضون کو یہانتک
نوبت پہونچتی ہی کہ سودی قرض لے کر ان خرافاتون مین خرچتے ہین پھر اوسکا ادا کرنا مشکل پڑتا ہی اور سود
لینا اور دینا دونون حرام ہین برابر یہ اور ایک حرام ہوتا ہی یک نشد دو شد اور بعضون کی یہ نوبت پہونچی ہی کہ بیاہ
برات کے واسطے لوگون سے بھیک مانگتے ہین اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہی چنانچہ مسئلہ ہی کہ اگر
آدمی بھوکا ہو مرنے کے قریب اور وہان پر مرا ہوا مردار جانور جیسے گوایا کتا پڑا ہو تو بعضے علمانے لکھا ہی کہ
اوس مردار کو کھالے اور سوال نکرے پھر ان خرافاتون کے واسطے سوال کرنا تو کیونکر جایز ہو اور علاوہ
اسکے ان خرافات سے وہ عزت حاصل نہین جو اوس سوال سے ذلت ہی اور بعضون کے نزدیک ایسے
مانگنے والے کو دینا بھی حرام ہی تو دینے والا اور مانگنے والا دونو گناہ مین پڑے بلکہ مانگنے والے کو ایک یہ گناہ کہ
سوال کیا دوسرا یہ گناہ کہ اوس دینے والے کو گناہ مین پھنسایا کہ اوسنے اوسکو دیا یہ اگر نہ مانگتا تو وہ
اس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا تیسرا یہ کہ اس پیسے کو بیجا خرچ کیا تو اوسکے حق مین تین حرام جمع ہوئے
صرف شیطان کے بھائیون کی خوشی کے واسطے اللہ کی ناخوشی اختیار کی پھر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر
خیال کرتے ہین کہ ایسی جگہ خرچون مین بھی اور لوگون کو فایدہ ہوتا ہی تو یہ بھی ایک فیض ہی اسکا بھی کچھ ثواب
ہوگا سو یہ بات غلط ہی اس برادری کو ایسا کھانا دینے مین کسیکو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہی اور گناہ کے
کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہی اور موجب گناہ کے کام کو ثواب کا

ضرور کرین تیسرے اوس شخص کی پوشاک نارنجی یا سرخ یا زری تاش بادلے کی ہو چوتھے یہ کہ ناچ
راگ مع باجے کے ہو پانچوین نقارے روشن چوکی تاشے ڈھول ہون چھٹے آتشبازی ہوا نارو
ٹٹیان وغیرہ ساتوین آرائش پھول کھٹولے مٹکیان گھڑے وغیرہ آٹھوین روشنی بہت سی
پنجشاخے او مشعلین اور ٹٹی نوین لڑکی کی طرف سے جوڑے بہت سے شوہر کے طرف والے
رشتہ مندون کے واسطے دسوین یہ کہ شادی کی شب مین اوس مرد کا لڑکی کے گھر مین جانا پھر وہان
جلوہ اور آرسی مصحف اور ٹونے وغیرہ ضرور ہون گیارھوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا بارھوین شادی کے
چوتھے روز شوہر کا اوس عورت کے گھر جانا اور چوتھی کھیلنا تیرھوین بعضون کے یہان کنگنا
باندھنا ہاتھ مین مرد و عورت دونون کے دستور ہی چودھوین سہرا باندھنا پھر ان رسمون مین
بعضی کفر کی رسمین ہین کہ لوگون نے ہندوون سے سیکھین ہین مثلا کنگنا باندھنا اور سہرا بجاے
مور کے اور بعضی رسمین بنفسہ حرام ہین کہ جو اوسکو اچھا جانے اور اوس سے خوش ہو وہ کافر ہی
مسلمان نہین جیسے ناچ اور بعضی حرام و مکروہ تحریمی ہین جیسے مرد کی پوشاک سرخ و زری وغیرہ کی
اور نقارے ڈھول اور تاشے اور آتشبازی اور مرد کا گھر مین بیگانی عورتون مین جانا کہ وہ اون
عورتون کو دیکھتا ہی اور وہ عورتین اوسکو دیکھتی ہین پھر اون عورتون کے ساتھ کھیلنا اور بھی زیادہ
حرام ہی اور بعضے کام خلاف سنت ہین بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور آرائش
وغیرہ اور چوتھی اور مہر کا زیادہ مقرر کرنا پھر ان سب رسمون کو لوگ لوازمات نکاح سے سمجھتے ہین کہ بغیر
ان رسوم کے نکاح بے حقیقت اونکی دانست مین ہوتا ہی حالانکہ صرف نکاح مین دو گواہون کے سامنے
ایجاب و قبول اور کچھ تقرر مہر کا چاہیے سو اسکے سوا ان لوگون نے یہ رسوم بھی نکاح مین داخل کین تو اس
راہ سے یہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ لوگون نے مفت مین بدعت کو سنت مین ملا کر ایک
ٹھہرا لیا اور علاوہ اسکے ان رسمون مین مال خرچنا ہوتا ہی محض بیجا ہی کہ اس سے دین کا فائدہ تو کیا
ہوتا ہی دنیا کا فائدہ بھی کچھ نہین اور مال بیجا خرچنا حرام ہی سو بدعتون کا حال اور رسمون کی برائیون
کا حال پہلے معلوم ہو چکا اب اس مقام پر بیجا خرچ کرنے اور مہر زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا
دینے کا حال سنا چاہیے قال اللہ تبارک وتعالی ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
وکان الشیطان لربہ کفورا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بنی اسرائیل مین کہ اور بیجا مت خرچ کرو

کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے کہ مالک تمھارا اللہ ہی ہے ف یعنی غلام اپنے میان کو رب یا اپنا مالک نہ کہے اسواسطے کہ میان اور غلام سبکا مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اوسکے بندے ہین پھر جب یہ حکم اصلی میان اور غلام کے واسطے ٹھہرا تو جھوٹے موٹھے لوگون کو بندہ پرور بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض بیہودہ ہے اخرج فی شرح السنۃ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتقولوا ماشاء اللہ وشاء محمد وقولوا ماشاء اللہ وحدہ

ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسا ہی ہوگا یا یون کہنا کہ خدا کے کرنے سے ہوگا یا تمھارے کرنے سے ہوگا شرک کا کلام ہے اخرج ابوداؤد عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتقولوا للمنافق سیدا فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو منافق کو سردار کہ اگر اوسکو سردار ٹھہرایا تو البتہ بہت ناخوش کیا تمنے اپنے رب کو ف یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اوسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہے پھر یہ جو لوگ کافرون کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمان کو عرضیان لکھا کرتے ہین پھر اوسمین اوسکو غریب پرور اور حاکم عادل ومنصف زمان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہین اور کہا کرتے ہین سو ایسے الفاظ اوسکے واسطے موجب نارضامندی اللہ کے ہین اللہ تعالی سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دے چوتھی رسم المغالات فی المہور والاسراف فی الولائم ہے یعنی مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادیون مین سو یہ رسم سب لوگون مین رائج ہے ہر چند نکاح سے متعلق رسمین بہت ہین اور ہر ملک مین ہر فرقے کی جدی جدی رسمین ہین مگر کئی رسمین ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رائج ہین اور اونکا چھوڑنا لوگون پر دشوار ہے اوّل یہ کہ شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرتے ہین دوسرے یہ کہ اگرچہ برات اوسی شہر مین بلکہ اوسی محلہ مین ہو مگر لڑکے کے طرف والے کھانا برادری کا اور جو لوگ نکاح مین جمع ہون اونکے واسطے

چوتھی رسم زیادہ مہر مقرر کرنے اور بیجا خرچ کرنے کے بیان مین

اور دنیا و عاقبت دونون سے کھو دیا پھر یہ جو خوشامدی لوگ بزرگون کے یا بڑے آدمیون کے
پاس بیٹھکر اونکی جھوٹی جھوٹی تعریفین کرتے چلے جاتے ہین تو یہ اوسکے دشمن ہین دوست
نہین کہ جھوٹ بول کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہین اور اوسکو مغرور کر دیتے ہین کہ وہ احمق اپنے
آپ کو بھی ویسا ہی جانتا ہی اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واھتز لہ العرش ترجمہ مشکوۃ کے
باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تعریف کیجاوے کسی بدکار کی غضب پر ہوجاتا ہی خدا تعالی
اور کانپ جاتا ہی اوسکے سبب عرش ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ ڈاڑھی
منڈے بے نماز تارک زکوۃ و حج و روزہ شرابی زناکار یاراگ باجے کو عبادت سمجھنے والے
اور قبرون کے پوجنے والون کی تعریفین کرتے ہین پھر کوئی قصیدہ کہتا ہی کوئی رباعیان بناتا ہی
کوئی نثر ہی لکھتا ہی کوئی ویسے ہی سامنے خوشامد کرتا ہی سو یہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہین
اور اونکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہی اور زلزلہ مین آجاتا ہی پھر جو کوئی کسی
کا فرکی تعریف اور مدح کرے اوسکا تو کیا ذکر ہی اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامۃ واخبثہ کان یسمی ملک الاملاک ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت غصہ اوس آدمی پر ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اور نہایت
خبیث ہی وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہون کا بادشاہ ف یعنی جو شخص ملک الاملاک شاہنشاہ
جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ نہایت بڑا خبیث ہی اور خدا کا غضب اوسکے اوپر قیامت کو نہایت
ہوگا پھر جو شخص اوسکو یہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الٰہی ہی اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی
روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین
لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک روایت یون ہی

زیادہ زیادہ تعریفین کرتے ہین سو یہ سب نصاریٰ کے رویہ پر چلتے ہین ادب کے طریقہ سے باہر اخرج مسلم
عن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی
وجوہہم التراب ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفین کرنے والون کو تو بھر دو اونکے مونہون
مین خاک ف یعنی جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفون مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہین تو خود
بھی دیدہ ودانستہ جھوٹ بولتے ہین اور جسکی تعریف کرتے ہین وہ بھی مغرور ہوجاتا ہی پھر ایسے شخص کو
کچھ دینا تو کیا چاہیے بلکہ ایسے شخص کے مُنھ مین خاک بھر دے تاکہ پھر ایسی حرکت نکرے اخرج الشیخان
عن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق
اخیک ثلثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا
یزکی علی اللہ احدا ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابی بکرۃؓ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے تو تین دفع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن کاٹی
اپنے بھائی کی جسکو تم مین سے کسیکی تعریف کرنا ہو خواہ مخواہ تو چاہیے کہ اتنا کہے کہ مین محبت
رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اوسکا حال خوب جانتا ہی اگر خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہی
اور تعریف نکرے اللہ پر کسیکی ف یعنی حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہی کہ یہ شخص
برا ہی یا اچھا ہی یا جیسا اسکا ظاہر ہی ویسا ہی باطن بھی ہی یا ظاہر اور ہی اور باطن اور ہی یا انجام
اسکا نیک ہی یا بد ہی پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکھتا ہی سو اوسکے بموجب اوسکی تعریف
کرتا ہی پھر اگر کسیکی تعریف کی فلانا شخص بہت خوب بڑا عابد زاہد جواد سخی ہی اور حقیقت مین
وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نتھا تو اس تعریف کرنے والے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف
حکم کیا کہ جسکو اللہ بُرا جانتا تھا اُسنے اوسکو اچھا ٹھہرایا سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی
دانست مین نیک جانتا ہو اور اوسکی تعریف کرنی منظور ہو تو اسیقدر کہے کہ مین فلانے شخص
کو دوست رکھتا ہون اصل حقیقت اوسکی اللہ ہی جانے پھر جو شخص بغیر جانے کسیکی تعریف
کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا اوسنے اوسکی گردن ماری کہ اوسکو مغرور کردیا

ہوا اس حدیث سے کہ کسی بڑے آدمی کے واسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوتا ہی اخرج ابوداؤد عن مطرف
بن عبداللہ بن شخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلنا انت
سیدنا فقال السید ہو اللہ فقلنا وافضلنا فضلاً واعظمنا طولاً فقال قولوا قولکم او بعض قولکم
ولا یستجبینکم الشیطان ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے
نقل کیا کہ مین آیا بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر ہمنے کہا
کہ تم ہمارے سردار ہو تو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی ہی پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی
ہو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہین بے ادب نکردے شیطان
ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولا کرو اور جو بشر کی سی تعریف ہو اور سچی ہو
تو اوسکا مضایقہ نہین مگر اوسمین بھی اختصار ہی کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بزرگون کی
یا بڑے آدمیون کی تعریف مین کہا کرتے ہین کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو
معبود ہو غریب پرور ہو قاضی القضاۃ ہو تو ایسی لفظین کسیکے واسطے کہنا درست نہین اخرج الشیخان
عن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم
فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو حد سے زیادہ مت
بڑھاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کو نصاری نے بڑھایا سو مین تو اوسکا بندہ ہون یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور
اوسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجکو بخشے ہین سو بیان کرو سو رسول کہنے مین
سب آگئین اسواسطے کہ بشر کے حق مین پیغمبری سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مرتبے اوس سے
نیچے ہین آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہی اور بندہ رہتا ہی اور بندہ ہونا بھی اوسکو فخر ہی کچھ اوسمین
خدائی کی شان نہین آجاتی ہی اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو ایسی باتین کسی بندہ کے
حق مین نہ کہنا چاہیے کہ نصاری ایسی ہی باتین حضرت عیسےٰ کے حق مین کہکر کافر ہو گئے اور اللہ کی
درگاہ سے راندہ گئے سو اسلیے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نہ چلو
اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ کی طرح کہین مردود نہو جاؤ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ پیرون اور بزرگون اور بڑے آدمیون کی نظم و نثر مین یا گفتگو مین

نہین درست پھر کافر اور منافق کے واسطے تو بدرجہ اولی یہ کام منع ہی اخرج الترمذی عن انس قال
لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون
من کراہتہ لذلک ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا
کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابون کے نزدیک اور
اصحاب جب دیکھتے تھے حضرتؐ کو تو کھڑے نہین ہو جاتے تھے اسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت کی
اسمین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکی تعظیم کے واسطے کھڑے
ہو جانے سے ناخوش ہوتے تھے تو یہی بات سمجھکر اصحاب بھی حضرتؐ کو آتے ہوئے دیکھکر کھڑے نہین
ہو جاتے تھے پھر جو بات حضرت کو بری لگتی ہو اوس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور برخلاف
عادت اصحاب کے کیون رسم جاری کرے مگر ہان جگہ خالی کرنے کے واسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے
لیئے اوٹھنا اور بات ہی صرف اوٹھکھڑے ہونے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہی اخرج الترمذی وابوداؤد
عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ
مقعدہ من النار ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ معاویہ نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح
کھڑے رہین لوگ اوسکے روبرو سو ٹھہراوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین ف یعنی جو شخص چاہے کہ اوسکے
روبرو لوگ ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ ادھر ادھر دیکھین بلکہ تصویر کیطرح
بنجاوین سو وہ شخص دوزخی ہی تو معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کے واسطے اوسکے روبرو ادب سے کھڑے
رہنا درست نہین اور جسکو یہ پسند ہو وہ دوزخی ہی اخرج ابوداؤد عن ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متکأ علی عصی فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہم بعضا ترجمہ
مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ٹیکی لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہو گئے اونکی تعظیم کے لیے سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہو جایا کرو جیسے
کھڑے ہو جاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہی بعضا بعضے کو ف عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکھکر اونکی
تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ اب بھی اُن ملکون مین یہی معمول ہی سو حضرت نے اس کھڑے
ہو جانے سے منع فرمایا جیسا پہلے ترمذی کی حدیث سے کسیکی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑے ہونا منع معلوم

تو کچھ بھی تعظیم نچاہیے بلکہ اوسکی تحقیر اور اہانت چاہیے قال اللہ تعالی المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ برات مین کہ ایمان والے مرد اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین ف اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے کچھ فائدہ پہونچے تو اوسکو یون سمجھے کہ اصل فائدہ پہونچانے والا اللہ ہی ہے مسلمان صرف مددگار تھا دوست کہ بسبب دوستی اسنے بھی مدد کی پھر اوسکو خداوند خدا ایگان فیاض زمان مالک اصل فیضرسان غریب پرور سمجھنا یا کہنا اوسکی شکرگذاری مین سر جھکا کر اوسکو سلام و مجرا کرنا تو کیا ذکر ہی پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا ہو یا میان ہو کسیکے واسطے نہین درست پھر جب مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کے واسطے ایسے کام کرنا درست نہون اور اوسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑھانا چاہیے تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان سے محکوم اور رعایا اور نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی بُرا ہے قال اللہ تعالی انما المومنون اخوۃ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ مسلمان تو سب بھائی ہین ف تو جو شخص مسلمانی کے کامون مین بڑا ہے وہ ایسا ہے جیسا بڑا بھائی اور جو مسلمانی کے کامون مین پیچھے ہے وہ ایسا ہے جیسا چھوٹا بھائی اور جو مسلمان نہین وہ بھائی نہین پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر خواہ حاکم اسپر خواہ مولوی متقی ہو خواہ مشائخ و پیر خواہ دیندار ہو خواہ فقیر بھائی سے زیادہ مرتبہ کسیکا بھی نہین پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گدھے کتے کو جانتے ہین یا چوڑھے چمار کو سمجھتے ہین اخرج الترمذی عن انس قال قال رجل یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذہ ویصافحہ قال نعم ترجمہ مشکوۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہے دوسرے مسلمان سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے اوسکے لیے فرمایا نہ پوچھا کہ بھلا پھر لپٹ جاوے اوسکو اور چومے اوسکو فرمایا نہ پوچھا بھلا پھر کیا پکڑے اوسکو اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا ہان ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات ہو تو سوا مصافحہ کے اوسکو جھک کر سلام کرنا اور لپٹ جانا اور اوسکے ہاتھ کو یا پانون کو یا پیٹھ کو بوسہ دینا

پالنے والا ساری خلقت کا حق حق انصاف کرنے والا عالم غیب کا وہی ہے پھر اور کسیکے سلام مین جھکنا
اور کسیکے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا اور کسیکو مالک الملک شاہنشاہ کہنا یا لکھنا اور کسیکو بندہ
کہنا غریب پرور عادل زمان روشن ضمیر کہنا یا لکھنا مثلاً یا آپکو کسیکا بندہ پرستار کہنا اور کسیکو خداوند
خدایگان قبلہ و کعبہ دو جہان کہنا خدا کی بے ادبی ہے پھر اب تو یہانتک نوبت پہونچی کہ لوگ کافرون کو اور
فاسقون کو ایسے الفاظ کہنے لگے اور لکھنے لگے اور نہایت جھک جھک کر سلام کرنے لگے یا مثلاً یون سمجھنا
کہ چھوٹے اگر بڑون سے سلام علیکم کہین تو بے ادبی ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین بے ادبی
ہوئی اسواسطے کہ السلام علیکم کہنا اونکی سنت ہے تو اس سنت کو معاذ اللہ بے ادبی سمجھنا تو اس سے ایمان ہی
سلامت نرہا پھر اسیطرح اور ہزارون باتین رائج ہین جیسے کسیکو لکھنا کہ بعد اداے آداب عبودیت و بندگی
یا آپکا خط کالوحی من السمار یا حکم قضا توام آیا یا آپ ضمیر آگاہ ہین آپ پر سب کچھ روشن ہے اور تم مالک ہو
چاہو سو کرو مین غلامان غلام ہون فدوی خیر خواہ ہون یا کسیکو دیکھکر اوٹھکھڑے ہونا یا کسیکے پانون پر
گر پڑنا یا پانون چومنا قدم چھونا یا نظم و نثر مین کسیکو جھوٹی جھوٹی تعریفین لکھنا یہ سب باتین ہیودہ
ہین قرآن و حدیث سے ممنوع مسلمان کو چاہیے کہ ان سب باتون کو ترک کرے سیدھا سچا رو سیا
اختیار کرے اور جو شخص جس مرتبہ کا ہو اوس مرتبہ سے زیادہ اوسکو نہ بڑھاوے قال اللہ تبارک و تعالی
فان تابوا واقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برأت مین
کہ پھر اگر توبہ کرین اور قایم کرین نماز اور دیتے رہین زکوۃ تو تمھارے بھائی ہین حکم شرع مین وقت اس
آیت مین مسلمانون کو حکم ہے کہ جو آدمی بُرے کامون سے توبہ کرے اور باز آوے اور نماز پر قائم ہو اور زکوۃ
دیتا ہو اوسکو اپنا بھائی جانو یعنے اوسکے ساتھ ایسا معاملہ کرو جیسے بھائیون سے معاملہ کرتے ہین نہایت یہ
کہ اگر وہ نہایت متقی و پرہیزگار ہو تو اوسکو ایسا جانے کہ جیسا بڑا بھائی اور بھائیون سے ایسا معاملہ ہو اگرتا ہے
کہ اونکو نہ کوئی سجدہ کرے نہ ہاتھ باندھکر اونکے سامنے کھڑا ہو نہ کوئی رکوع کرے نہ مالک الملک شاہنشاہ
قبلۂ عالم جہان پناہ غریب پرور کہے اور نہ آپ کو اوسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اوسکے واسطے بندگی چاہیے
بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے اور ملے تو مصافحہ کرے اور کہین سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے پھر قدم چھونا
اور پانون پر گرنا اسکے خلاف ہے اور یہ بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا ترک نماز ہو
یا زکوۃ نہ دیتا ہو تو اوسکو اپنے بھائی کے برابر بھی نہ جاننا چاہیے گو کہ حقیقی بھائی ہو پھر کافر و فاسق کے واسطے

انبیاء اولیا کو حقیر سمجھتا ہی اور طرفہ بات یہ ہی کہ لوگ غلام لونڈی ہونے کو اور اہل پیشہ کو حقیر تو سمجھتے ہین
مگر جب غلام لونڈی یا دھنیے جولاہے چوڑھے چمار غرضکہ کوئی قوم ہو اوسکے پاس جب روپیا پیسا بہت
ہوجاوے یا حکومت کہین کی ملجاوے پھر نہ کوئی اوسکے غلام ہونے پر طعن کرتا ہی نہ کوئی اوسکے باپ
دادے کے پیشہ کو برا کہتا ہی اور مفلس ہو تو اوسمین ہزارون عیب نکالنے کو موجود ہوجاتے ہین حالانکہ جتنے
دنیا مین آدمی ہین میان اور غلام اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور رعایا اور زمیندار اور چوڑھے اور
چمار سب ایک باپ حضرت آدم اور ایک مان حضرت حوا کی اولاد ہین پھر ایک کو دوسرے پر ذات پات کی برائی
اور شیخی کا ہیکی لگی اور آدمی اگر آپ بزرگون کی وضع کے خلاف ہو پھر بزرگون کا ذکر کرے اور اون بزرگون پر
فخر کرے تو از بس بیغیرت اور بیحیا ہی چنانچہ اس مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا مثنوی

آپ تو فضل و ہنر سے ہین بری	نام لین اجداد کا پر گھر ہری	فخر سے کرتا ہی کوئی یون بیان	تھے مرے دادا جو حضرت تھے فلان
کوئی کہتا پیرزادہ ہون قدیم	خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا کلیم	قاضی زادہ کوئی کہتا آپکو	کوئی بتلاتا ہی مفتی باپ کو
مولوی صاحب رہے مشہور عام	کوئی کہتا ہی چچا میرے کا نام	کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان	صدق کی پروا نہین اوسمین عیان
کوئی خارونی یہ ہی نازان بشر	باطل و حقین نہین فارق مگر	کوئی ذی النورین پر مغرور ہی	خود سخا و حلم سے بے نور ہی
کوئی لیتا حیدر و زہرا کا نام	زہد و تقوی سے نہین کچھ واسکو کام	ہی کسیکو قادری ہونی پہ ضبط	گو کہ اوسکو کچھ نہین قادر سے ربط
خود معین الدین نہین تھے بے نیاز	پر معین الدین چشتی پر ہی ناز	نقشبندی پر ہی کوئی نقشبند	بند ہی ہر نقش کا پر خود پسند
ہی عوارف سے نہ کچھ عارف مگر	ناز کرتا سہروردی نام پر	نام سے انکے فقط تو شاد ہین	صورت و سیرت سے گو آزاد ہین
باپ ایک جاہل کا ہو فاضل بھلا	فضل سے اوسکے اسے پھر کیا ملا	زشت رو سے نازکب ہو یہ پسند	حسن بتلاوے اگر ماں کا دو چند
آتش روشن کا ہی یہ دود ننگ	گرچہ ہی آتش سے پیدا بیدرنگ		

ہر چند اسکے جزئیات بہت ہین مگر خوف ملالت طبع سامع
طوالت سے مانع ہی لہذا اسیقدر پر کفایت کی عقلمند کو اسقدر بھی سمجھ کے واسطے کافی ہی اب معلوم کیا چاہیے کہ
تیسری رسم افراط التعظیم فیما بینہم ہی یعنی آپسمین ایک دوسرے کی تعظیم زیادہ کرنا کہ یہ رسم نہایت
کثرت سے رائج ہی اور اوسکی برائی خیال مین نہین آتی حالانکہ بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ اونکے کرنے سے
خدا کی بے ادبی ہوتی ہی یا پیغمبر پر طعن ہوتا ہی مثلاً سجدہ خدا کے واسطے مقرر ہی پھر اور کسیکو سجدہ کرنا خدا کی
بے ادبی ہی یا مثلاً رکوع کرنا اور ہاتھ باندھکر چپ چاپ کھڑے رہنا نماز مین خدا کے واسطے مقرر ہی اور سارے
جہان کا پیدا کرنے والا بادشاہون کا بادشاہ وہی ہی بندگی عبادت کرنا اوسیکو چاہیے اور غریبون کا

وسلم الناس کلھم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملاہ لیس لاحد فضل
الا بدین و تقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ ذاتین تمھاری اسواسطے نہین ہین کہ اورون کو برا کہو تم سب اولاد ہو آدمؑ کی نقصان
مین ایک دوسرے کے برابر کسیکو دوسرے پر بڑائی نہین مگر دینداری پرہیزگاری کی کفایت
کرتا ہی آدمی کو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا ف یعنی کسیکا نسب برا نہین جو اوسپر طعن کیجیے
اور کسیکا نسب افضل نہین جو وہ اپنے آپکو افضل اور بڑا جانے سب حضرت آدمؑ کی
اولاد ہین اگر ایک مین کچھ نقصان ہی تو دوسرے مین بھی وہی نقصان ہی مگر ہان جو لوگ
دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ برے ہین پھر
کسی قوم مین ہون اس مقام پر یاد رہے کہ لوگ دو باتون پر اکثر طعن کرتے ہین ایک
کسیکے اگلی پشت مین اگر کوئی غلام تھا یا کسیکی نانی دادی اگر لونڈی تھی تو اوسپر طعن کرتے
ہین اور ذلیل وحقیر جانتے ہین اور اپنا فخر کرتے ہین سو یہ بات محض بیہودہ ہی اسواسطے کہ
ایکمرتبہ حضرت یوسفؑ کو لوگون نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تھے اور پھر ایکبار اونھین کے
وقت مین محط پڑا سات برس تک اوسوقت مین ساری مخلوق ایک دوسرے کے ہاتھ بک
گئی تھی اور ایک دوسرے کا غلام ہوگیا تھا اوسکے دادے سکڑدادے غلام ہوچکے ہین اور علاوہ اسکے
حضرت اسمعیلؑ پیغمبر کی ماں بی بی ہاجرہ باندی تھین سو اونھین کی اولاد مین تمام قریش ہین اور بی بی
شہربانو بھی حضرت امام حسینؑ کی زوجہ ایسی ہی آئی تھین جہاد مین پکڑی ہوئی پھر جو کوئی کسیکے غلام
ہونے پر طعن کرے وہ گویا اپنے بزرگون پر طعن کرتا ہی اور دوسرے طعن کا سبب پیشہ ہوتا ہی کہ بعضے
پیشہ والون پر لوگ طعن کرتے ہین اور پہلے معلوم ہوچکا کہ حضرت آدم علیہ السلام کپڑا بنتے کھیتی کرتے تھے
تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب طعن کرے اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجھے وہ گویا حضرت آدم کے پیشہ کو
حقیر بتاتا ہی اور جو کوئی تجارت کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود وصالح کے پیشہ کو حقیر جانتا ہی اور جو
کوئی درزی کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر جانتا ہی غرضکہ اسیطرح بڑھئی اور
لوہار اور خشت پزی اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا اولیا سے ہین ان پیشون کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ

وفاجر شقی کلہم بنو آدم وآدم من تراب ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ لوگون کو چاہیے کہ باز آوین مرے ہوے باپ دادون پر فخر کرنے سے کہ وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا ہو جاینگے ناکارے زیادہ اللہ کے نزدیک گبروری سے جو لڑھکاتا ہی گوبر اپنی ناک سے اللہ نے تو دور کی نخوت تمسے کفر کے وقت کی اور دور کیا باپ دادون پر فخر کرنا آدمی یا تو مومن متقی پرہیزگار ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدمؑ کی اولاد ہین اور آدم ہی مٹی سے پیدا ف یعنی اصل مین سب آدمی ہی سے پیدا ہوے ہین پھر اونکو غرور وتکبر کیون چاہیے اور علاوہ اسکے سب کے سب ایک باپ حضرت آدمؑ کی اولاد ہین برابر کے بھائی پھر ایک کو دوسرے پر فخر کرنا بیجا ہی اور اس بات پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تھا یہ بھی بیہودہ ہی اسواسطے کہ باپ دادون مین کچھ لوگ اگلے کافر بھی گذرے کہ وہ دوزخ کے کوئلے تھے پھر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہی بلکہ ایسے باپ دادون کا نام لینا موجب ہتک اور عار کا ہی سو حضرت نے فرمایا کہ لوگون کو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک ایسے حقیر بیقدر ہو جاوینگے جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑھکاتا پھرتا ہی سو لوگ جانتے ہین کہ ہم اپنی بڑائی کرنے سے کچھ بڑے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بیقدر اور ذلیل ہوتے جاتے ہین اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کافرون کی رسم ہی کہ اللہ نے اس دین سے اسکو دور کیا اور مسلمان کو اس سے منع کیا اب وہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا پرہیزگار یا کمبخت ہوگا گنہگار سو مومن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہی اور گنہگار کے لیے بدکاری کی کمبختی بس ہی اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسب المال والکرم التقوی ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ سمرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ٹھہرا اور کرم تقوی ہی ف یعنی کرم اور بزرگی جو ہی سو تقوی ہی اور پرہیزگاری ہی جو پرہیزگار ہو سو بزرگ ہی کسی ذات کا ہو اور جسمین تقوی نہین وہ بزرگ اور بڑا نہین کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہی سو مال ہی اگر آدمی مالدار ہو پھر اوسکی کوئی ذات پات نہین پوچھتا اور محتاج مین عیب نکالتے ہین اخرج احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای الناس اکرم قالوا اکرمہم عند اللہ اتقٰہم قالوا لیس عن ہذا نسالک قال
فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ہذا نسالک قال فعن
معادن العرب تسالونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا اتر جمہ
مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا
گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہی فرمایا کہ سب سے بزرگ
اللہ کے نزدیک زیادہ وہ ہی جو پرہیزگار زیادہ ہی لوگون نے عرض کیا ہم یہ بات آپ سے نہین پوچھتے
فرمایا جو سب آدمیون سے زیادہ بزرگ یوسف ہی اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی یعنی یعقوب بیٹے اللہ کے
نبی یعنی اسحاق بیٹے اللہ کے نبی خلیل اللہ کے یعنے ابراہیم کے عرض کیا ہم یہ بھی نہین پوچھتے تو فرمایا
کہ عرب کی جڑ کا حال پوچھتے ہو عرض کیا ہان فرمایا کہ جو شخص کہ کفر کی حالت مین اچھا تھا وہ
اسلام کی بھی حالت مین اچھا ہی جب واقف ہوجاوے مسئلون کا **اف** یعنی آدمی مین بڑائی
یہی ہی یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو خصوصاً پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ خود پیغمبر حضرت
یعقوب اونکے باپ پیغمبر حضرت اسحاق اونکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اونکے باپ پیغمبر
یا آدمی اپنے عادات واخلاق مین نیک ہو مسائل کا عالم غرضکہ بڑائی آدمی مین علم کی اور
پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہی سوا اسکے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور
فخر کرنا محض نادانی ہی اخرج مسلم عن عیاض ابن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد اتر جمہ
مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجکو کہ عزیزی عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی پر اور نہ بڑائی کرے ایک
ایک پر **ف** یعنی آدمی ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوے پھر مرکر آخر سبکو خاک مین ملنا ہی اور اصل مین
بھی خاک سے ہی پیدا ہوے پھر ایک دوسرے پر فخر اور اپنے باپ دادے کی اور اپنے قوم کی بڑائی کرنا عبث ہی
بلکہ عجز وانکسار جسقدر ہوسکے اوسقدر بہتر ہی اخرج الترمذی وابوداود عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم قال لینتہین اقوام تفخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم اولیکونن اہون علی اللہ
من الجعل الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عیبۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالاباء انما ہو مومن تقی

یعنی دنیا و آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہی ذات پات کام نہین آتی کیسے ہی ذات پات کا بڑا ہو
عالی خاندان اور کام بُرے ہون کوڑی کے کام کا نہین اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر دونون ہر بابی کارگزار
ہو سبکو عزیز حضرت بلالؓ باوجودیکہ غلام تھے مگر کام کے سبب اللہ کے یہان مقبول ٹھہرے اور ابوجہل باوجودیکہ
قوم مین نجیب تھا مگر ناکارگی کے سبب بُرا ٹھہرا بلال کی کم ذاتی نے شرف نکالا اور ابوجہل کی نجابت و شرافت
پیش نگئی ابوجہل نے نیک کام مین دیر کی تو اوسکے نسب نے اوسکی نجات کے واسطے جلدی نہ کی تو معلوم
ہوا کہ ذات بھانت محض زائد چیز ہی بیکار کہ نہ دنیا مین اوس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت مین پھر اسپر فخر کرنا
محض نادانی ہی بلکہ بڑی ذات بھانت کو موجب غرور تکبر کا سمجھ کر کبھی اسکا خیال بھی نکیا چاہیے مسلمان کو
مسلمان ہونا کیا تھوڑا فخر ہی جو اور فخر چاہیے اخرج مسلم عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب
والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ سرجمہ مشکوۃ کے باب البکا علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین میری
امت مین جاہلیت کے کامون مین سے ہین کہ نہ چھوڑین اونکو بڑائیان کرنی اپنے خاندان کی
خوبیون کی اور باتین مارنا لوگون کی ذاتون پر اور پانی مانگنا نکھتر ون سے اور مردے پر آواز سے رونا
ف یعنی کفر کی یہ چار رسمین مسلمانون مین بھی جاری ہین کہ لوگ اونکو نہین چھوڑتے ایک یہ کہ اپنے
بزرگون کے کامون پر اور اپنے امیری دولتمندی کے مالون پر فخر کرنا کہ ہمارے فلانے بزرگ ایسے تھے
کہ اونسے یون ہوا اور ایسا ہوا اور فلانے ہمارے ایسے سپاہی شجاع تھے کہ اونھون نے یون کیا اور فلانے
ہمارے ایسے بڑے امیر تھے دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا دوسرے یہ کہ اورون کی نسبت ذات پر طعن کرنا
اور حقارت اور برائی بیان کرنا کہ فلانے کا پردادا غلام تھا اور فلانے کی نانی فلانی کی گھر کی اصیل تھی
یا لونڈی تھی یا باہر سے آئی تھی تیسرے تارون سے پانی مانگنا یعنی یون سمجھنا کہ فلانا نکھتر جب
فلانی جگہ پر آویگا تب ہی پانی برسیگا اور یون کہنا کہ میگھا پانی دے چوتھے مردے پر چلا کر رونا اور اوس
مردے کے بیان کرنا کہ ایسا تھا اور ویسا تھا سو یہ چارون رسمین اگلے کافرون کی تھین کہ مسلمانون مین
رائج ہین کہ لوگ بسبب جہالت کے اونکو نہین چھوڑتے تو مسلمان کو چاہیے کہ ان باتون کو بالکل ترک کرے
بڑے غیرت کی بات ہی کہ مسلمان ہو کر آدمی کفر کی رسم اختیار کرے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ

وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور کسب ذات پات کا علاقہ جاتا رہیگا تو نسب اور ذات پر فخر کرنا محض نادانی ہی
قال اللہ تعالی فلا تزکوا انفسکم **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ والنجم مین کہ پس نہ کہو اپنی
ستھرائیان **ف** یعنی محض بے عیب ذات خدا کی ہی ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب تھوڑا یا بہت
لگا ہی پھر اپنی تعریفین اور بڑائیان کرنا کہ ہم ایسے ہین اور ایسے ہین ہمارا باپ ایسا تھا اور دادا
ایسا تھا بیجا ہی قال اللہ تبارک وتعالی الا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا
ما سعی وان سعیہ سوف یری ثم یجزیہ الجزاء الاوفی **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ
والنجم مین کہ نہ اوٹھاویگا یا نہین اوٹھاتا کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسریکا اور یہ کہ آدمی کو وہی
ملتا ہی جو خود کمایا اور یہ کہ اوسکی کمائی اب اوسکو دکھائی جاویگی پھر اوسکو بدلا دیا جاویگا
بدلا اوسکا پورا **ف** یعنی کوئی کسیکا بوجھ نہ اوٹھاویگا جیسے دنیا مین تقصیروار کے بدلے دوسرے کو
سزا نہین ہوتی ہر شخص جو کمائی کریگا وہی اوسکو ملیگا جیسی کرنی ویسی بھرنی جو بونے سے گیہون
نہین جمتے اور آدمی جیسے کام کریگا وہی اوسکے سامنے آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہی جب وہ جانیگا کہ یہ کام
میرے کیے ہوے ہین تب اوسکو اوسکے موافق پورا بے کم وکاست بدلا ملیگا تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین جو چوری
کرے وہی سزا پاتا ہی کسی شیخ سید کے بدلے کوئی چمار چوڑھا نہین مارا جاتا اولاد کے قصور سے مان باپ کو
سزا نہین ہوتی مان باپ کے روٹی کھانے سے اولاد کا پیٹ نہین بھرتا مان باپ پیر اوستاد کے کپڑا
پہننے سے اولاد کا یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہین جاتا یا باپ کے یا پیر اوستاد کے مولوی درویش
ہونے سے اولاد اور مرید اور شاگرد عالم درویش نہین ہوجاتے ویسے ہی عاقبت مین کسیکے گناہ مان باپ
پیر پر اور شاگرد اور مرید کے گناہ پیر اوستاد پر نہ ڈالے جائینگے اور جیسی دنیا مین کمائی کی ہوگی ویسی ہر ایک
آدمی اپنا کیا بھگتے گا تو دنیا مین اس بات پر بھروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا یا نانا یا اوستاد
یا پیر ایسا عالم تھا اور ایسا درویش کامل تھا اور اونسے فلانی فلانی کراماتین ظاہر ہوئین محض بیجا
اور نادانی ہی اپنا عمل اچھا چاہیے ؎ حسن تبلاوے اگر مان کا دو چند ٭ زشت رو سے نازیہ
کب ہو پسند ٭ اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابطاء
بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ **ترجمہ** مشکوۃ کی کتاب العلم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے
نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کریگا اوسکا نسب جلدی نکریگا **ف**

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ ای لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک
عورت سے اور بنائین تمھاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپسمین پہچان ہو مقرر بزرگی اللہ کے یہان
اوسیکی بڑی ہی جو پرہیزگار بڑا ہی اللہ سب جانتا ہی خبردار ف یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی
مین بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف کے واسطے ہین بزرگی اور بڑائی
اللہ کے نزدیک تقوی کی ہی تقوی بہت جسکو ہی وہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہی اگرچہ کم ذات ہو اور
جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے یہان بزرگ ہی نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو موچی دھنیا جولاہا پرہیزگار
شیخ سید مغل پٹھان فاسق بدکار سے اچھا ہی پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض حماقت
اور نادانی ہی اس مقام پر بعضے یون شبہہ کرتے ہین کہ ذات پات کا کچھ مرتبہ نہین ہی تو شریعت
مین غیر کفو سے نکاح کیون منع ہوا اور بڑی ذات والے کم ذاتون سے کیون نہین رشتہ ناتا کرتے
سو یہ شبہہ غلط ہی کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہی کہ مرد اور عورت مین موافقت رہے اور گھر مین
فساد نہ پڑے اور اگر کسی اور رشتہ مند نے یا غیر شخص نے کسیکی نابالغ لڑکی کا نکاح اوسکے باپ وغیرہ
قریب کی غیبت مین کسی فاسق بدکار یا خوار محتاج یا رذیل پیشہ والے کے ساتھ کردیا پھر اوسکے باپ
یا قریب کو خبر ہو تو اوسکو اختیار ہی کہ اوس عورت کا نکاح فسخ کردے اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی
غیر کفو سے آپ کرلے تو اوسپر کسیکو اختیار نہین کہ فسخ کرے تو اس سے کچھ ذات کی بڑائی نہین
ثابت ہوتی ہی اور کفو مین جیسا لحاظ ذات کا ہی ویسا ہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بھی ہی اور
سوا اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کی رو سے صرف عرب کے لوگون کے واسطے ہی سو اعرب کے اور کسیکے واسطے
نہین اور اس مقام پر مقصود یہ ہی کہ وہ اپنی ذات پات کی بڑائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ یہ
ذات پات محض نکمی چیز ہی قال اللہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مومنون مین کہ پھر جب پھونکا جائے صور نہ ذاتین رہین
اوسدن نہ آپسمین پوچھناف یعنی قیامت کے روز کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نکیا جاویگا
اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا پھر یہ جو لوگ جانتے ہین کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگون کی اولاد ہین
روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگون کے سبب اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے
باپ دادے بخشا لینگے پھر ہم اپنے مریدون شاگردون کو بھی دوزخ سے بچا لینگے سو یہ بات غلط ہی

مقتدا اور پیشوا ٹھہراوین حالانکہ اون بزرگون کی بزرگی اس سبب سے تھی کہ اونمین وہ بزرگی کی بات تھی
اور انمین وہ بات نہین ہے انکو اُنسے کچھ نہین نسبت ذرا سی ہین یہ ویسے جیسے بیٹا نوحؑ کا پھر اب کوئی
باپ دادے کی پیغمبری پر فخر کرتا ہی اور کوئی اپنے بزرگون کی ولایت اور کرامات پر غرور رکھتا ہی اور کوئی باپ
دادے کی حکومت پر مغرور اور کوئی اگلون کی دولتمندی پر مسرور اور ہر ایک اسی سبب سے دوسرے کو
ذلیل جانتا ہی گو کہ وہ دوسرا اس سے افضل ہو مثلاً سید گو کہ خود بدکار ہو مگر اور کسی ولی سے اگرچہ وہ
متقی اور پرہیزگار ہو وہ سید آپکو اوس سے افضل جانیگا کہ ہم پیغمبر کی اولاد ہین حالانکہ ہے انکو اُنسے
کچھ نہین نسبت ذرا سی نور سے جیسے دھوان پیدا ہوا اور شیخ آپکو قریش اور صدیقؓ اکبر یا عمرؓ
فاروق یا عثمان ذی النورین کی اولاد خیال کرکے اور اونسے افضل جانتے ہین اگرچہ خود اون بزرگونکی
راہ پر نہین چلتے پھر بھی اونپر فخر کرتے ہین اور پٹھان جانتے ہین کہ ہم بنی اسرائیل ہین کہ ہزارون
پیغمبر اور ہزارون بادشاہ اس قوم مین گذرے اور شجاعت اور دلیری اسی قوم سے اکثر ہوتی آئی ہی
اور اکثر ولی اور قطب انمین ہوے چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار شاہجہان آباد مین مشہور ہی
تو ان باتون سے پٹھان اور سب پر فخر کرنے لگے اگرچہ خود بدکار اور مفلس نامرد ہی ہون اور مغلون نے
جانا کہ مدت سے بادشاہت اور حکومت ہمارے ہی یہان چلی آتی ہی تو اس سبب سے وہ فخر کرتے ہین
اگرچہ خود بھیک مانگتے ہون پھر اب یہانتک نوبت پہونچی کہ اور قوم کے مفلس مسلمان کو اپنے برابر نہین بیٹھنے
دیتے اور اگر کوئی دھنیا جولاہا سلام علیک کرے تو مردود ناخوش ہوتے ہین کہ اسنے ہمکو اپنے برابر جانا اور یہ
نجانا کہ وہ بھی بھائی ہی ایک آدم وحوا کی اولاد سو یہ فخر کرنا اور اپنی ذات بھات کی بڑائی طمطراق سے
بیان کرنا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا اگلے کافرون کی رسم اور قرآن وحدیث سے ممنوع ہی مگر ہان جو
شخص کسی بزرگ کی اولاد مین ہو جیسے سید تو لوگون کو چاہیے کہ اوسکے بزرگون کے لحاظ سے اوسکی
تعظیم وتکریم کرین پھر اگر وہ نیک ہو تو سبحان اللہ اوسکی تعظیم اور زیادہ چاہیے اور اگر گنہگار بدکار ہو
تو اوسکو خیرخواہی سے نصیحت کرین اور اوسکو ایسا جانین جیسے قرآن کے سورہ منسوخ اور اگر پھر
اوس سے گفتگو کے کام وکلام ہون تو اوسکے کفر مین اور کافرون کے کفر مین کچھ فرق نہین نہ دنیا مین
نہ آخرت مین جب یہ معلوم ہو چکا تو اب سننا چاہیے قال اللہ تبارک وتعالی یا ایہا الناس انا خلقناکم
من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ان اللہ علیم خبیر

یہ سبکو معلوم ہی کہ سید شیخ مغل پٹھان موچی تیلی تنبولی
چوڑھے چمار دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک و بدکار مسلمان غرضکہ سب آدمی حضرت
آدم اور حضرت حوّا ایک ماں باپ کی اولاد ہین کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی نے پیشہ سپہ گری کا کیا
کسی نے متصدی گری کا کسی نے روٹی پکانے کا کسی نے کھیتی کرنے کا کسی نے کپڑا بننے کا اور کسی نے
سینے کا کسی نے دھونے کا کسی نے جوتا بنانے کا کسی نے نوہاری کا کسی نے سناری کا کسی نے معماری کا
اور کسی نے گلکاری کا اختیار کیا چنانچہ خود حضرت آدمؑ کپڑا بنتے تھے اور کھیتی کرتے تھے اور حضرت ادریسؑ کپڑا
سیتے تھے اور حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کھیتی کرتے تھے اور حضرت
صالحؑ اور حضرت ہودؑ تجارت کرتے اور حضرت داؤدؑ لوہاری کرتے زرہ بناتے اور حضرت سلیمانؑ پنکھے بنتے
بوریئے ڈلیا بناتے اور حضرت شعیبؑ بکریان بھیڑین پالتے اوس سے اپنی گذران کرتے اور حضرت ابوبکر صدیق
بزازی کرتے یعنی کپڑا بیچتے اور حضرت عمر فاروق خشت پزی کرتے تھے اسیطرح بڑے چھوٹے سب لوگ اپنی
گذران کے واسطے کچھ کچھ پیشہ کر لیتے تھے مگر اصل مین ایک ہی ماباپ کی اولاد تھے پھر جب حضرت آدمؑ کی
اولاد ملک ملک مین پھیلی تو ہر کنبے کے لوگ اپنے اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوے پھر اب وہی اونکی
ذات ٹھہر گئی چنانچہ حضرت یعقوبؑ پیغمبر کا نام اسرائیل تھا اونکی اولاد بنی اسرائیل اور حضرت اسمعیلؑ کی
اولاد بنی اسمعیل کہلائی اور ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا لقب سید تھا آپکی اولاد سید مشہور ہوئی
اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تھا اونکی اولاد شیخ صدیقی کہلائی اور حضرت عمر کا لقب فاروق تھا
اونکی اولاد شیخ فاروقی ٹھہری پھر انمین بھی جس شخص نے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹھہرایا وہ اوس
بزرگ کی طرف منسوب ہوا جو عبدالقادر جیلانی رح کا مرید ہوا وہ قادری کہلایا اور جو بہاالدین نقشبندیؒ
کا مرید ہوا وہ نقشبندی ٹھہرا اور جو شہاب الدین سہروردیؒ کا مرید ہوا وہ سہروردی مشہور ہوا پھر اسیطرح
حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور امامیہ وغیرہ فرقہ ہوگئے پھر انمین سے جب نادان لوگون نے معلوم
کیا کہ ہمارے لوگ ایسے تھے کہ لوگ اونکی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور اونکو بڑا سمجھتے تھے اور اونکے کہنے پر چلتے تھے
اور ہماری کوئی ویسی تعظیم نہین کرتا اور نہ کوئی ہمکو ویسا بڑا سمجھتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہی اور اپنے تئین
بھی لوگون کا مقتدا بنانا چاہا تو لوگون کے سامنے اپنے بزرگون کی بزرگیان اور بڑائیان کرکے اوسپر فخر
کرنے لگے کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے اور ویسے تھے تاکہ لوگ ہماری بھی ویسی تعظیم کرین اور ہمکو بھی

مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی عامر اور ابی مالک اشعری نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت مین سے کئی قوم ایسی کہ حلال کر لینگے خز اور دارائی اور باجے ف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ آپکو حضرت کی امت مین کہتے ہین مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہین پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہین پھر یہانتک نوبت پہونچی کہ نوبت اور نقارے اور تاشے اور مرفے اور دائرہ اور رباب اور ڈھولک اور مجیرے اور جھانجین اور ستار اور طنبورہ اور سارنگی اور طبلہ اور بین اور رباب اور چنگ اور ارغنون اور چکارا اور مہچنگ اور بانسلی اور شہنائی اور ترئی اور قرنائی وغیرہ باجے بیدھڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے اور سنتے اور سنواتے ہین اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل مین تو راگ باجے ناچ کو مردود واجبات سے جانتے ہین اور بعضے جاہل پیرزادے اور صورت کے مشائخ راگ سننا عبادت جانتے ہین اور راگ کی محفل مین ذوق شوق سے جاتے ہین اور لوگون کو بلاتے ہین پھر زندے تو درکنار یہانتک نوبت پہونچی کہ مردون کو بھی راگ سناتے ہین اور قرآن و حدیث سے ثابت ہو چکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہی سو وہی شیطان کبھی ان لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہی اور ذوق شوق دلاتا ہی یہ ناوان اوسکو انوار الٰہی تصور کرتے ہین اور اوس حال کو کمال جانتے ہین سبحان اللہ شیطانی کام مین انوار الٰہی کا کیا ذکر جیسے کے گھونسلے مین گوشت کی دھور اگر انوار الٰہی ہوتی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین طاری ہوتی شیطانی کام سے اور انوار الٰہی سے کیا علاقہ اور جس نکاح اور ختنہ مین ایسے باجے راگ ناچ ہون وہان مبارکی اور سعادت کا کیا ذکر مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد مین فوج کی خبر کرنے کو طبل بجانا درست ہی اور نکاح مین صرف اتنے واسطے کہ نکاح کا ہونا مشہور ہو جاوے دف بجا دینا مباح ہی فرض واجب سنت مستحب وہ بھی نہین اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سبکو معلوم ہو تو وہان وہ بھی ضرور نہین غرضکہ یہ سب خرافات ممنوعات ہین انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہی دوسری رسم افتخار بالانساب ہی کہ لوگون مین خصوص شیخ سید مغل پٹھان پھر انمین بالتخصیص پیرزادے مولویون مین بہت رائج اور جاری ہی اور اسکی قباحت اور برائی کو نہین سوچتے باوجودیکہ

وہ سری رسم نسب کے فخر کرنے مین

باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس سے نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے حرام ہی کوبہ اوس باجے کو کہتے ہین جو دونون طرف سے منڈھا ہوتا ہی جیسے ڈھول ڈھونگ اور ڈورو یعنی ہر ک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بنگ بوزہ در بہر دتار سی سیندھی جو احرام ہی ویسے ہی ڈھولک کی قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہی اخرج احمد عن ابی امامۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاہلیۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الخمر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیغمبر کیا مجکو سارے عالمون پر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالمون کی اور حکم کیا مجکو میرے رب عزوجل نے تار کے باجون اور نی کے باجون کے دفع کرنے کا اور بتون اور صلیب کے دفع کرنے کا اور نادانی کے کامون کے دفع کرنے کا یعنی اللہ تعالی کی جب رحمت کاملہ ساری مخلوق کی طرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگون کو ہدایت ہو اور برے کامون سے باز رہین تو اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا اور مجکو حکم کیا کہ جو باجے تارون سے بنتے ہین جیسے ستار اور طنبورہ اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ ان سبکو دفع کرون اور جو باجے کہ نی کی قسم سے ہوتے ہین جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سرنائی اور قرنائی اور ترئی وغیرہ ان سبکو دفع کرون اور بتون کو دفع کرون اور چلیپا کو دفع کرون اور کفر کی رسمین جو لوگون مین رائج اور جاری ہین اونکو دفع کرون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا جیسے حضرت کو بتون کے اور چلیپا اور ایام جہالت کے رسمون کے مٹانے کا حکم تھا ویسا ہی باجون کے دفع کرنے اور مٹانے کا حکم تھا کہ لوگون کو باجے کی چیزین بنانے اور بیچنے اور رکھنے اور بجانے اور سننے سے منع کرین اور کوئی خود بنانے تو توڑ ڈالین کہ ایسی چیزون کا دفع ہونا موجب رحمت الہی کا اور موجود ہونا باعث غضب الہی کا ہی اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانے کو اللہ کی طرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الہی کا موجب ہوگا پھر اوسمین شوق الہی پیدا ہو تو کیا امکان ہی اخرج البخاری عن ابی عامر وابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر والمعازف ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء والخوف

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ترجمہ
مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ راگ اُگاتا ہی نفاق دل مین جیسے اُگاتا ہی پانی کھیتی
کو نفاق اوسکو کہتے ہین کہ آدمی ظاہر مین دعوی مسلمانی کا کرے روزہ نماز بجالاوے اور دل مین اوسکو
خدا و رسول سے کچھ کام نہو سو فرمایا کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جمتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی ویسے ہی راگ سننے سے
نفاق دل مین پیدا اور زیادہ ہوتا ہی جو سچا مسلمان ہو اوسکو راگ سننے سے نفاق پیدا ہوتا ہی اور جسکے
دل مین کچھ بھی نفاق ہو تو وہ زیادہ ہو پھر شوق الٰہی پیدا ہونے کا یا زیادہ ہونے کا تو کیا امکان ہی
اور جو شخص یہ دعوی کرے وہ جھوٹا ہی جسکو پیغمبر نفاق فرماوے اوسکو شوق الٰہی کہان سے آوے

اخرج احمد و ابوداؤد عن نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ
ونأی عن الطریق الی الجانب الآخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ہل تسمع شیئا قلت لا فرفع
اصبعیہ عن اذنیہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل
ما صنعت قال نافع رضی اللہ تعالی عنہ وکنت اذ ذاک صغیرا ترجمہ مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین
لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھا ایک راہ مین سو سنا اونھون نے ایک باجا تو دونون اپنی دونون انگلیان اپنے دونون کانون
مین اور چلے گئے اوس راہ سے دوسری طرف کو جب دور نکل گئے مجھ سے کہا ای نافع بھلا تو کچھ سنتا ہی
مین نے کہا نہ تب اوٹھائین دونون انگلیان دونون کانون سے اور کہا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ساتھ تھا تو سنی اونھون نے آواز بانسلی کی تو ایسا کیا جیسا مین نے کیا نافع نے کہا مین
اوسوقت مین لڑکا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
اصحابون کا یہی عمل تھا کہ باجا سننے سے اسقدر پرہیز کرتے تھے کہ راہ چلنے مین بھی اگر کہین سے
باجے کی آواز کان مین پڑجاتی تو اپنے کان بند کر لیتے تھے پھر معاذ اللہ باجا سننا یا راگ کی محفل اپنے
گھر کرنا یا راگ کی محفل مین جانا اور اوسمین سرور آنا اور اوسکو موجب شوق الٰہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا

اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام ترجمہ مشکوۃ کے

تو مین لوگون کو بہکاؤن تو اللہ تعالی نے اوسکی دعا قبول کی اور فرمایا کہ جا جو شخص تیری تابعداری
کرے اوسکا اور تیرا دونون کا ٹھکانا دوزخ ہے اب جس آدمی پر تیرا مقدور چلے اوسکو اپنی آواز یعنی
راگ سنا کر اور راگ باجے کا مزا اوسکے دل مین ڈالکر اپنے سوار و پیادے جیسے جن و پری اور
برے لوگ ناچنے گانے والے رنڈیان اور بھانڈ بھگتیے قوال سرودی گنگری ڈفالی بگانی عورتین امرد
اور جنکے سبب سے آدمی برائی کی طرف متوجہ ہووے اونپر جمع کردے کہ لوگ اونکی طرف متوجہ ہوکر برے
کام مین لگجاوین اور مال مین لوگون کے ساجھا کرے کہ تیری راہ پر بھی مال خرچین کہ تیرے ان سوار و
پیادون کو دیوین کہ کبھی شیخ سدو اور کبھی زین خان اور کبھی سرور اور کبھی
بالے میان اور کبھی بی بی او تاولی اور لال پری کے نام کی نیاز ٹھہراوین اور کبھی ظاہر مین
بعضے بزرگون کا نام ٹھہراکر حقیقت مین تیرے واسطے نذر بدکر مال خرچین اور اونکی اولاد مین بھی
اپنا ساجھا کرلے کہ اللہ کی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف نسبت کرین اور تیرے کام مین لگاوین کہ
کہ کوئی بھوانی بخش اور کوئی گنگا بخش نام رکھے اور کوئی مدار بخش اور سالار بخش ٹھہرالے پھر اوس اولاد کو کوئی
گانا بجانا سکھاوے اور کوئی ناچنا نقلین تعلیم کرے اور کوئی شراب بنانا بتاوے پھر اون لوگون کو ترغیب
اور وعدہ دے کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا اور یون کروگے تو یون ہوگا راگ سنوگے تو شوق الہی اور سرور قلبی
ہوگا اور اچھی صورت دیکھوگے تو قدرت خدا یاد آویگی اور فلانی جگہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا اور
فلانے کی نیاز اور چنگی نکالوگے تو مال مین برکت ہوگی اور اولاد کو فلانا فلانا کسب سکھلاوگے تو کمائی خوب
ہوگی اور فلانے کی طرف نسبت کروگے تو اولاد کی عمر زیادہ ہوگی سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ سب شیطان کے
وعدے دغابازی کے ہین ان کامون سے یہ باتین جو شیطان سمجھاتا ہے نہین ہوتین جو اللہ و رسول کی
راہ کے موافق آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہین غرضکہ راگ باجا شیطان کی آواز ہے اور گانے ناچنے والے جو
لوگ راگ کی ترغیب دین یہ شیطان کے سوار پیادہ ہین کہ نیکی کی راہ مارتے ہین اور جو لوگ اسمین اپنا
مال خرچتے ہین وہ مال شیطان کا حصہ ٹھہر جاتا ہے اور اپنی اولاد کو ایسے کام مین مشغول کرتے ہین وہ اولاد
شیطان کے حصہ مین پڑجاتی ہے پھر باجا راگ سننے والون کو جو یہ خیال آتا ہے کہ اس سے شوق الہی زیادہ
ہوتا ہے اور بزرگون کی روح خوش ہوتی ہے اور اس سے نام آوری ہوتی ہے سو یہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہے
دھوکے کا کام کہ اسکا انجام افسوس ہے اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ قال

اسکے بغیر شادی مین کچھ لطف ہی نہین اور جس شادی مین راگ باجا نہو اور شادی سواموافق
سنت کے ہو تو بعضے مردود کہتے ہین کہ یہ گویا غمی کی محفل ہی یہان جنے لاکر اوسپر کلمہ پڑھو تو اس سنت پر
طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا کہ وہ جاتا رہا اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجھنے لگے
اور قبرون پر بزرگون کی گانے بجانے ناچنے لگے اور حالانکہ قرآن وحدیث سے راگ باجے کی برائی اور
گانے ناچنے والے کی برائی مذمت ثابت ہو قال اللہ تبارک وتعالی ومن الناس من یشتری
لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتون کے تاکہ
بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین اوسکو ہنسی وہ جو ہین اونکو ذلت کی مار ہی
ف کھیل کی بات یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجھ آدمی اوسپر پیسا خرچتے ہین اور قوالون اور
سرودیون بھڑوون بھانڈ بھگتیون رنڈیون کو روپیے دیتے ہین سو اس راگ کے سبب سننے والے
بھی اللہ کی راہ کے کام سے بچل جاتے ہین کہ کسیکی نماز جاتی رہتی ہی اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہی اور کسیکا دل
عین نماز مین اوس راگ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور کسیکو زنا یاد آتا ہی اور کوئی اوسمین بیخود اور بیہوش
ہوجاتا ہی اور کوئی اوچھلنے کودنے لگتا ہی اور آپ پر لوگون کو ہنساتا ہی اور روپیہ پیسا جو اللہ کی
راہ مین خرچنا تھا مفت برباد جاتا ہی پھر ہوتے ہوتے اوسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹھہر جاتی ہی
اور وہ گانے بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ نماز روزہ دین کے امور کے مسائل نہین
سیکھتے ابتدا سے راگ تال سُر راگنیان دریافت کرتے ہین اور راگ کے شغل مین نماز روزے سے
باز رہتے ہین پھر اُسمین جو پیسا پاتے ہین وہ بھی بُرے کامون مین اوڑاتے ہین اور مسائل دینی کو
کھیل سمجھتے ہین سو فرمایا کہ ایسے لوگون کو ذلت کا عذاب ہوگا قال اللہ تبارک وتعالی واستفزز
من استطعت منھم بصوتک واجلب علیھم بخیلک ورجلک وشارکھم فی الاموال والاولاد وعدھم
ومایعدھم الشیطان الا غرورا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اسرا مین کہ اور بہکا لے
اونمین سے جسکو تو بہکا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اونپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر
اونسے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان
مگر دغابازی ف جب شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اوسنے دعا مانگی مجکو قیامت تک زندہ رکھو

فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج مین کہ اور بعضا شخص ہی جو جھگڑتا ہی اللہ کی بات مین بیخبر اور
ساتھ پکڑتا ہی ہر شیطان بے حکم کا جسکی قسمت مین لکھا ہی کہ جو کوئی اوسکا دوست ہووہ اوسکو
بہکاوے اور لیجاوے عذاب مین دوزخ کے ف یعنی بعضی آدمی ایسے بھی ہین کہ اللہ کا حکم
سنکر اوسمین گفتگو اور چون وچرا کرتے ہین اور حجت و تکرار اوٹھاتے ہین حالانکہ اونکو اپنی بات کی
خبر نہین کہ ہم کہان سے کہتے ہین اور کیا کہتے ہین سو وہ لوگ شیطان کا ساتھ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی
سکھائی ہوئی رسمون اور باتون کو سند پکڑ رہے ہین سو اونکا انجام دنیا مین گمراہی ہی اور مرنے کے بعد
دوزخ ہی اسواسطے کہ یہ لوگ شیطان کی سکھائی ہوئی بات پر چلتے ہین تو شیطان کے دوست ہین
اور شیطان کی قسمت مین اللہ تعالی نے لکھ دیا ہی کہ جو شخص اوسکی دوستی اختیار کرے اوسکو بہکاوے
اور گمراہ کردے اور دوزخ مین پہونچاوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین جو بعضے لوگ چون وچرا
کرتے ہین اور شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون کو دلیل ٹھہراتے ہین جو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کے
بہکائے ہوئے ہین کہ انجام اوسکا دوزخ ہی ان آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا
باوجود مخالفت قرآن وحدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہی کہ اسی بات پر اللہ تعالی نے کافرون کو الزام دیا
اور گمراہ فرمایا اور انجام اوسکا دوزخ فرمایا تو مسلمان کو چاہیے کہ بالکل رسم ورسوم کو اوٹھاوین اور کافرون کی سی
راہ نہ اختیار کرین اور برادری کے لوگون کے برا ماننے اور طعن کرنے کا لحاظ نکرین کہ اللہ ورسول کی
طرف سے شاباشی ملیگی اور اگر برادری چھوٹیگی تو اللہ ورسول کا ساتھ ہوگا ہرچند رسمین
بہت سی لوگون مین رائج ہین کہ سب کا حال بیان کرنا مفصل خصوصا اس چھوٹی سی کتاب مین
مشکل اور دشوار ہی مگر چند رسمون کی قباحت بیان کرنا ضرور ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون
مین بھی رائج ہین اور اونکا چھوٹنا خواص وعوام سے مشکل اور دشوار ہی سو وہ سات چیزین ہین

پہلی رسم سماع الغنا والمعارف مین

اول راگ باجا سننا دوسری اپنے نسب پر فخر کرنا تیسری آپسمین ایک دوسرے کی حد سے زیادہ تعظیم
کرنا چوتھی مہر بڑے مقرر کرنا اور شادیون مین بیجا خرچ کرنا پانچین بیوہ عورت کا دوسرا نکاح نکرنا چھٹی مصیبت
مین چلانا اور زیادہ سوگ مین بیٹھنا ساتوین زینت بہت سی کرنا سو رسم پہلی سماع الغنا والمعارف ہی
یعنی راگ باجا سننا سننا چاہیے کہ راگ سننا اس زمانہ مین اکثر رائج ہوگیا کہ شادیون مین اور
عرسون مین اور محفلون مجلسون مین خواہ نخواہ مقرر کرتے ہین پھر بعضے جاہل کہتے ہین کہ

جھٹلانے والون کا ف یعنی اللہ کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ اسوده لوگ کہنے لگے
کہ جس راہ پر ہمنے اپنے باپ دادے کو دیکھا اوسی راہ اور اونھینکے قدم بقدم چلینگے پھر وے پیغمبر جب اونسے
یون کہتے کہ بھلا اگر تمھارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھ کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتاوین تو بھی
کیا تم باپ دادے ہی کی راہ پر چلوگے تب اونکو کچھ جواب نہ بنتا تو عاجز ہوکر آخر کو کہتے کہ جو علم و کتاب تمھاری
معرفت اللہ نے بھیجا سو اوسکے ہم منکر ہین وہ ہم نہ مانینگے اگرچہ ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو جب
یہانتک اون کافرون کی جہالت اور شرارت پہونچی تب اللہ تعالی نے اوس شرارت کا اونسے
بدلا لیا پھر کسی کافرون کی قوم پر پتھر برسائے اور کسی پر آگ برسی اور کوئی ہوا سے ہلاک ہوا اور کوئی
زمین مین دھنس گیا اور کسی قوم کو دریا مین ڈبو دیا اور کسیکو زمین ہلاکر ہلاک کر دیا سو دیکھو جن
لوگون نے ہمارا حکم جھٹلایا اور اپنے باپ دادے کی رسم و راہ مقدم کی اوسکا انجام کیسا ہوا
کہ وہ تو اپنے باپ دادے کی رسم قائم رکھا چاہتے تھے اللہ تعالے نے اوسکے بدلے اونھین کو
نیست و نابود کر دیا پھر کسیکا پتا بھی نہ لگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی امت کے
بڑے لوگ اسیطرح کہتے چلے آئے ہین اور اپنے باپ دادے کے رسومات کو چھوڑنا اونکو
از بس دشوار و ناگوار تھا تو مسلمان کو چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اوٹھاوین اور اپنے پیغمبر کے
فرمودے کے موافق خدا کے حکم پر عمل کرین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کھاتے پیتے ہوتے ہین وہی
اکثر باپ دادے کے رسومات کو سند پکڑتے ہین اور اونھین کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور گران
ہوتا ہے اور بیچارے خوار و محتاج آدمی خدا و رسول کی بات جلدی مان لیتے ہین تو آسودہ مسلمانون کو مقدم
چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کرین اور لوگون کو ترغیب دین کہ باپ دادے کے رسوم کو چھوڑ دین پھر
محتاج لوگ خود بخود دیکھا دیکھی دونی چھوڑ دینگے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی باپ دادے کے رسومات
مین گرفتار ہوتا ہے اور باپ دادے کی راہ پر اڑ جاتا ہے تو کسیکا سمجھانا اوسکے خیال مین نہین آتا اور معقول
بات بھی نہین مانتا تو غضب الہی اوسپر نازل ہوتا ہے پھر اوسکا نام و نشان باقی نہین رہتا تو مسلمان کو
چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرے اور باپ دادے کے رسم پر اڑنے اور اوسکو ترک کرے اور اللہ و رسول کی
راہ کو چھوڑ کر شیطان کی باتون کے پیچھے نہ لگے قال اللہ تبارک وتعالی ومن الناس من یجادل فی اللہ
بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر ترجمہ

وہ فائدہ نرہا تو بھی اوس کام کو کیے جاتے ہین مثلاً باپ کسیکا مرید ہوا تو بیٹا بھی اوسی خاندان کا مرید
ہوگا اگرچہ باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تھا اور اوسکی اولاد ریاکار ٹھگ ہوگئی
مگر اوسی خاندان کا مرید ہوگا یا مثلاً باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بیہوشی مین ہوگیا تو
اولاد اوس کام کو اپنے اوپر واجب جانکر کریگی چنانچہ ایک بزرگ دریا سے پانی کا گھڑا بھرے اپنے گھر کو
لاتے تھے اتفاقا بسنت کا روز تھا راستے مین اون بزرگ کو ہندو گاتے بجاتے ملے اون بزرگ کو حال
گمراہی کا دیکھکر شاید خدا کا خوف اور قیامت یاد آئی تو اونکو حال آیا اور بیخود ہوکر مستی کی حالت مین
گھر تک آئے اب اونکی اولاد نے یہ رسم ٹھہرائی کہ بسنت کے روز بہت سے مریدون کو ساتھ لیکر دریا سے
پانی کا گھڑا بھرکر سر پر رکھکر اپنے گھر تک ناچتے چلے آتے ہین اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند
لاتے ہین پھر بعضون مین یہانتک جہالت کی نوبت ہوپہنچی کہ لڑکیون کو قرآن اور مسائل نہین سکھاتے
کہ ہمارے بزرگون سے یونہین چلا آتا ہی کہ عورتون کو کچھ پڑھاتے نہین یہ بات بعینہ ہندؤن کی ہی
کہ اونکے یہان بھی عورتون کو مسائل پڑھنا منع ہی اور بعضے یون کہتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کسی کی
مسجد بنانا نہین پڑتا سبحان اللہ ٹھینگے منھ پھر دعوی مسلمانی کا کرتے ہین مسلمان کو چاہیے کہ
کافرون کی طرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ پکڑے جو حکم خدا کا ہو اوسپر چلے اور باپ دادے کی اگر
نیک راہ قرآن وحدیث کے موافق ہو تو اوسپر اللہ ورسول کی راہ سمجھکر چلے نہ باپ دادے کی رسوم کو
اختیار کرنا غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور قرآن وحدیث کے
مقابلہ مین سند پکڑنا کفر کی بات ہی جسپر اللہ تعالی نے اگلے کافرون کو الزام دیا قال اللہ تبارک وتعالی

وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوہا انا وجدنا اباءنا علی امۃ و
انا علی آثارہم مقتدون قال اولو جئتکم باہدی مما وجدتم علیہ آباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہ کافرون
فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
زخرف مین کہ اور اسیطرح جو بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گانون مین سو کہنے لگے
وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین
وہ بولا اور ہین جو لادون تمکو اوس سے زیادہ سوجھی کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے
تو بھی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا پھر ہمنے اونسے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیا ہوا

یا بعضے ملکون مین اگر کوئی ہندوؤن کی نوکری کرے تو مطعون ہو اور نصاری کی نوکری کرتے ہین
برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونون
ایک ہین اگر کوئی نجوم و انگریزی پڑھے تو مطعون ہو اور ریاضی منطق ہیئت پڑھتے ہین اور
برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین غرضکہ
اسیطرح کی ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین اور بسبب رواج کے اوسکی برائی خیال
مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجھاوے تو اب لوگ وہی جواب دیتے ہین جو اگلے کافر کہتے تھے قال اللہ
تبارک و تعالی واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم
لا یعقلون شیئا ولا یہتدون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جو اونکو کہیے چلو اوسپر
جو نازل کیا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اوسپر جسپر دیکھا اپنے باپ دادون کو اور بھلا اگرچہ اونکے باپ
دادے نہ عقل رکھتے ہون اور نہ راہ کی خبر تب کافرون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھاتے کہ
شرک و بدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چھوڑو اور اللہ نے جو قرآن اوتارا ہے اوسپر چلو تو وہ کہتے کہ اگر
ہم اس قرآن کے موافق چلین تو باپ دادون کی راہ چھوٹے سو ہم اسپر نہین چلینگے بلکہ اون رسمون پر
چلینگے جسپر اپنے باپ دادون کو ہمنے دیکھا اگر یہ راہ و رسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے کیون اسپر چلتے سو اللہ
تعالی نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ یہ عجب احمق لوگ ہین اگر اونکے باپ دادے مطلق بے عقل اور محض بے شعور
اور بیوقوف ہون اور اونکو نیک راہ کی کچھ خبر بھی نہو یعنی اونمین اگر اتنی عقل بھی نہو اور کتاب کا علم بھی نہو تو بھی
یہ لوگ کیا اونہین احمق جاہل باپ دادون کی راہ رسم پر چلینگے آخر بے عقلی بے علمی کے کامون مین باپ دادے کی
راہ نہ چلینگے مثلا کسی بزرگ نے ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اور اوسمین نقصان پڑا تو وہ راہ اوسکی اولاد نہ
اختیار کریگی یا کسیکا باپ بے دریافت کیے راہ چلا تو بہک گیا تو اوسکا بیٹا وہ راہ نہ چلیگا تو جس مقام پر دنیا کا
نقصان ہوا اوس مقام پر آدمی باپ دادے کی راہ چھوڑ دے تو دین کے نقصان مین تو چاہیے اور بھی زیادہ
اوسکو چھوڑ دے عجب مسلمان ہین کہ خدا و رسول کی راہ و رسم کو چھوڑ کر باپ دادے کی راہ رسم کو مقدم کرتے ہین
اگرچہ باپ دادے کی رسم بیعقلی اور گمراہی کی ہو مگر کبھی نہ چھوڑین اور اوسکے مقابلہ مین اللہ و رسول کی راہ کو کہ
دنیا و دین دونون جہان کے فائدہ کی معقول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین اور پھر دعوی مسلمانی کا کیے جاوین اور
یہانتک نوبت پہونچاوین کہ اگر باپ دادے کچھ عقلمندی کی بات کچھ فائدہ سوچکر کہین اور اب اوسمین

کہ اسکا رواج نہین اور اوسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سور یا کتا یا گدھا
کھاوے تو مطعون ہو اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کھاتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب
یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر مسلمان آپکو پنڈت
اور دیوتا میسر کہلاوے تو مطعون ہو اور ٹھاکر اور کنور کہلاتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ
اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی آدمی کے چرکین سے
گھر لیپے تو مطعون ہو اور جانورون کے چرکین سے مکان لیپتے بلکہ روٹی پکاتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے
سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی شخص
بند کوٹھری مین سوتا ہو اور کوئی اوس کوٹھری کی چھت پر بیٹھکر اوسکو راگ سناوے اور اوس سے
عرض و معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا ہے سنتا ہے تو لوگ احمق بتاوین اور مطعون کرین اور
مردون کی قبرون پر گاتے ہین اور مردون سے عرض و معروض کرتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب
یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسیکو
مسجد بیت المقدس قرآن کہے تو مطعون ہو اور کعبہ قبلہ کہتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے
کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سلام کی جگہ عبادت
یا پوجا کہے تو تعجب آوے اور مطعون ہو اور بندگی کہتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا
رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی لکڑی یا کپڑے پر فاتحہ دلاوے
تو مطعون ہو اور کھانے پر فاتحہ دلاتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی غیر آدمی کسیکے گھر مین چلا آوے اور پردہ نشین
عورت سامنے ہو تو مطعون ہو اور دیور اور جیٹھ اور خاوند کے بھانجے بھتیجے جوان گھرون مین بے پردہ
جاتے ہین اور عورتین اونکے سامنے ہوتی ہین اور کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو مطعون ہو اور
رافضیون کو بیٹیان دیتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی
اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی انگریز کی نوکری کرے تو مطعون ہو اور ہندون کی نوکری کرتے
ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین

نرہا پھر اب اگر کوئی نقد یا کپڑا خیرات کرکے یا اور طرح سے مردون کو ثواب پہونچاوے اور رسم کے طور پر کھانا
نکرے تو اسقدر مطعون ہو کہ اگر کچھ بھی نکرے تو اسقدر مطعون نہو اسیطرح کھانے پر فاتحہ پڑھنا
اور شادی اور غمی وغیرہ سب امور مین رسمین رائج ہوگئین کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ
نمانین اور تعجب کرین بلکہ برا کہین اور اگرچہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہوگیا پھر نہ کوئی تعجب کرتا ہی
نہ انکار رکھتا ہی مثلا اگر کوئی فرنگی یا چمار یا بھنگی کے گھر کا کھانا کھاے یا پانی پی لے تو مطعون ہو
اور ہندون کے گھر کے کھانے پانی کو کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہ ہی کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی
اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی مسلمان دوکاندار کنھیا کا جنم کرے تو مطعون ہو اور مسلمان
کہلاتے ہین اور دوالی ہولی اپنے گھر کرتے ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہ ہی کہ اوسکا رواج نہین اسکی
رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی اپنے لڑکے کو جنیو پہناوے تو مطعون ہو اور
لڑکون کی چوٹیان رکھتے ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اوسکی رسم پڑگئی
اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی حضرت عیسی کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو
مطعون ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اوسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی خچر گدھے پر چڑھے تو مطعون ہو اور چھوٹے ٹٹو پر
سوار ہو کوئی برا نہ سمجھے سبب یہی ہی کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی
کسی مرد کے واسطے ایک کسبی علیحدہ مکان مین بلاوے تو بھڑوا ٹھہرے اور مطعون ہو اور جو لوگ ہزارون
مردون کے واسطے طائفے کے طائفے ایک مکان مین جمع کردیتے ہین اونکو کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا
رواج نہین اور اوسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کروانے کے لیے
نوکر رکھے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور اگر کوئی مرد کسیکو زنا کے لیے نوکر رکھے تو کوئی ویسا برا نہ سمجھے
سبب یہی ہی کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت اپنا
سر مونڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور مرد داڑھی منڈاوے تو اوتنا تعجب نہ آوے اور کوئی
اسقدر برا نہ سمجھے سبب یہی ہی کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو
ایک ہین یا اگر عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتیار باندھے تو ایک انگشت نما اور مطعون ہو
اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سرخ کپڑے انگوٹھی چھلے پہنے تو کوئی برا نہ سمجھے سبب یہی ہی

برسات مین خراب ہوتا ہو اور نوبت سودی لینے یا قرض یا بھیک مانگنے کی پہونچے مگر موت کے دن یا تین
دن تک یا ساتوین دن یا چالیسوین دن یا چھ ماہی یا برسی کے روز ضرور ہی اوس مردے کے سبب کھانا پکے اور
بانٹا جاوے حالانکہ اور روز بھی کھانا پکا نا مردے کی طرف سے خیرات کرنا جائز اور مباح ہی مگر لوگ صرف
رسم ورواج کے سبب اونھین دنون مین کرتے ہین اور نکرین تو مطعون ہون یا مثلاً جب عورت کا شوہر
مرجاوے باوجودیکہ اوسکو مرد کی خواہش ہو اور بیوارثی کے سبب محتاجگی بھی ہو اور کوئی باہر کے کام
کرنے والا اوسکا نہو اور اکیلے گھر مین اوداس بیٹھی رہے اور شرع کی رو سے دوسرا نکاح جائز بھی جانتی ہو
مگر وہ صرف رسم ورواج کے سبب اور خاوند نکریگی تو لوگ اوسکو اچھا کہینگے اور کرے تو اوسپر طعن کرین
یا مثلاً نکاح یا ختنے اور بسم اللہ وغیرہ مین باوجود فقیری اور محتاجی کے اگرچہ سودی قرض لینا یا بھیک مانگنا
پڑے مگر چھٹی معمولی اور برادری کا کھانا اور کپڑے وغیرہ رسمین خاندانی بلکہ اور خرافاتین ناچ رنگ
ضرور ہی ہون اگرچہ وہ لوگ ان رسمون کو فرض واجب سنت مستحب نہ جانین مگر رسم ورواج کے
سبب کرتے ہین نکرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو سو ایسی باتون کا جو رسم ٹھہر گئی ہین
اس فصل مین رد ہی تو اب معلوم کیا چاہیے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح کام اوسوقت مین
کچھ مصلحت سمجھ کر کسی فائدہ کے واسطے کرنے تجویز کیے پھر لوگ اوس فائدہ کے سبب اون کامون کو
کرنے لگے پھر ہوتے ہوتے خواص وعوام مین وہ کام رائج اور جاری ہوگئے اور عوام کے نزدیک اوس
فائدہ کا لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہے اور بسبب رواج کے رسم پڑگئی اوسکے کرنے والی کی تعریف
اور نکرنے والے کی مذمت ہونے لگی پھر یہان تک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی شخص اوس سے بہتر طریقہ
اوسی کام مین زیادہ فائدہ کا نکالے تو اوسکو کوئی نمانے مثلاً اگلے عقلمندون نے مردون کو ثواب
پہونچانے کے واسطے کھانا پکا کر خیرات کرنا مقرر کیا تھا اور بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند
محتاجون کو پہلے دینا چاہیے سو وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات کا کھانا اول دیا کرتے تھے
پھر ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہونچی کہ اوس کھانے مین اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نرہا
لوگ صرف رسم ورواج کے سبب کھانا پکا کر رشتہ مندون مین حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہین اور وہ
رشتہ دار اگرچہ غنی دولت مند ہون مگر کھانے کا حصہ نہ پہونچے تو شکوہ کرین پھر اگر کوئی خیرات صدقے
کا نام لے تو بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کھانا نہ لین تو اب یہ رسم ٹھہر گئی خیرات صدقہ

کو جانے اور قرآن کو مقدم رکھے جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہوا اوسکی تابعداری کرے اور کہا مانے اور قرآن کے خلاف کسی مولوی مشائخ کا کلام نمانے اللہ سب مسلمانون کو یہی توفیق دے اور اپنی نیک راہ پر لگاوے اور یہ جو بات لوگون مین رائج ہو گئی کہ اللہ و رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے کوئی قصے بزرگون کے دیکھتا ہی کوئی تواریخ مین مشغول ہی کوئی کلام بزرگون کے جمع کر رہا ہی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ ان لوگون نے اپنے باپ دادے کو اسی رویہ پر دیکھا پھر ہوتے ہوتے یہ رسم پڑ گئی اور اسکی قباحت نظر سے چھپ گئی اسواسطے اس مقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اور ایک فصل اس باب مین بھی علیحدہ لکھی جاتی ہی **الفصل السابع فی ذکر رد الرسوم** ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے رد کے ذکر مین **ف** جو چیز خواص و عوام اکثر لوگون مین رائج ہو اور وہ لوگ اوسکو برا نہ سمجھین اگرچہ اوسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب جانین مگر اوسکے کرنے والے کو کوئی اونمین مطعون نکرے بلکہ نہ کرنے والا مطعون ہو اور لوگ اوسپر تعجب کرین پھر خواہ وہ کام شرع کی رو سے جائز اور مباح ہو خواہ مکروہ حرام ہو اس بات کا کچھ اوسمین لحاظ نہو صرف رسم و رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہین پھر ایسے کام اصل شرع کی رو سے اگرچہ جائز اور مباح ہون مگر جب اون کامون کو شرعی کامون کی طرح لوگ کرنے لگین اور کرنے والے کی تعریف اور مدح اور نہ کرنے والے کی ہجو اور مذمت ہونے لگے اور ایسے بعض کامون مین ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہونچے کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر و شرک اوس کام کے سبب ہونے لگے تو ایسے سب کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی شرک کبھی کفر مین شمار ہو کر شرع کی رو سے منع ہو جاتے ہین رسم کی مثال یہ ہی کہ مثلاً قربانی کرنا دسوین اور گیارھوین اور بارھوین ان تینون تاریخون مین ذی الحجہ کی شرع سے جائز ہی پھر اکثر لوگ جانور اوسی روز اگرچہ گران قیمت اور مشکل سے بتلاش ملے اور دوست آشناؤن فقیرون محتاجون کو اوس روز گوشت کی چندان احتیاج نہین ہوتی اور ہر چند عید کی نماز مین دیر ہو حالانکہ دو روز تک اور بھی قربانی کا وقت ہی مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہین یا مثلاً جس روز کوئی مر جاوے اگرچہ اوس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاجی بھی ہو اور موسم برسات کا ہو اور گھر والون مین کوئی بیمار بھی ہو اور پڑھنے پڑھانے مین خلل آتا ہو یا سفر ضروری موقوف ہوتا ہو اور عبادت اطمینان سے نہو سکے اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو اور کھانا

فصل ساتوین رسمون کے رد مین

والاقضا مین لکھا ہی کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ نواس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہیے کسی مخلوق کی جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی ہی تقریر بنائے نمانیے بلکہ اگر تمام مخلوق
دنیا کی کہے تو بھی خلاف قرآن کے نمانیے اور جس بات مین خدا کا امر ہو چکا اوسکو کوئی منع
کرے خیال مین نہ لاوے اور جو بات قرآن کی رو سے منع ہو چکی اوسکو کوئی کرنے کو کہے نمانیے
اور جو مانے وہ گویا خالق سے مخلوق کو بڑا جانتا ہی عن عدی ابن حاتم قال اتیت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال یا عدی اطرح عنک الوثن و
سمعتہ یقرء فی سورۃ البرآۃ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ وقال ما انہم کانوا
یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم استحلوا واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ ترجمہ عدی ابن
حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور میرے گلے مین سونے کی
چلیپا تھی تو فرمایا کہ اے عدی پھینکدے اپنے پاس سے بت کو اور مین نے سنا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ آیت سورۂ برات مین کہ اتخذوا احبارہم الخ کہ اللہ تعالی فرماتا
کہ ٹھہرایا ہی اپنے مولوی اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے اور فرمایا حضرت نے کہ وہ لوگ
پوجتے نہین تھے اونکو لیکن حلال جانتے تھے وہ لوگ جو وہ حلال بتاتے تھے اور حرام جانتے تھے جو چیز
وہ حرام کہ دیتے تھے ف یہودیون نے اپنی دانست مین عیسیٰ پیغمبر کو سولی دیا سو اوس سولی کی
شکل نصاری بناکر تعظیم کرتے ہین اور اوسکو چلیپا کہتے ہین اور سونے چاندی کی بناکر گلے مین
یا اور تعویذ کے ڈالتے ہین سو وہ چلیپا سونے کی عدی کے گلے مین تھی سو حضرت نے اوسکو
بت فرمایا اور اوسکا پھینکنا ارشاد فرمایا اور کلام اللہ کی آیت پڑھکر اوسکا مطلب بیان کیا کہ
یہود و نصاری اپنے مولویون درویشون سے جو کام حلال سنتے وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے اور
جو حرام سنتے وہ حرام جانتے اور اللہ کی کتاب تورات اور انجیل سے اوسکو تحقیق نکرتے سو اونکو اللہ تعالی نے
فرمایا کہ انھون نے اپنے مولویون اور درویشون کو گویا اپنا رب مالک ٹھہرایا کہ اونھون کے حکم کو
مانتے ہین خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف ہو سو یہ شرک ہی تو اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصاری کی راہ رویہ اختیار نکرے اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی

کردے اخرج الدارمی عن زیاد بن جدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یہدم الاسلام قلت لا قال
یہدم زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین ترجمہ مشکوۃ کی کتاب العلم
مین لکھا ہی کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد جدیر کے بیٹے نے نقل کیا کہ مجکو عمر نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہی کہ
کیا چیز ڈھاتی ہی مسلمانی کو مین نے کہا نہ فرمایا ڈھاتی ہی مسلمانی کو پھسل جانا عالم کا اور جھگڑا
منافق کا قرآن سے اور حکم کرنا گمراہ کرنے والون حاکمون کا **ف** یعنی عالم اور مولوی جو پھسلے
اور غلطی مین پڑجاوے تو ایک عالم اوسکے پیچھے غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتا ہی اور دین اسلام مین
خلل آتا ہی پھر جو شخص اوس غلطی کو باوجود واقفیت کے نہ مٹاوے وہ گویا دین اور اسلام کے خلل کا
روادار ہی اور ایسے ہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہین اور باطن مین اسلام سے کام نہین رکھتے
جب قرآن کی بعضی آیتون کو سند پکڑکر لوگون سے بحث کرنے لگتے ہین تو اور لوگ بھی اونکو دیکھکر
خراب ہوتے ہین سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہی اور اسیطرح جب حاکم امیر بادشاہ قاضی
خود گمراہ ہوجاوین اور لوگون کو حکم کرین تو ہزارون خلقت خوف و رجا مین اگر گمراہ ہوجاتی ہی
سو دین مین خلل آجاتا ہی تو دیندار کو چاہیے کہ ایسے عالمون اور امیرون اور جھوٹے مسلمانون کی
بات پر دھیان نکرین اور نمانے بلکہ رد کرے اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ
فلا سمع ولا طاعۃ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الامارۃ والقضا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہی مرد
مسلمان پر جب تک اوسکو حکم نہو گناہ کا پھر جب گناہ کا حکم کیا گیا پھر نہ سننا ہی نہ حکم ماننا **ف**
یعنی حاکم اگر گناہ کو نہ کہے تو اوسکا حکم ماننا اور اوسکی بات سننا مسلمان آدمی پر فرض ہی اور
اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اوسمین اوسکا حکم ماننا حرام ہی مثلاً حدیث سے یہ تحقیق ہوگیا قبر پر
گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہین پھر اسکے خلاف اگر کوئی حاکم اور مفتی یا مولوی مشائخ
جائز کہے یا کسی کتاب مین کسیکا قول و فعل لکھا ہو تو اوسکا ماننا حرام ہی ایسے ہی اور مسئلون کا
حال ہی اخرج فی شرح السنۃ عن نواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الامارۃ

علیہ وآلہ وسلم یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابراہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھتے ہین اس علم کو سب پچھلے لوگون مین سے جو عادل ہین مانتے ہین اوس سے
بگاڑنا مبالغہ کرنے والون کا اور جھوٹ باندھنا جھوٹون کا اور کل بھلا نادانون کا ف یعنی آیندہ
کو کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مطلب مین مبالغہ کرکے اوسکے معنی بگاڑینگے اور کچھ لوگ قرآن
وحدیث کی لفظون مین کچھ لفظین یا معنون مین کچھ معنی اپنی طرف سے لگا دینگے اور کچھ نادان لوگ
ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مشکل مقامون کے معنی درست کرینگے اور اون معنون کی کل بھلا نینگے
پھر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے کہ اپنے اگلے لوگون سے اس قرآن وحدیث کے
علم کو سیکھکر اصل مطلب قرآن وحدیث کا بیان کرینگے اور جو مبالغہ کرنے والون نے بگاڑا تھا اوسکو
مٹا دینگے اور جھوٹون کا جھوٹ باندھا ہوا دور کرینگے اور نادانون کی تاویل کی ہوئی کو مٹا دینگے
تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہی کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے
تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹی باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالی ہین اسکو
مٹا دین اور سوائے قرآن وحدیث کے ایسے لوگون کی بات کی پیروی نکرین یہ عجب حیرت کی بات ہی
کہ آپ صرف ونحو بلغت ومنطق وبیان معنی اصول تفسیر وحدیث سب علم پڑھکر حقیقت کو
دریافت نکرین کہ یہ مسئلہ کس آیت اور کس حدیث سے نکلا ہی اور کہان سے لکھا ہی اور بنا اس
مسئلہ کی کس بات پر ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی اپنی آنکھین بھینچ کے بند کرلے اور اندھے
کیطرح اورون کی آواز کے پیچھے چلے مسائل فقہی اونھین لوگون کے واسطے ہین جو قرآن وحدیث کا
مطلب سمجھ نہین سکتے اور جو عالم اصول اور تفسیر اور حدیث ولغت نحو جانتا ہو اوسکو بھی چاہیے
کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن وحدیث سے مقابل کرے اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر
مخالف پاوے تو قواعد اصول کے موافق اوسکی تاویل صحیح مین فکر کرے پھر اگر صریح مخالف پاوے تو اوسکو
رد کردے اور مانے پھر کسیکا قول ہو خواہ امام کا خواہ مشائخ کا کیا تعجب ہی کہ اوس امام ومشائخ کو غلطی
ہوگئی ہو اسواسطے کہ سوائے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین اہل سنت کا یہی عقیدہ ہی کہ المجتہد یخطی
یعنی مجتہد کبھی خطا بھی کرجاتا ہی تو واقف کار پر فرض ہی کہ اوس خطا کو مٹا کر درست

دین کی بات مین راہ نکالی ہی اپنی طرف سے کہ اوس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا ہوا ون لوگون کو
کیا لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہین جو اونکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے نا انصاف ہین اگر اللہ نے
قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر اونپر عذاب دردناک ہونے لگتا
مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالے پھر جو
شخص اوسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہی اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا
قال اللہ تبارک وتعالی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم
فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا مین کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا
اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پھر اگر جھگڑ پڑے کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ کے
اور رسول کے طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ خوب ہی اور بہتر تحقیق
کرنا ہی ف یعنی اللہ اور رسول کے حکم کے بموجب عمل کرو پھر جو مسلمان حاکم ہو اوسکے کہنے پر
عمل کرو اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہین پھر اگر اوس حاکم کی اور تمھاری بات مین
کچھ تنازع پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے تو اوسکو اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو پھر جو وہان سے
حکم ہو وہ عمل مین لاؤ اس آیت سے بوجھا گیا کہ اختلافی مسائل مین قرآن و حدیث کی طرف
رجوع کیا چاہیے جو اوس سے ثابت ہو وہ مانا چاہیے اور کوئی متاع مطلق نہین اخرج ابوداؤد
ابن ماجۃ عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العلم ثلثۃ
آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل ترجمہ مشکوۃ کی
کتاب العلم مین لکھا ہی کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہین آیت محکم یعنی قرآن یا سنت قائم یعنی حدیث
یا فرض برابر کا یعنی اجماع امت کا اور جو سوا اسکے ہو وہ فضول ہی ف یعنی قرآن و حدیث
اجماع امت ان تین اصول سے دین کی بات ثابت اور معلوم ہوتی ہی اور مسئلہ قرار پاتا ہی
اور جو دلیل کہ سوا ے قرآن و حدیث اجماع امت کے ہو وہ فضول ہی لایعنی جیسے ہنر کی
بات اخرج البیہقی عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اللہ حکم دیدے تو اوسکا حکم ماننا چاہیے تو وہ اوسکا حکم اوسیکی طرف نہ ٹھہرا بلکہ اللہ تعالی کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ نے لوگون کو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا کہ اپنے مان باپ کا حکم مانو اور غلام کو حکم کیا کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور مان باپ اور میان خلاف حکم خدا کے نہ بتاوین اور پیغمبر معصوم ہی وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاویگا البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین اوسمین آدمی کو اختیار ہی چاہے نکرے پھر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ کا حکم کیا ہی جو باوجود مخالفت حکم خدا کے اوسکو مانیے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسی ہی اور کسی مولوی درویش کا حکم ماننا شرک ہی قال اللہ تبارک وتعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الٰہا واحدا لا الہ الا ہو سبحانہ عما یشرکون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ برات مین کہ ٹھہرایا ہی اپنے عالمون اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا ہی کہ بندگی کرین ایک مالک کی کہ نہین کوئی مالک سوا اوسکے سو وہ نرالا ہی اونکے شریک بنانے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہین عیسے مسیح پیغمبر اور مولوی اور درویش کہ اونکا بھی حکم اپنے اوپر واجب اور فرض سمجھتے ہین جیسا اللہ کا حکم حالانکہ اس بات کا اونکو حکم نہین ہوا اور اس سے اونپر شرک ثابت ہوتا ہی اور اللہ نرالا ہی اوسکا کوئی شریک نہین ہو سکتا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ عیسی مسیح پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یہ سب اوسکے بندے ہین خود محکوم پھر یہ کہان سے خود حاکم اور مالک ہو گئے کہ اپنی راے سے مسئلہ بتاوین اور خدا کے حکم قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین قال اللہ تبارک وتعالی ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینہم وان الظالمین لہم عذاب الیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ شعرا مین کہ کیا اونکے شریک ہین کہ اونھون نے راہ ڈالی ہی اونکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اونمین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہی ف یعنی یہ بڑی ناانصافی ہی کہ اللہ کی حکومت کی شان مین دخل دیجیے سو جو لوگون نے

زیادہ پکّا اور مضبوط ہی کہ حدیث مین راویون کو بھی دخل ہی اور راوی معصوم نہین پھر اسکے بعد وہ مسئلہ ہی جسپر اصحابون نے اتفاق اور اجماع کیا ہر چند وہ لوگ حضرتؐ کی صحبت مین رہے اور ہر کام کا حکم سنا کیے اور ہر فعل حضرتؐ کا دیکھا کیے اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اللہ و رسول کی غرض اور اونکو ہر حکم کی وجہ دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نہ تھے اور اجماع کے مسئلہ مین کچھ فی الجملہ اونکی عقل کو قیاس مین دخل ہوا اسواسطے وہ مسئلہ اجماعی اوس صریح حکم خدا و رسول کے درجہ کو نہ پہونچیگا پھر ان تینون طرح کے مسئلہ مین ضعیف وہ مسئلہ ہی جو مجتہدون نے اپنے قیاس سے بموجب آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار نکالا اسواسطے کہ قیاس مین عقل بشری کو بھی بہت دخل ہی اور جب عقل کو دخل ہوا تو بھول چوک بھی ممکن ہی بلکہ اکثر ہوجاتی ہی چنانچہ اکثر مسئلون مین خود حضرت امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ نے رجوع کیا کہ پہلے کچھ کہا تھا پھر بعد ایک مدت کے اور طرح تحقیق ہوا تو اوسطرح پر فرمایا پھر اور کوئی مولوی مشائخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالے تو اوسکا کیا ٹھکانا مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار متقی پرہیزگار اوس مسئلہ کو قبول کرلین تو البتہ وہ بھی معتبر ہی غرضکہ مسلمان کو چاہیے کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی تقلید کرے اور تحقیق کی فکر مین رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہوجاوے تو اوسکے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہی اور تقلید کے معنی یہ ہین کہ بے دلیل کے دریافت کیے کسیکے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نکرنا کہ اسنے کس سبب سے یہ حکم کیا سو اکثر لوگ جو اکثر مولویون و درویشون کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑتے ہین اور اوسکی تحقیق نہین کرتے گویا اون مولویون و درویشون کو حاکم شرع کا جانتے ہین سو ایسی تقلید بدعت اور حرام ہی قال اللہ تبارک وتعالی ان الحکم الا للہ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام مین کہ حکم کسیکا نہین سوائے اللہ کے ف یعنی یہ کسیکی شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اوسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہی تو حکم بھی اوسیکا چاہیے اور مخلوق کو اوسیکی حکم برداری کرنا چاہیے اس آیت سے معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم مشائخ کا حکم خلق پر جاری نہین ہوسکتا مگر ہان جسکی حکم برداری کا

رد ثابت ہوتا ہی سو سننا چاہیے کہ اکثر لوگ مولویون اور درویشون کے کلام اور کام کو سند پکڑتے ہین
اور اونکے کلام اور کام کی پیروی کرتے ہین اور اونکے حق مین یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو اونھون نے کیا
اور کہا وہی ٹھیک ہی اور اللہ کی راہ وہی ہی پھر خواہ وہ کلام اور کام خدا اور رسول خدا کے یعنے قرآن
و حدیث کے خلاف ہو خواہ موافق اور کہین سے اوسکی سند ہو یا نہو گویا اون مولویون و درویشون کو
ہمسا کم شرع کا اور شارع جانتے ہین پھر اگر کوئی اون مولویون و درویشون کے قول و فعل کے
خلاف آیت اور حدیث پڑھے تو اوسکا انکار اور اوسکے مطلب مین تکرار کرنے کو موجود ہو جاتے ہین اور
ایمان جاتے رہنے کا کچھ لحاظ نہین کرتے اور اصل بات یہ ہی کہ حاکم مطلق اللہ ہی ہی اوسکے حکم کو ماننا
چاہیے اوسکے سوا اور کسیکا حکم نہ مانیے اور رسول کا حکم ماننا بھی خدا ہی کا حکم ہی خود پیغمبر بھی حاکم
نہین پھر اور کوئی مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملا طالب علم اور غوث قطب اور
ولی اور پیر شہید پیرزادے خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار مین ہین مگر ان قرآن و حدیث کی
بات جو جانتا نہو وہ اون واقف کار لوگون سے دریافت کرلے کہ یہ بھی اللہ تعالی ہی کا حکم ہی
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی جو تم نجانو تو تم پوچھ لو یاد رکھنے والے لوگون سے
تو اسواسطے مجتہد اور عالم اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث
قطب ولی مشائخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے مگر اونکو حاکم شریعت کا نجانے اور جو
مسئلہ کہ قرآن مین مفصل مذکور نہین اوسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث
مین بھی صریح بیان نہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کے اجماع سے
دریافت کرکے اوس اجماع کے موافق عمل کرے اسواسطے کہ حدیث کی رو سے صحابہ کے اجماع کی
پیروی کرنے کا حکم ثابت ہی پھر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت نہو یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین
ویسا واقع نہوا جو اوسپر وہ حکم ٹھہرا کر اجماع کرتے تو ایسی بات پر مجتہدون کے قیاس صحیح کے
موافق عمل کرے پھر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانون نے قبول کیا ہو
جیسے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور قیاس بھی فاسد نہو تو معلوم ہوا
کہ لیکا مسئلہ وہی ہی جو قرآن کی آیت سے معلوم ہو اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہی متواتر اسکے بعد وہ
مسئلہ ہی جو حدیث سے ثابت ہو اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہی مگر قرآن کا مسئلہ اس سے

اب اسجگہ اسکو خدا ہی سے کام پڑیگا اور کوئی کام نہ آیا پھر ایسے ہی ایکدن مجکو بھی مرنا ہی اور دنیا کے سب بھائی برادر جورو اولاد کے نوکر چاکر گھر بار مال متاع چھوٹ جائیگا اور عمل اپنا ساتھ جائیگا اور صرف اللہ ہی سے کام پڑیگا جب آدمی یہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور موت اور آخرت یاد آویگی خصوصاً ٹوٹی پرانی قبروں کے دیکھنے سے یہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہی تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہی اور برے کام سے باز رہتا ہی تو اسواسطے اسطرح پر قبر کی زیارت کرنی جائز اور مباح اور سنت ہی اور جس زیارت سے کہ دنیا کی رغبت کم ہو اور نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت نہین درست پھر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہان نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اوسکو بوسہ دے یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور اون مردون کو پکارے اور اونسے مدد مانگے روزی اولاد بیمار کی شفا قرض سے چھٹکارا چاہے اور کچھ حاجت مانگے یا وہان چادر شامیانہ نقارے کھانا مٹھائی چڑھاوے یا لڑکون لڑکیون عورتون کو لیجاوے یا وہان روشنی مجلس میلا کرے یا اور کچھ خرافات کرے سو وہ بدعتی ہی یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا سو اس زمانہ مین اکثر لوگ قبرون پر انھین کامون کے واسطے جاتے ہین دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنے کو کوئی نہین جاتا بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب جاتے ہین اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلین اوسکے مقابلہ مین لاتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشائخ عاقبت سلب قبرون پر جاکر مراقب ہوکر بیٹھنے لگے عرس کرنے لگے روشنی رنگ وہان ہونے لگا اور ریوڑی گٹا حلوا شیرمال چڑھنے لگا چادرین مفت کی آنے لگین اور عورتین جوان بڑھیان جانے لگین نوبت نقارے بجنے لگے نذر نیاز کا روپیہ پیسا جمع ہونے لگا وہ مولوی مجاور مشائخ بجنے لگے تب اونھون نے عوام جاہلون کے خراب کرنے کو دو چار ادھر اودھر کے قصہ کہانی اون قبرون والون کی بنالین دو ایک روایتین جھوٹی سچی نکال لین دو تین حدیثین اور جگہ کی اپنے مطلب پر لگالین اپنی دنیا کا بنانا کیا اور اونکی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا روسیاہ کیا پھر ایسے لوگ اونکے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ مسلمان کو اللہ اور رسول کے سوا کسیکی سند پکڑنا نچاہیے اسواسطے ایک فصل علیحدہ بیان کیجاتی ہی سننا چاہیے الفصل السادس فی رد بدعۃ التقلید ترجمہ فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جنسے تقلید کی برائی اور تقلید

فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد مین

خدا کی لعنت ہی اور معمار بھی اوسمین شریک ہی اور عورتون کو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے تو اوس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہی اسواسطے کہ بُرا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی اجازت دینا برابر ہی عن مالک انہ بلغہ ان علی ابن ابیطالب یتوسد القبور ویضطجع علیہا ترجمہ امام مالک نے نقل کیا کہ علی ٹیکی لگا لیتے تھے قبرون سے اور لیٹ جاتے تھے قبر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جانا یا اتفاقاً بعض وقت قبر سے ٹیکہ لگا لینا مضائقہ نہین منع وہی ہی جو قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کے واسطے بیٹھے اخرج ابوداؤد والترمذی والدارمی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابوسعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہی یعنی قابل نماز کے ہی سوا قبرستان اور حمام کے ف یعنی قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین اخرج ابن ماجۃ عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا ترید فی الدنیا وتذکر الآخرۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو قبرون کی زیارت کرنے سے سو تم قبرون کی زیارت کرو اسواسطے کہ قبرون کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت ف حضرت نے پہلے قبر کے پاس جانے کو مطلق منع فرمایا تھا بعد اسکے یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر کے پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو دوسرے یہ کہ موت اور قیامت یاد آوے سو وہ یون ہی کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا اور اوسنے خیال کیا کہ یہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا تھا طرح طرح کی آرزو مین اور حوصلے اور ارادہ رکھتا تھا دوست آشنا کے ساتھ آپسمین مجلسین گرم کرتا تھا اور سب اسکے ہمنشین محظوظ تھے اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آیندہ کو یون کرینگے اور ایسا ہوگا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے میدان مین بے یار و غمخوار بے زر و زور اکیلا پڑا ہی کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہی نہ یار خبر لیتا ہی نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھ گئے

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے جہاد کو تو مین نے لیا ایک نمط یعنی کپڑا روئی دار سو
پردہ بنایا اوسکو دروازہ پر پھر جب آئے حضرت تو دیکھا اوس کپڑے کو تو کھینچا اوسکو استدر
کہ پھاڑ ڈالا اوسکو اوسکے بعد فرمایا کہ اللہ تعالی نے نہین اجازت دی ہمکو کپڑا اور مصالنے کی پتھر اور مٹی کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چادر قبر پوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف اوڑھانا اور چھتڑے پر
یا کسی بزرگ کے نام کی چھڑی پر غلاف چڑھانا اور کپڑے کی دیوار گیریان اور چھتین لگانا نہین
درست اور ایسے کام سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض اور بیزار ہوتے ہین مسلمان کو
بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ جہان کہین ایسا دیکھے تو حتی المقدور دور کرے اور پھاڑ ڈالے

اخرج ابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسراج ترجمہ مشکوۃ کے
باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن
عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون کو
جو زیارت کرین قبرون کی اور اون لوگون کو لعنت خدا کی جو بناوین قبرون پر مسجدین اور روشن
کرین قبرون پر چراغ ف قبرون پر چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ اسواسطے
اپنا پیسا خرچے موجب لعنت کا ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہے کہ
اندھیرے مین روشنی ہو تاکہ آدمی اپنا کام کرے پھر جب کام سے فارغ ہو سونے لگے تو گل کردے
سو وہان مردے کو روشنی کی کیا حاجت کچھ کام اوسکو لگا نہین اور سوا اسکے اگر وہ مردہ خدا کا
مقبول ہے تو اوسکے واسطے خدا کی طرف سے روشنی ہے پھر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ بدکار ہے تو عذاب
اور حساب مین گرفتار ہے اوسکو یہ روشنی کیا درکار ہے اور علاوہ اسکے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندر کا
اندھیرا کیونکر جاوے یہ چراغ جلانا روشنی کرنا ایک تو اسراف ہے دوسرے شرع اور عقل کے خلاف
اور جلانے والا اور جلوانے والا دونون پر خدا کی لعنت روسیاہ ہین اور قبر پر مسجد بنانا اگر نماز کے واسطے ہے
تو جہان قبر زیر نگاہ ہو وہان نماز درست نہین اور نماز بھی اگر مردے کی تعظیم کے واسطے ہے تو کفر ہے اور
اگر وہان مسجد بنانا نام کے واسطے ہے تو حرام ہے اور اسراف اور اگر مردے کی تعظیم کے واسطے ہے تو وہ مسجد
مردے کے واسطے ٹھہری خدا کا مکان مخلوق کے واسطے بنانا یہ شرک ہے پھر ایسی مسجد بنانے والے پر بھی

گچ کرنا پختہ بنانا قبرون پر آیتین یا حدیثین یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھدینا یا تختی وغیرہ پر لکھکر وہان لگانا اور قبرون پر پاؤن رکھکر چلنا حرام ہی پھر کسی ہی کی قبر ہو کیسے واسطے نہین درست اخرج الشیخان عن عائشۃ قالت لما اشتکی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر بعض نسائہ کنیسۃ یقال لہا مادریۃ وکانت ام سلمۃ وام حبیبۃ اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنہا وتصاویر فیہا فرفع راسہ فقال اولئک اذا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار خلق اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جب بیمار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ذکر کیا بعضی بی بیون نے ایک گرجے کا جسکو ماریہ کہتے ہین اور بی بی ام سلمہؓ اور بی بی ام حبیبہؓ گئی تھین حبشہ کے ملک کو سو اونھون نے ذکر کین اوسکی خوبیان اور اوسمین کی تصویرون کا حال تو اوٹھا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر پھر فرمایا کہ اون لوگون مین جب کوئی نیک مرد مرجاتا تھا تو بناتے تھے اوسکی قبر پر مسجد پھر بناتے اوسمین وہ صورتین وہ لوگ بہت بُرے ہین اللہ کی سب خلقت سے ف یعنی بی بی ام سلمہؓ اور بی بی ام حبیبہؓ حضرتؐ کی بی بیان حبشہ کے ملک کی طرف گئی تھین وہان نصاریٰ کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اوسکا نام تھا دیکھا تھا تھین کہ اوسمین تصویرین بنی ہوئی تھین سو حضرت سے اونھون نے اوس مکان کا اور اوسمین کی تصویرون کا ذکر کیا تو حضرتؐ نے باوجود بیماری کے اپنا سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصارا کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اوسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اوسمین اوس مردے کی تصویر بنا دیتے سو وہ یہود اور نصاری اللہ کی ساری خلقت سے بُرے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان مین مسجد بنانا بہت بُرا ہی پھر وہان تصویرین بنانا اور بھی بُرا ہی اور نصاری یہود کی رسم ہی سو مسلمان کو اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہیے اور جو بنا دے وہ ساری خلق کے بُرون سے بُرا ہی اخرج الشیخان عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج فی غزاۃ فاخذت نمطا فسترتہ علی الباب فلما قدم فراٰی النمط فجذبہ حتی ہتکہ ثم قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے

نہین اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے دوسرے یہ کہ قبر کے بھروسے پر بیٹھ رہے مجاور خادم بنکر کہ وہانکا مکان صاف رکھے اور ہر امر کی جز گیری کیا کرے اور جو حاجتی زوار وہان جاوین اونکو زیارت کرایا کرے فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے اور اگر یون کہیے کہ لاتجلسوا علی القبور یعنی جلسہ مجلس نکرو قبرون پر تو صریح معلوم ہوتا ہی کہ عرس کی محفلین کرنی قبرون پر درست نہین

اخرج مسلم عن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علیؓ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج نے نقل کیا کہ مجکو علیؓ نے کہا کہ بھلا نہ بھیجون مین تجکو ایسے کام کو کہ بھیجا تھا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی مورت مگر مٹا دے اوسکو اور نہ چھوڑے کوئی قبر اونچی مگر تو برابر کردے اوسکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے اور اگر کوئی بناوے جو مقدور چلے تو مٹا دے کہ اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مامور کیا تھا اور حضرت علیؓ نے اپنے وقت مین ابو الہیاج کو یہی حکم دیا تھا سو اونچی قبر بنانا گناہ ہی پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو اوسکو زیادہ کوشش کرکے برابر کردے اسواسطے کہ اپنے بزرگ کے حق مین گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ برا ہی جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست لگی ہو تو اوسکو دور کرنا مقدم ہی کہ اون بزرگون کی خوشی اسی مین ہی اخرج مسلم عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اس سے کہ عمارت بنا کیجاوے قبر پر اور اس سے کہ کوئی بیٹھے اوسپر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانا اور قبر پر مقبرہ عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کرنے کے یا مجاور خادم بنکر بیٹھنا حرام ہی کسی ہی کی قبر ہو اخرج الترمذی عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیہا وان توطأ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبرون پر گچ کرنے سے اور قبرون پر لکھنے سے اور قبرون کو روندنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرون پر

ہزار چند زیادہ اونھین کے امت کے جاہل اور بعضے ضدی پیرزادے اور بعضے پیر پرست کرنے لگے پھر اب یہانتک نوبت پہونچی قبرون کو منقش بناوین اور مسجد کے موذن کو روکھی سوکھی بھی روٹی نہ دین اور قبرون کے مجاورون کو حلوے اور مٹھائیان کھلاوین مسجد مین برتن وضو و غسل کے واسطے نہ رکھواوین اور قبرون پر نقارے بجاوین مسجد مین جانماز بوریے اور کپڑے کی نہ ڈالین اور اگر ٹپکے چھت مسجد کی مرمت نکرین اور قبرون پر چادرین زربفت کی اور نگیرے اطلس کے چڑھاوین پھر کیون نہ خدا کی لعنت برسے جب خدا کی کم تعظیم کی اور بندون کی زیادہ یا خدا کے برابر اور کی بھی تعظیم کی پھر سوا لعنت خدا کے اور کیا چاہیے غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے واسطے کرنا چاہیے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب پیرون کے پیر اور سب بزرگون کے بزرگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنے سے بددعا کرین اور لعنت بھیجین تو اور بزرگ اپنی قبرون کے ساتھ معاملہ کرنے سے کب راضی ہونگے اخرج مسلم عن جندب قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہکم عن ذلک **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ کر ڈالتے تھے اپنے نبیون اور اچھے لوگون کی قبرون کو مسجدین سو تم مت بنائیو قبرون کو مسجدین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ چاہیین درست نہین اور اگلے کافر یہود و نصاری کی یہ رسم ہے کہ حضرت نے اس سے مسلمانون کو منع کیا

اخرج مسلم عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب دفن میت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مرثد غنوی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قبرون پر بیٹھو اور نہ اونکی طرف نماز پڑھو **ف** قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ مردے کی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اسواسطے ہو گویا اوس قبر اور اوس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بھی نہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضکہ کسی نیت سے قبر کی طرف نماز نہین درست اور قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے قبر پر بیٹھنا بھی درست

کرلیا اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین یعنی مسجدین نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہی
بلکہ مسجد اسیواسطے ہی اور وہان جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگون کے ارام کے واسطے پانی کا برتن
رکھنا مسجد کی عمارت اچھی بنانا اوسمین چراغ جلانا ثواب ہی سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرون کی
قبرون پر ایسے کام جو مسجد کے واسطے چاہیین کرتے تھے کہ اون لوگون پر نہایت سخت غضب پڑا
کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندے گئے اسواسطے کہ ایسے کام کیے سے وہ قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی سو ہمارے
حضرتؐ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ ای اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو یعنی ایسا نہووے کہ میری قبر پر
لوگ ایسی حرکتین کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے
ساتھ چاہیے درست نہین اور جو کوئی کرے اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جس قبر کے ساتھ لوگ ایسے کام کرین وہ قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
اسمعیلؑ اور لات وغیرہ کی تصویرین اور قبرین لوگون کے پوجنے کے سبب بت ٹھہر گئین تھین

اخرج الشیخان عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی
مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد ترجمہ مشکوۃ کے
باب مساجد و مواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عائشہؓ نے نقل کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری مین جس سے اوٹھے نہین فرمایا کہ لعنت کرے اللہ یہود
اور نصاری پر کہ اونھون نے کرلیا اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین ف یعنی جب بیمار ہوئے
اور وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنی امت کو خبردار کرنے کو فرمایا کہ یہود اور نصاری پر خدا لعنت کرے
کہ اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین ٹھہرالیا کہ جیسے مسجد مین سجدہ کرنا چاہیے خدا کو ویسے ہی
یہ قبرون کی طرف کرنے لگے اور جیسی مسجدین پختہ پتھر کی عمارت کی بنانا چاہیے ویسی ہی یہ قبرین اونچی اونچی
بنانے لگے اور جیسے مسجد مین چراغ جلانا چاہیے ویسے ہی یہ قبرون پر روشنی کرتے ہین اور جیسے مسجد مین عبادت
کرنا زیادہ ثواب ہی ویسے ہی یہ قبر کے پاس مقبرون مین مراقبہ کرنا اور نماز پڑھنا زیادہ مؤثر جاننے لگے اور جیسے
مسجد مین فرش بچھانا چاہیے ویسے بلکہ اوس سے بھی زیادہ قبرون پر اور مقبرون مین فرش و فروش
بچھانے لگے اور چادرین زرین قبرون پر ڈالنے لگے سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرتؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود و نصاری پر لعنت فرمائی اور بددعا کی وہی کام بلکہ اوس سے

اور اگر تمکو اپنے واسطے اور میرے واسطے ثواب منظور ہی تو درود پڑھو کہ مجکو تمکو دونون کو ثواب ملے اور درود کے
لیے نزدیک ہونا قبر سے کچھ ضرور نہین بلکہ لاکھون منزلون سے اگر درود پڑھوگے تو بھی مجکو اللہ تعالی وہ
درود تمھارے پہونچا دیگا اسواسطے کہ درود پہونچانے کے لیے اللہ تعالے نے فرشتے مقرر کیے ہین اور درود
جو ہی سو خدا تعالی سے دعا ہی کہ اللھم صل علی محمد یعنی ای اللہ رحمت بھیج محمد پر اور اللہ سب حال
مین ہر جگہ سے سنتا ہی اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرت کے مزار شریف پر روز و
تاریخ معین مین اجتماع اور جماؤ کرنا درست نہین پھر جب حضرت کی قبر شریف کے واسطے یہ بات منع ہی
تو اور کسیکی قبر پر عرس اور جماؤ اور میلا کرنا اور تاریخ معین مین قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہی
دوسرے یہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہین جیسے راگ وغیرہ
کہ لوگ عرسون مین کرتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مردے کو ثواب پہونچانا ہو تو دور ہی سے اوسکے واسطے اللہ سے
دعا کرے یا اوسکی طرف سے کچھ خیرات کردے اسواسطے قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہین چوتھے یہ کہ
حضرت نے جو یہ فرمایا کہ درود مجکو پہونچایا جاتا ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہین کہ جہان
درود پڑھا جاوے وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہی سو یہ بات غلط ہی پھر بعضے نادان جو کھانے
وغیرہ پر فاتحہ پڑھتے ہین تو یہ جانتے ہین کہ اسوقت اوس مردے کی روح آتی ہی پھر اس لحاظ سے
وہان پر عطر اور پان اور پانی بھی رکھ دیتے ہین سو یہ بات لغو اور غلط ہی اخرج احمد والترمذی و
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اللہ زوارات القبور

ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی
اللہ نے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتون کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کو قبر کے
پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہی اخرج مالک عن عطا بن یسار قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد اور مواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا
کہ عطاء ابن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای اللہ
امت کیجو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب اللہ کا اون لوگون پر جنھون نے

برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اوسکو ہرگز نماننا چاہیے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہوگئی کسی نے کہا
میرے پیر کی قبر سے مجکو وہی فائدہ ہوتا ہی جو پیر سے ہوتا تھا یا پیر پیر اقبر مین بھی مریدون کی طرف متوجہ ہی
جاہلون نے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیارات قبور مین مبالغہ کیا اور مولوی بزرگون سے استمداد
اور استعانت کرنے لگے اور قبرین پوجنے لگے اور سیکڑون کام دنیا و دین کے چھوڑ کر قبرون کے پوجنے کو
منزلون جانے لگے اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ہذا
ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابی سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جاوے مگر
تین مسجدون کی طرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصی یعنی بیت المقدس کی
مسجد اور مسجد میری یعنی مدینہ کی مسجد **ف** یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کو
سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ کو اور مسجد اقصی کو اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کے
واسطے جانا درست ہی اگلی امتون کے لوگ کوہ طور اور مرقع عیسیٰ اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت
کرنے دور دور سے سفر کرکے جاتے تھے اس حدیث سے وہ جانا منع ہوگیا کہ سوائے ان تین جگہ کے اور جگہ
زیارت کے واسطے سفر کرکے جانا منع ہی اور بکن پور اور اجمیر اور بہرائچ اور بغداد اور کربلا اور نجف اشرف
کو صرف قبرون کی زیارت کو سفر کرکے جانا درست نہین اخرج النسائی عن ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لاتجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم
ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے
نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ
اور درود بھیجو مجھ پر اسلیے کہ درود تمھارا پہونچایا جاتا ہی مجکو تم کہین ہو **ف** حضرت نے جب
یہود و نصاریٰ کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگون کی قبرون پر سال کے بعد میلا اور جماؤ کرتے ہین اور ہوتے
ہوتے یہ یہانتک نوبت پہونچی کہ اونسے منتین مرادین مانگنے لگے تو بیشتر سے اپنی امت کو فرمایا کہ
تم میری قبر کو عیدگاہ مت بنائیو یعنے جیسے عیدگاہ مین برسوین دن لوگ اچھی اچھی پوشاک
پہنکر خوشی سے روز و تاریخ معین مین جمع ہوا کرتے ہین سو تم میری قبر پر اسیطرح سے اجتماع نہ کیجیو

ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے نہین بتائی کہ فلانا شخص فلانے کا سفارشی ہے میرے
یہان پھر کیا یہ لوگ اللہ سے بھی زیادہ خبردار ہین جو اوسکو بتاتے ہین جو وہ نہین جانتا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ کوئی بزرگ اور خورد ایسا سفارشی کسیکا آسمان اور زمین مین نہین کہ اوس بزرگ کی روح یا قبر کو
یا جھنڈے نشان چھڑی کو مانیے تو کچھ فائدہ ہو اور نہ مانیے تو نقصان ہو اور انبیا اولیا کی سفارش
جو ہے سو اللہ کے اختیار مین ہے اونکے سطرح کے ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ ان چیزون کا پوجنے والا اور اونکو
اسطرح ماننے والا مشرک ہوجاتا ہے اگرچہ اوس بزرگ کو خدا نہ سمجھے خدا کی جناب مین سفارشی ہی اپنا جانے
اور پوجے تو بھی اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے قال اللہ تبارک وتعالی قل یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق
ولا تتبعوا اہواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل **ترجمہ**
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین کہ تو کہہ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات
مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو بہک گئے ہین آگے اور بہکا گئے بہتون کو اور بھولے
سیدھی راہ سے **ف** سب دینون مین یہ بات ثابت ہے کہ دین کے کام مین جسقدر خدا و رسول
کا حکم ہو اوسقدر وہ کام کیجیے اپنی طرف سے اور کچھ اوسمین زیادہ بڑھا کر نہ کہیے اور نہ لکھیے کہ زیادہ
بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہین رہتا اور دین کی راہ سے علیحدہ ہوجاتا ہے پھر جو کوئی اوس کام
کو کرے وہ گمراہ ہوجاتا ہے سو یہود اور نصاری کے مولوی اور درویشون نے دین کے کام مین اپنی
طرف سے زیادہ باتین بہت سی نکالی تھین اور کتابون مین لکھ گئے تھے جیسے یہ بات کہ جو شخص
فلانے بزرگ کو اسطرح سے مانے اوسکا یہ درجہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام لینے سے
یون روا ہوتا ہے اور فلانے کی قبر پر جانے سے یون مرادین پوری ہوتی ہین اور فلانے کی قبر
تریاق مجرب اور اکثیر اعظم ہے سو پچھلے لوگ وہ لکھا ہوا دیکھکر وہ بات سچی جانتے اور اون
بزرگون کو اوسطرح مانتے اور اونکی قبرین اور نشانیان پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب
اللہ سے زیادہ مت کہو اور دین کے کام مین مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویون اور درویشون کے
لکھے ہوے اور کہے ہوے پر دھوکا نہ کھاؤ کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور اونھون نے
بہتون کو گمراہ کردیا سو وہ لوگ اور سب لوگ برابر سیدھی راہ سے بہک گئے پھر اونکی بات کی
کیا سند ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن حدیث کے

مین آدمی ہی ہون اور جو معجزے ظاہر ہوتے تھے وہ تو ہی میرے ہاتھون سے کراتا تھا اور مجھکو تو
وہ بھی نہین معلوم جو تیرے جی مین ہی پھر اور کچھ مجھسے کیا بن آوے دوسرے کے جی کی چھپی بات
تو ہی جانتا ہی اور مین نے ان لوگون سے وہی بات کہی تھی جو تو نی حکم کیا تھا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو
جو میرا تمھارا دونون کا ایک رب ہی اور میرے آسمان پر جانے کے بعد ان لوگون نے مجکو اور میری مان کو
پوجا اور پرستش کی اور جبتک مین دنیا مین انکے پاس موجود رہا تب تک انکے حال سے خبردار رہا اور انکو
نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا پھر جب تو نے مجکو اپنی طرف پھیر لیا اور مین آسمان پر گیا پھر مجکو خبر نہین کہ
انھون نے میرے بعد کیا کیا اسکی تجھیکو خبر ہوگی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہی مجکو کیا خبر اب اگر تو
ان لوگون کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہین مجکو کچھ دخل نہین مین بچا نہین سکتا اور انکی حمایت
کر نہین سکتا اور باوجود اسکے تو زبردست ہی اگر تو انکو معاف کردے تو بھی تیرے کام حکمت کے ہین اس
آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان اور کسیکا یہ مرتبہ نہین کہ لوگون کو کہے کہ تم میری بندگی
کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اون بزرگون کو خود خبر نہین ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہین اور
جب معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے بلکہ قیامت کے روز اون
لوگون کے دشمن بنجاوینگے اور انسے بیزاری اپنی اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبرون
کا پوجنا جو اب رائج ہی اور جو لوگ بزرگون کو اپنا حاجت روا مشکلکشا سمجھتے ہین سو وہ بزرگ روز قیامت
کو اونکو الزام دینگے اور اپنی بیزاری انسے ظاہر کرینگے اسواسطے کہ اسطرح سے قبرون کا پوجنا نہ قرآن مین
نہ حدیث مین نہ حضرت علی نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا نہ اور کسی خدا کے مقبول نے سکھایا
صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کیا قال اللہ تبارک وتعالی ویعبدون من دون اللہ مالا یضرہم
ولا ینفعہم ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ
وتعالی عما یشرکون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس مین کہ اور پوجتے ہین ورے اللہ سے
ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا
بتاتے ہو اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہی اوس سے جسے یہ شریک
بناتے ہین ف یعنی جو لوگ تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنے
بزرگون کی پوجتے ہین کہتے ہین کہ جنکی تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا روحین ہم پوجتے ہین یہ ہمارے

مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک انک
انت علام الغیوب ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیہم شہیدا مادمت
فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شی شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان
تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین کہ اور جب
کہیگا اللہ کہ ای عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا لوگون کو کہ ٹھہراؤ مجکو اور میری مان کو دو معبود
سوائے اللہ کے بولا تو پاک ہی مجکو نہین ہن آتا کہ کہون جو مجکو نہین پہونچتا اگر مین نے یہ کہا ہوگا
تو تجکو معلوم ہوگا تو جانتا ہی جو میرے جیمین ہی اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین ہی بیشک تو ہی
جانتا چھپی بات مین نے نہین کہا اونکو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہی میرا اور
تمہارا اور مین اونسے خبردار رہتا تھا جبتک اونمین رہا پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر
رکھتا اونکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہی اگر تو اونکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر اونکو معاف
کرے تو تو ہی ہی زبردست حکمت والا ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے
پیدا ہوے اور اونکے ہاتھ سے مردے زندہ ہوے اور مادرزاد اندھے آنکھون والے اور کوڑھی
چنگے ہوئے یہ معجزہ دیکھکر نصاریٰ اونکو خدا کا بیٹا اور اونکی مان مریمؑ کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور یہ
جانا کہ یہ دونون خدا کے یہان مختار ہین جسکے واسطے جو چاہین سو کرین یہ بات سمجھ کر مرادین اونسے
مانگنے لگے اور یہودیون نے اپنے گمان مین حضرت عیسیٰ کو سولی دیا سو یہ نصاریٰ اوس سولی کی
شکل بناکر اوسکی تعظیم کرنے لگے اور جانتے کہ اللہ ان باتون سے خوش ہوتا ہی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ روز حشر کو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے پوچھیگا کہ کیا تمنے نصاریٰ سے کہا تھا کہ تم لوگ مجکو اور
میری مان کو سوائے خدا کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتین اور مرادین مانگو تب حضرت عیسے عرض
کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان مین دخل کرون اور ایسی بات لوگون سے
کہون جو میرے لائق نہین کہ مین تو اسواسطے ہون کہ لوگون کو خدا کی طرف رجوع کرون نہ یہ کہ
خدا کیطرف سے روکون اور اپنی طرف رجوع کرون اور اپنی ہی پوجا کراون اور خود ہی معبود بنون
مین تو بشر ہون اگر مین نے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے دفتر مین لکھی ہوگی اور تجکو معلوم ہوگی بلکہ
میرے دل مین بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجکو پوجے جو میرے دل مین ہی وہ تو خوب جانتا ہی

حکم کے تابع ہین ہمنے اوسکا حکم مانا تم بھی گواہ رہو قال اللہ تبارک وتعالی ماکان لبشر
ان یوتیہ اللہ الکتب والحکمۃ والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا
ربانیین بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ کسی بشر کا
کام نہین کہ اللہ اوسکو دیوے کتاب اور عقلمندی اور پیغمبری پھر کہے لوگون کو کہ تم میرے
بندے ہوجاؤ اللہ کو چھوڑکر ولیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب سکھاتے تھے اور
جیسے تم پڑھتے تھے ف یعنی جس آدمی کو اللہ تعالی نے عقلمندی اور پیغمبری دی اوس سے
یہ ہرگز نہوسکے اور اوسکا یہ کام نہین کہ لوگون سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑو اور میری بندگی کرو اور
مجھی کو مانو مین تمھارا مشکلکشا اور حاجت روا ہون اللہ نے مجھے مختار کردیا ہے میری پرستش کرنے سے
اللہ کی بندگی کی حاجت نہین رہتی ہان عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہین لوگون سے کہ تم رب کی
طرف متوجہ ہوجاؤ اور ربانی بنجاؤ جیسے تمھاری کتاب مین لکھا ہے کہ تم لوگون کو وہ کتاب
سکھاتے ہو اور خود اوس کتاب مین یہی مضمون پڑھتے ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند اور
پیغمبر کا یہ حکم نہین کہ اللہ کو چھوڑکر پیغمبر اور بزرگون کی پرستش ماننا کیجیے اور نہ کسی عقلمند پیغمبر کا یہ مرتبہ
اور مقدور ہے کہ وہ لوگون سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور
عقلمند لوگون یہی کہتے آئے ہین کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوجاؤ اور اوسیکو اپنا مالک اور رب
پروردش کنندہ حاجت برآرندہ سمجھو پھر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا
قول نقل کرے کہ سوا خدا کے اور کسی بزرگ کی بھی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت مین
اون کامون مین سے کسیکام کو اور کسیکے واسطے بھی کرنا درست بتادے سو وہ غلط ہے پیغمبر کا یا کسی
عقلمند کا فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہین اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اوسکے معنی ہی کچھ اور
ہونگے غرضکہ یہ جو اس زمانہ مین لوگ مردے بزرگون کو اسطرح سے جو مانتے ہین کہ اپنی حاجتین
برآنے کے لیے اونکی منتین مانتے ہین اور قبرون پر نذر ونیاز چڑھاتے ہین اور منزلون سے سفر کرکر قبرون کو
پوجنے جاتے ہین اور قبر کے گرداگرد پھرتے ہین لوٹتے وقت اولٹے پاؤن پھرتے ہین اور قبرون کو چومتے ہین
سو ان کامون سے وہ بزرگ خوش نہین اور اونھون نے یہ بات نہین کہی قال اللہ تبارک وتعالے
واذ قال اللہ یعیسی بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ قال سبحانک

نہ اون پیغمبرون نے کہا ہے پھر اپنی طرف سے کیون ایسے شرک کے کام کرتے ہو اور اللہ تعالی نے
قرآن مین بھی مسلمانون کو یہی حکم کیا کہ سوا خدا کے کسیکو نہ پوجو اور کسی سے سوا خدا کے
حاجتین نہ مانگو سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاری کی کتاب توراث و انجیل کا مطلب
اس مقدمہ مین ایک ہی تھا مگر یہود و نصاری اپنی کتاب کے موافق عمل نہین کرتے تھے
سو اللہ تعالی نے اس آیت مین پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ اے پیغمبر ان یہود و نصاری سے کہہ اے
کتاب والو سوائے خدا کے اورون کی روحون اور قبرون کا پوجنا چھوڑو اور سیدھی بات
پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور توراۃ اور انجیل تمھاری کتاب دونون کے موافق ہے کہ
ہم اور تم سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بھوت اور درخت
اور قبر وغیرہ کی بندگی نکرین اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھہراوین اور کوئی آدمی کسی آدمی کو
اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیضرسان نہ ٹھہراوے پھر اے پیغمبر اگر یہود اور نصاری اس
بات کو قبول نکرین اور پیغمبر اور بزرگون کی روح اور قبرون کا اور بزرگون کی نشانیون کا پوجنا
نہ چھوڑین تو اونسے کہدے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہین تم بھی گواہ رہو اس آیت سے معلوم
ہوا کہ سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اسیطرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکلکشا سمجھنا
اور اونکی قبرون پر حاجت روائی کے واسطے جانا خدا کی سب کتابون کے خلاف ہے اور
کسی شریعت مین اسکا حکم نہین اور شرک ہے یہود اور نصاری کے ایجاد ہین کہ اونکے جاہل
مسلمان بھی وہی کام اپنے پیغمبر اور بزرگون کی روحون اور قبرون کے ساتھ کرنے لگے اور
اگر سمجھائیے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی واہی دلیلین لاتے ہین اور اپنے
بعضے بزرگون کے کلام کو قرآن کے مقابلہ مین سند پکڑتے ہین تو اب اونسے بھی یون ہی کہنا
چاہیے کہ جو بات ہمارے اور تمھارے دونون کے نزدیک ثابت ہے کہ سوائے خدا کے کسیکی بندگی نچاہیے
اوسی بات کی طرف آجاؤ کہ ہم اور تم دونون خدا ہی کی عبادت کرین اور سوائے خدا کے کسیکو
اپنا حمایتی اور مشکلکشا اور حاجت روا نہ سمجھین اور کسی خرد و بزرگ کو خدا کا شریک نہ ٹھہراوین
اور سوائے خدا کے اپنا کسیکو پرورش کنندہ فیضرسان نہ جانین پھر اگر یہ لوگ نمانین تو فہو المراد
اور اگر نہ مانین اور اسیطرح بزرگون کا پوجنا نہ چھوڑین تو اونسے کہنا چاہیے کہ ہم تو خدا کے

اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر مین خدا ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور یہی اونمین بزرگی تھی کہ ہر امر مین اللہ ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے سوا خدا کے غیرون سے انکار رکھتے تھے پھر وہ کیونکر حاجت روا اور مشکلکشا ہوگئے اور اصل ان کامون کی یہود اور نصاری سے ہی کہ وہ اپنے پیغمبرون اور اور بزرگون سے جب وہ مرجاتے تھے تب اونکی قبرین پکی سنگین چونا کاری کی بناکر اونکے ساتھ ایسے پرستش کے کام کرتے تھے قال اللہ تبارک وتعالی قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیأ ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ آل عمران مین کہ تو کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمھارے درمیان کے کہ بندگی نکرین ہم مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراوین اوسکا کسی چیز کو اور نہ کچھ پکڑین آپسمین ایک دوسرے کو رب سوائے اللہ کے پھر اگر وے قبول نرکھین تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ف یہودی حضرت عزیر پیغمبر کو خدا کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ کے یہان کارندہ مختار ہین جو چاہین سو کرین پھر اونکی روح کو پوجتے اور اونسے منتین اور مراوین مانگتے اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی اونمین مرتا تو اوسکی روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر کے پاس مسجدین بناتے اور وہان نماز پڑھنا زیادہ ثواب جانتے اور وہان مراقب ہوکر بیٹھتے اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ پیغمبر کو خدا کا بیٹا بناتے اور اپنی دانست مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیون نے جس مقام پر سولی دیا ہی اوس مقام پر اور انطاکیہ مین حضرت عیسیٰ کے یار یوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے اور جو عالم مولوی درویش اونمین مرتا تو اوسکی اونچی بلند پختہ قبر اور وہان مسجد بناتے اور روشنی کرتے اور بزرگون ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے اور یہود اور نصاریٰ دونون اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا کارندہ مختار اپنا حاجت روا اور مشکلکشا جانتے اور اونکے عالم مولوی درویش جو بات کہدیتے اوسکو یہ خدا کا حکم سمجھتے اور اوسکی تحقیق نکرتے ان عقیدون کو اونکے اللہ صاحب نے شرک فرمایا اور یون بتایا کہ یہ تمھارے پیغمبر اور عالم اور درویش آدمی ہی تھے تمسے پھر تم اونکو اپنا رب پرورش کنندہ اصل فیضرسان کیون سمجھتے ہو اور اسیطرح اون بزرگون کو ماننا نہ تورات اور نہ انجیل خدا کی کتاب مین لکھا ہی

حال مین موت دے اور رافضیون اور خارجیون اور ناصبیون کے عقیدون سے محفوظ رکھے
آمین یارب العالمین دریافت رہے کہ اصل محبت وہ ہی کہ جو اللہ اور رسول کے نزدیک مقبول ہو سو
ایسی محبت وہی ہی کہ اون بزرگون کے فرمانے کے بموجب عمل کیجیے اور اونکا راہ رویہ اختیار کرے
اس زمانہ مین نادان لوگ جانتے ہین کہ بزرگون کی قبرین بلند بنانا اور مقبرے بڑے بڑے
اوٹھانا اور وہان روشنی اور عرس میلہ کرنا چادرین ہار پھول مٹھائی کھانا چڑھانا اونسے
منتین مرادین مانگنا اونکے نام کی سہ منیان اور توشے اور کونڈے اور پیالہ کرنا بزرگون کی محبت ہی
سو یہ محبت نہین ہی بلکہ اون بزرگون کے رویہ اور مرضی کے خلاف ہی کہ اس سے وہ بزرگ ناراض
ہوتے ہین اسواسطے ایک فصل اس بیان مین علیحدہ لکھی جاتی ہی **الفصل الخامس فی ذکر**
بدعات القبور ترجمہ فصل پانچوین قبرون سے متعلق بدعتون کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل مین
اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی کہ جنسے اون بدعتون کی برائی ثابت ہوتی ہی جو بدعتین قبرون سے
علاقہ رکھتی ہین سو سنا چاہیے کہ اصل زیارت قبر کی بے قیدون اور تاریخ اور سال اور وقت
اور اجتماع کے مرد کے واسطے جائز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہی اس نیت سے کہ قبرون کے
دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سو اس نیت کے اور نیت سے
قبرون کی زیارت کو جانا دور دور سے سفر کرکے جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کی قید لگانا
یا میلا اور اجتماع قبرون پر کرنا وہان چراغ جلانا قبر کے سبب قبرستان مین مسجد بنانا عورت کا
قبر کی زیارت کو جانا قبرون پر چادرین ڈالنا قبرون پر گچ کرنا مردون کی تاریخین اور کچھ آیتین
وغیرہ مقبرون مین یا قبرون پر لکھدینا قبرون پر مقبرے بنانا قبر ایک بالشت سے اونچی بنانا
قبر کے پاس بہتر جانکر نماز پڑھنا قبرون کے مجاورنکے بیٹھنا قبرون کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے
واسطے مخصوص ہی قبر کے پاس سرور اور لہو کے کام کرنا جو عید مین چاہیین اون مردون کی
خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا یہ سب کام مکروہ حرام اور بدعت ہین اور لوگ جو ان کامون کو
کرتے ہین تو اس سبب سے اکثر کرتے ہین کہ بزرگون کو اپنا حاجت روا اور مشکلکشا جانتے ہین
تو اونسے حاجتین اور مرادین مانگتے ہین سو اون مردون کی خوشامد کے واسطے یہ کام کرتے ہین
اور حقیقت مین حاجت روا اور مشکلکشا سوا خدا کے کوئی نہین وہ بزرگ خود

بتانے کو کافی ہی ویسی ہی یہ اصحاب ہین اگرچہ باخود وہ آپسمین مختلف ہون لیکن انمین سے کسیکی راہ کو اور کیسی ہی رویہ کو جو شخص اختیار کرلے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہی تو اوسکے بموجب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک اصحاب کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور سبکا رویہ درست غرضکہ حضرتؐ کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور ایسی ہی بالکل درگاہ الٰہیت کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنا چاہیے اور نہین تو ایمان نہین اور جسکو ایمان ہوگا اوسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابون سے اور رشتہ دار ایماندارون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی اخرج البیہقی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا العرب لثلث فانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب قریش مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ مین عربی ہون اور قرآن عربی ہی اور بولی بہشتیون کی عربی ہی ف دستور ہی کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہی تو اوسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی بلکہ وہان کا نام لینے سے اور اوسکے ذکر کرنے سے خوش ہوتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہان کے رہنے والون کو دوست رکھو اسواسطے مین جو تمھارا پیغمبر ہون سو عربی ہون اور اللہ نے جو کتاب تمھاری ہدایت کے واسطے اوتاری ہی قرآن سو بھی عربی زبان مین ہی اسمین ایک فائدہ اور بھی ہی کہ قرآن عربی زبان مین نازل ہوا اور اوسمین عرب کے رسم دستور خوب بیان ہوئے اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہان کے دریافت کرے تو قرآن کے معنی اور مطلب خوب بوجھے اور سمجھے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بھی عربی بولینگے اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو ہی تو چاہیے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت مین بھی اوسی عربی سے کام پڑیگا سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اون لوگون کا ہی جو حضرت پیغمبر خدا سے اور اونکے اصحابون سے اور اہلبیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھین اور اونکا رویہ اور طریقہ اختیار کرین اللہ تعالی ہمکو اور ہمارے سب بھائی مسلمانون کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کے

کام اور کسی سے ہو تو اوسکو برا کہین مگر اونکو برا کہنا نہین درست ہے کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ۔ اونکا گناہ وہ کام کرتا تھا کہ اور کی عبادت وہ کام نہین کرتی پیغمبرون کے
معجزے کافرون کو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایمان دارون کا یقین بڑھتا تھا اصحابون کا اختلاف
امت کے حق مین رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزئی کا اختلاف اور امت کے اور لوگون کا اختلاف
ضلالت ہے اخرج رزین عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سألت ربی
عن اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی
من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی ہدی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ
عنہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مین نے پوچھا
اپنے رب سے اصحابون کے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بھیجی اللہ نے مجھکو کہ ای محمد تیرے اصحاب
میرے نزدیک ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک مین روشنی ہے تو جسنے
اختیار کیا کچھ بھی اوس رویہ کو جسپر وہ اصحاب ہین اونکے طرح طرح کے رویون مین سے تو وہی میرے
نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب میرے ایسے ہین جیسے
چمکتے تارے سو اونمین سے جسکے رویہ پر چلوگے نیک راہ پاؤگے ف یہ نو حدیثین مشکوۃ کے باب
مناقب الصحابہ مین لکھی ہین حضرت کے اصحاب لاکھ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین رحمی زیادہ بعضے کو
غصہ کسیکو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسیکو روزے کا ایک کو جہاد کا ذکر دوسرے کو گوشہ نشینی کی فکر کوئی
نصیحت اور وعظ اور احتساب مین مشغول کسیکا سکوت اور خاموشی معمول کسیکو مسائل بہت یاد
کسیکو کم کسیکا گھر روم مین کسیکا شام مین کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا سو حضرت نے یہ حال دیکھکر خیال کیا
کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہونگے تو انمین اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کس کے
رویہ کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالے سے پوچھا کہ الٰہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہوگا
اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ ای پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی
اور روشن چمکتے سب ہین اور جہاز کشتی مسافر سب تارون کے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اگرچہ کوئی
تارا بڑا ہے کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھلی وہی تارا اوسکی راہ

وہ حضرتؐ نے اسجگہ تین بار امت کو تقید کی اور چھ مرتبہ فرمایا کہ لوگو میرے اصحابون کے مقدمہ مین
کوئی بات طعن اور طنز کی اونکے حق مین تمھاری زبان سے نہ نکلے اور ایسا نکیجو کہ تم میرے بعد
میرے یارون کو نشانہ بناؤ اور اونپر لیان مارو اور طعن اونکی طرف متوجہ کرو بلکہ اونسے محبت رکھو
اسواسطے کہ وہ میرے یار ہم صحبت ہمنشین ہین میرا لحاظ کرکے اونسے محبت اور دوستی رکھو چنانچہ
قاعدہ مشہور ہی کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہی سو میرے اصحاب میرے
دوست ہین تو جسنے اونکو دوست رکھا تو اونکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا اور اپنے
دوست کا دشمن بھی اپنا دشمن ہوتا ہی اور میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جو شخص اُنسے بغض و
دشمنی رکھے تو وہ شخص مجھسے دشمنی رکھتا ہی اور جسنے میرے اصحابون کو ایذا دی اوسنے گویا مجھی کو
ایذا دی اسواسطے کہ وہ میرے یار ہین اور جسنے مجکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلیے کہ مین اللہ کا
محبوب ہون اور جو شخص اللہ کو ایذا پہونچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چند روز چھوٹا ہوا کافرون کی طرح
آرام سے رہے مگر آخر کو اللہ اوسکو گرفتار کریگا اور سزا دیگا اور اللہ تعالے کو ایذا پہونچانا یہی ہی
کہ اوسکے حکم کے خلاف کرے اور اوسکے محبون کو ایذا پہونچاوے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو شخص اصحابون سے محبت رکھے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی محبت ہو اور جو شخص
اصحابون سے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہی اگرچہ زبان سے نہ کہے سو وہ
اللہ کے غضب مین گرفتار ہی افسوس ہی کہ حضرتؐ کے بعد امت کے بعضے نالایقون نے حضرتؐ کی حدیث
پر عمل نکیا اور حضرتؐ کے اصحابون کو نشانہ ٹھہرالیا اور اونپر طعن لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی
اور لعنت کا فوارہ بنے خدا اونکو ہدایت کرے اخرج الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو اون لوگون کو جو بُرا کہتے ہین
میرے اصحابون کو تو کہو کہ لعنت خدا کی اون بُرا کہنے والون کی بدی پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حضرتؐ کے اصحابون کو کسیطرح بُرا کہنا اور اونکی کسی بات پر طعن کرنا درست نہین اور جو کوئی اونکو بُرا کہے
اوسکے بُرا کہنے پر لعنت اور خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہی اگرچہ اون اصحابون سے ایسا کام ہوا ہو کہ اگر وہی

جتنے لوگ پیدا ہوئے اور ہوتے ہین اور ہونگے سب سے بہتر حضرت کے اصحاب تھے کہ وہ اصحاب ایکسو دس ۱۱۰ تک تھے بعد اونکے مرتبہ تابعین کا ہی جو اصحابون کے بعد ہوئے وہ لوگ ایکسو ستر ۱۷۰ تک رہے اونکے بعد اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہی یعنی وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے کہ وہ دوسو ساٹھ ۲۶۰ تک باقی تھے تو ساری امت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنا چاہیے اور اونسے زیادہ تابعین کی بزرگی کیجیے اور اونسے بھی زیادہ حضرت کے اصحابون کی کہ وہ سب سے بہتر تھے اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابون کو اسواسطے اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص تم مین کا خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہونچے اونکے ایک کے ثواب کو اور نہ اوسکی ادھیائی کے برابر ف مد ایک برتن ہوتا ہی غلہ ناپنے کا کہ اوسمین شاید بقدر روزن ایک سیر کے غلہ سماوے سو فرمایا کہ اگر کوئی اور پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اوسکو اسقدر ثواب نہوگا جسقدر میرے اصحاب کو ایک مد یا ادھا مد برابر اناج خیرات کرنے مین ثواب ہوگا پھر جب خدا کے نزدیک اصحابون کا ایسا بڑا مرتبہ ٹھہرا کہ اونکو ذرا سے نیک کام مین اور کے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ ثواب دے اور اونھون نے بڑے بڑے نیک کام کیے ہین تو اونکو ہرگز برا کہنا نہ چاہیے کہ تم لوگ اونسے بہر صورت کم ہی ہو اور وہ ہر طرح تمسے افضل اخرج الترمذی عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحابون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین نہ ٹھہراؤ اونکو نشانہ بعد میرے تو جسنے دوست رکھا اونکو تو میری محبت سے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض کیا اونسے تو میرے بغض سے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو تو اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو گویا اوسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہی کہ اللہ گرفتار کرلے اوسکو

وعدہ ہوا اونسے اور میرے یار ہین امان مین میری امت کے تو جب جاتے رہین میرے یار تو آوے میری
امت پر وہ جو وعدہ دیا گیا اونکو ف اللہ تعالی نے یون مقرر کیا ہی کہ جب اخیر زمانہ آویگا تو بدعتین اور
فساد اور لڑائیان اور برے کام رائج ہونگے سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نرہینگے تو امت
مین یہ باتین جو اللہ تعالی نے ٹھہرا رکھی ہین سو ظاہر ہونگی اور جب تک میرے اصحاب رہینگے تب تک
یہ فساد امت مین نہونگے تو میرے اصحابون کے سبب سے امت پر امان ہی جیسے میرے سبب سے میرے
اصحابون پر امان ہی اور جب مین نہونگا تو اصحابون مین اختلاف پڑیگا تو میرے اصحاب امت کے
حق مین موجب امن کا ہین جیسے آسمان کے تارے کہ جب تارے نرہینگے تو آسمان بے نور رہجاویگا اور ٹوٹ
جاویگا اور قیامت آجاویگی اخرج فی شرح السنۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح ترجمہ شرح السنۃ مین ذکر کیا
کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مثل میرے یارون کی میری امت مین
ایسی ہی جیسے نمک کھانے مین کہ کھانا بے نمک کے درست نہین ہوتا اخرج الترمذی عن عبید اللہ
ابن بریدۃ عن ابیہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اصحابی یموت بارض
الا بعث قائدا او نورا لہم یوم القیامۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ نے نقل کیا
کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا یار میری زمین پر زندہ ہوگا
یعنی قیامت کو لیے جاتا ہوگا لوگون کو بہشت کی طرف اور وہ نور ہوگا واسطے لوگون کے قیامت کے دن
حضرت کے اصحاب قیامت کے دن بھی نجات کا باعث ہونگے اخرج الترمذی عن جابر عن النبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال لن یمس النار مسلما رانی ورای من رانی ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نچھوویگی اوس مسلمان کو جسنے مجھے دیکھا
یا اوسکو دیکھا جسنے دیکھا مجھکو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابون کا ایسا بڑا مرتبہ ہی کہ اونکی صورت
دیکھنے سے مسلمان پر دوزخ کی آنچ حرام ہوتی ہی اخرج النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ترجمہ نسائی نے ذکر کیا کہ عمرؓ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارون کی اسواسطے کہ وہ تمسے بہتر ہین بعد اونکے بہتر وہ لوگ جو اونسے نزدیک
یعنی تابعین بعد اونکے وہ لوگ جو اونسے نزدیک یعنی تبع تابعین ف یعنی حضرت کے وقت سے تبع تک

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہی اپنی نعمتین اور
محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب اور محبت رکھو میرے اہلبیت سے میری محبت کے
سبب اخرج احمد عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الا ان مثل اہلبیتی
فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا ہلک ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
اہلبیت مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی ذر نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ مثل میرے اہلبیت کی تمھارے بیچ مین ایسی ہی
جیسے ناؤ حضرت نوحؑ کی جو سوار ہوا اوسپر بچا اور جو چھٹ رہا اوس سے وہ ہلاک ہوا اف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اہلبیت سے محبت رکھے اور اونکا رویہ طریقہ اختیار کرے اور اہلبیت کے
طریق مین داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات پاوے جیسے حضرت نوحؑ کی کشتی مین جو لوگ
سوار ہوئے تھے وہ طوفان سے بچ گئے اور جو شخص اہلبیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور
اہل بیت کے طریق مین نہ داخل ہووے تو وہ ہلاکت مین پڑے جیسے نوحؑ کے وقت مین جو لوگ
کشتی مین نہ سوار ہوئے وہ سب ڈوب گئے اور ایک بیٹا خود نوحؑ کا بھی سوار نہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا
اور نوح علیہ السلام کے اہلبیت مین داخل نرہا پھر اب اگر کوئی سید مخالف اہلبیت کے رویہ اور
طریقہ کو اختیار کرے تو وہ بھی ہلاکت مین پڑے اور اہلبیت حقیقی مین شمار نہو پھر اوسکے ساتھ جو ہووے
بھی ہلاک ہوا اور جو شخص غیر کہ اہلبیت کے طریق کو اختیار کرے وہ اہلبیت مین شمار ہوا اور نجات پاوے
جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین سوار ہونے والون نے طوفان سے نجات پائی جاننا چاہیے کہ جیسے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلبیت کو موجب نجات بتلایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو موجب امن کا
فرمایا اخرج مسلم عن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النجوم امنۃ للسماء
فاذا ذہب النجوم اتی السماء ما توعدون وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذہبت انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی
امنۃ لامتی فاذا ذہب اصحابی اتی امتی ما یوعدون ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا
کہ میرے باپ ابو موسی نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تارے امان
ہین آسمان کی تو جب جاتے رہین تارے تو آسمان پر آجاوے جو وعدہ دیا گیا
اوسکو اور مین امان ہون اپنے یارون کی تو جب چلا جاؤن مین تو آجاوے میرے اصحابون پر جو

رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی
ومن ترکہ کان علی الضلالۃ فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتب اللہ ورغب فیہ ثم قال
واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ وعترتی واہل بیتی ولم یتفرقا
حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما وفی روایۃ یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ
لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی واہل بیتی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل بیت مین لکھا ہی کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن
ہمارے بیچ مین خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو کہتے ہین خم مکہ اور مدینہ کے بیچ مین سو تعریف کی اللہ کی اور
ثنا کی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی پھر فرمایا کہ بعد اسکے یہ ہی کہ خبردار ہو لوگو کہ مین تو آدمی ہی ہون اب
آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنی ملک الموت سو مین کہا مانونگا یعنی وفات پاؤنگا سو مین
چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین اول اونمین سے کتاب ہی اللہ کی کہ وہ رسی ہی اللہ کیطرف سے جو اوسپر
چلے وہ نیک راہ پر اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ ہوا گمراہی پر اوسمین نیک راہ اور نور ہی تو عمل کرو اللہ کی
کتاب پر اور مضبوط پکڑو اوسکو تو چونپ دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اوسمین پھر فرمایا
اور میرے اہل بیت یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہلبیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو
اپنے اہلبیت مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عترت میری گھر والے میرے اور ہرگز جدا نہونگے
عترت اور کتاب جبتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر سو لحاظ رکھو کہ کیسا میرے پیچھے تم
کروگے اونکے مقدمہ مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا کہ اے لوگو مین نے چھوڑین تم مین دو چیز
کہ اگر اختیار کرو اوسکو تو ہرگز گمراہ نہو اللہ کی کتاب اور میری عترت و گھر والے میرے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہلبیت کا ایک مرتبہ ہی جیسے اوسکی تعظیم
چاہیے ویسے ہی انکی تعظیم چاہیے اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہی ویسی ہی اہلبیت سبب
ہدایت کے ہین چنانچہ یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ کے طریقے سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہین

اخرج الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا اللہ
لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
اہل بیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ

سو باتین کین اونھون نے اونسے تو فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہ چاہے جو مین چاہون کہا کیون نہین فرمایا تو تو محبت
رکھا اس سے ف حضرت کا دستور تھا کہ ہر بی بی کے گھر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے اور بی بی
عائشہؓ سے محبت زیادہ رکھتے تھے تو کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بھیجتا تو جس بی بی کے گھر آپ رات کو ہوتے تو وہ
چیز اوسی بی بی کے خرچ مین آتی تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عائشہؓ کے گھر تشریف رکھتے تو اوس رات کو
لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجتے تاکہ بی بی عائشہؓ کے خرچ مین آوے اور زیادہ حضرت خوش ہون یہ حال
دیکھکر بی بی ام سلمہؓ نے کہ وہ بھی حضرت کی زوجہ تھین حضرت سے عرض کیا کہ لوگون سے فرماوین کہ
جب چاہین تب تحفہ آپکو بھیجا کرین کسی ہی بی بی کے گھر آپ ہون حضرت عائشہؓ کی باری کی شب کی
تخصیص لوگ کیون کرتے ہین اس بات سے حضرت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تم عائشہؓ پر رشک نکرو
کہ مجکو بر الگتا ہی اور سوا اسکے عائشہؓ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ ہی کہ جب مین اور کسی بی بی کے گھر سوتا
ہون تو وحی نہین آتی مگر عائشہؓ کے گھر جب مین ہوتا ہون تو وحی آتی ہی یہ بات سنکر بی بیون کو معلوم
ہوا حضرت ناخوش ہوگئے تو بی بی فاطمہؓ کو بلایا کہ جاکر حضرت کو سمجھاوین سو اونھون نے
جاکر حضرتؐ کی خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے بیٹی جو بات مین چاہون
وہی بات تجکو بھی چاہنا چاہیے اور مین عائشہؓ سے محبت رکھتا ہون تو تو بھی اوس سے
محبت رکھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو بی بی عائشہؓ سے کمال محبت تھی اور جو کوئی
اونسے محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو اونسے محبت کم رکھتا تھا
وہ حضرت کو بھی برا معلوم ہوتا تھا اخرج الشیخان عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ مشکوۃ کے
باب بدء الخلق وذکر الانبیا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بزرگی عائشہؓ کی سب عورتون پر جیسے بزرگی ثرید کی
سب کھانون پر ف ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہی کہ عرب کے لوگ اوسکو کمال رغبت سے کھاتے
ہین اور سب اقسام کے کھانون سے افضل جانتے ہین اخرج مسلم عن زید بن ارقم قال قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی
علیہ ووعظ وذکر ثم قال عما بعد الا یا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی

خیر نسائہا مریم بنت عمران و خیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتون سے اوس امت مین عمران کی بیٹی بی بی مریم اور افضل سب عورتون سے اس امت مین خویلد کی بیٹی خدیجہ ف بی بی مریم نام ہی عیسی پیغمبر علیہ السلام کی ماں کا اور بی بی خدیجہؓ نام ہی ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا اخرج الترمذی عن عائشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ہذا زوجتک فی الدنیا والآخرۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جبرئیل نے صورت بی بی عائشہ کی سبز ریشمین کپڑے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر کہا کہ یہ زوجہ تمھاری ہی دنیا مین اور آخرت مین ف یعنی بی بی عائشہؓ کی تصویر حضرت جبرئیل نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ یہ بی بی دنیا مین اور بہشت مین ان نو جہان مین آپکی زوجہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے بھی دنیا اور بہشت دونون جہان کے واسطے بی بی عائشہ کو پسند کرکے حضرتؐ کی زوجہ بنایا تھا اخرج الشیخان عن عائشۃ قالت ان الناس یتحرون بہدایاہم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فکلمت ام سلمۃ رسول اللہ ان یقول من اراد ان یہدی الی رسول اللہ فلیہد الیہ حیث کان فقال لہا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول ثم ہن دعون فاطمۃ وارسلنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکلمت فقال بابنۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال فاحبی ہذہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے تحفہ بھیجنے کا بی بی عائشہؓ کے دن چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو بولین ام سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماوین جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجے اونکو جہان کہین کہ وہ ہوون تو فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ ایذا دے مجکو عائشہؓ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ وحی مجکو نہین آئی ہی جب مین اور عورت کے ساتھ سویا ہون سوا عائشہ کے کہا اونھون نے مین توبہ مانگتی ہون خدا سے تمھاری ایذا سے پھر بلایا بی بی نے بی بی فاطمہؓ کو اور بھیجا اونکو پیغمبر خدا کے پاس

ایک چادر اپنی پھیر دعا کی کہ ای اللہ بخشدے عباس کو اور اوسکے بیٹے کو بخشش ظاہری اور باطنی کہ نچھوڑے
کسی گناہ کو اور بچائے رکھے اوسکو اوسکی اولاد مین اور کردے خلافت باقی اوسکے بیچی اخرج الشیخان عن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کنا ندعوہ
الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لابائہم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا
کہ زید بن حارث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوکرے کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر جبتک اوتری
آیت قرآن مین کہ پکارو بنائے ہوے بیٹون کو اونکے باپون کی طرف نسبت کرکے ف زید ایک شخص تھے
کہ حضرت نے اونکو بیٹا کیا تھا تو سب اصحاب اونکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت
نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اوسیکا بیٹا کہو اور جسنے بیٹا بنایا ہو اوسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہین تب صحابہ نے
زید ابن محمد کہنا موقوف کیا اور زید بن حارث کہنے لگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید کو اہلبیت
مین شمار کرتے تھے اخرج الترمذی عن عائشۃ قالت اراد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ینحی مخاط اسامۃ
قالت عائشۃ دعنی حتی انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی
عائشہ نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خود پاک کرین لعاب بینی اسامہ کی
ناک سے عرض کیا عائشہ نے کہ چھوڑو مجکو کہ مین کرون فرمایا ای عائشہ محبت رکھ اس سے کہ مین
محبت رکھتا ہون اس سے ف زید حضرت کے متبنی بیٹے تھے اونکے بیٹے تھے یہ اسامہ سو اونکی
لڑکائی کا یہ ذکر ہے اخرج الترمذی عن اسامۃ قال ان العباس وعلیا دخلا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ حبنک لنسئلک ای اہلک احب الیک قال احب
اہلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید فقالا ثم قال علی بن ابی طالب ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ نے نقل کیا کہ عباس اور علی آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس تو کہا ہم آئے ہین ای رسول خدا آپ کے پاس پوچھتے ہین کہ کون مرد تمھارے گھر والون
مین سے تمکو دوست زیادہ ہے فرمایا مجکو زیادہ دوست اپنے سب گھر والون مین سے وہ ہے کہ اوسپر اللہ نے
فضل کیا اور مین نے احسان کیا اوسپر اسامہ زید کا بیٹا پوچھا اوسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا
بیٹا ف یہ اونیس حدیثین مشکوۃ کے باب مناقب اہلبیت مین لکھی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت تھی اخرج الشیخان عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول

اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے ساتھ لیا اور اللہ تعالی سے عرض کیا کہ الٰہی یہ میرے گھر والے ہین یعنے میرے بیٹے اور گھر والے یہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے اخرج الترمذی عن عبد المطلب بن ربیعۃ ان العباس دخل علی رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک قال یا رسول اللہ مالنا ولقریش اذا لقوا بعضہم لقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی احمر وجہہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال یہا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ناخوش کیے ہوئے اور مین اونکے پاس تھا سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کس چیز نے غصہ کیا تجکو کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہی ہمارے ساتھ قریش کو کہ جب وہ ملتے ہین آپسمین تو ملتے ہین خوش ہوتے ہوے ہنستی پیشانی اور جب ملتے ہین ہمسے تو ملتے ہین بغیر اسکے تو غصہ ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسقدر کہ سرخ ہوگیا اونکا چہرہ پھر فرمایا کہ قسم اوسکی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہی ہرگز نہ پیٹھے گا آدمی کے دل مین ایمان جبتک دوست نرکھے تمکو اللہ کیواسطے اور اللہ کے رسول کیواسطے پھر فرمایا ای لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اوسنے ایذا دی مجکو چچا آدمی کا تو برابر ہوتا ہی اوسکے باپ کے ف عباس رسول خدا کے چچا تھے اونسے بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے تب اونھون نے حضرت سے شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہلبیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکھے اوسکا ایمان ہی نہین اور جو کوئی میرے چچا کو ایذا اور رنج دی اوسنے مجکو ایذا دی اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اوسکے باپ کے برابر کا بھائی ہوتا ہی بھلا کوئی کیسکی تعظیم کرے اور اوسکے باپ کی تعظیم نکرے تو وہ خوش ہوگا اخرج رزین ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم للعباس اذا کان غدا ہ الاثنین فاتنی انت وولدک حتی ادعو لکم بدعوۃ ینفعکم اللہ بہا وولدک فغدا وغدوا معہ والبسنا کساء ثم قال اللہم اغفر للعباس وولدہ مغفرۃ ظاہرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللہم احفظہ فی ولدہ واجعل الخلافۃ فی باقیہ فی عقبہ ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس کو جب صبح ہو پیر کے دن کی تو تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا تو مین دعا کرون تمھارے لیے ایسی دعا کہ اوس سے فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا پھر صبح کی عباس نے اور مین نے اونکے ساتھ اور اوڑھائی پیغمبر خدا نے ہم دونون کو

عن عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علیؑ فادخلہ ثم جاء الحسینؑ فادخلہ ثم جاءت فاطمۃؑ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو اوڑھے ہوئے ایک کملی کہ اوپر سیاہ بالوں کے نقش تھے پھر آئے حسنؑ تو لے لیا اونکو پھر آئے حسینؑ تو لے لیا اونکو پھر آئین فاطمہؑ تو لے لیا اونکو پھر آئے علیؑ تو لے لیا اونکو یعنی کملی کے اندر پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندگی ای اہلبیت اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے ف کلام اللہ مین اللہ تعالی نے حضرت کی بی بیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ اللہ تعالی یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین ای گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف حضرت کی بی بیون کے حق مین ہی سو حضرتؐ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور علیؑ مرتضی اور بی بی فاطمہؑ کو ایک کملی مین اپنی گود مین لیکر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ انکے حق مین یہ دعا بھی ہو جاوے اور لوگ سمجھ لین کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص بھی شامل ہین صرف بی بیان نہین اخرج

مسلم عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابنآءنا وابناءکم ونسآءنا ونسآءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہولاء اہل بیتی ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ جب یہ آیت اوتری کہ ندع ابنآءنا وابناءکم الخ بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کو پھر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت ہین ف نصاری حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بتاتے تھے جب خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ بندے ہین اور جیسے اللہ تعالی نے حضرت آدم کو بے ماں باپ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسیٰؑ کو بھی بے باپ پیدا کیا نصاری نے نمانا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانا کہ انکا مذہب غلط ہی اور اپنا مذہب سچا جانا تب یہ آیت اوتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان نصاری سے کہ کہ ہم اپنے بیٹون کو بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ اور ہم اپنے یہان کی عورتون کو بلاوین اور تم اپنے یہان کی عورتون کو بلاؤ اور ہم آپ ہون اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹون پر بد دعا کرین تو جب یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ مرتضی کو اور بی بی فاطمہؑ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہان جو حضرت امامؑ پر رنج و تکلیف ہوئی اوسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح مین حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوے تو مسلمان کو چاہیے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور جانے کہ عبداللہ ابن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردودون نے باجازت یزید پلید کے حضرت امامؑ کو رنج پہونچایا نہایت بری حرکت کی مسلمان کو لازم ہی کہ ایسی حرکت نکرے جسمین حضرت کو اور حضرت کے اہلبیت کو دنیا مین یا آخرت مین رنج پہونچے تواب اس واقعہ کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا حضرت کی روح کو ہر سال رنج پہونچانا ہی اخرج الترمذی عن اسامۃ بن زید انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن و الحسین ہذا ان ابنائی و ابناء ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما و احب من یحبھما ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ دو میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین الٰہی مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو سو تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے انکو اخرج الترمذی عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی و یبشرنی بان فاطمۃؑ سیدۃ النساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتہ کہ نہ اوترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اسنے اپنے رب سے کہ مجھکو سلام کرے اور خوشخبری دے اس بات کی کہ بی بی فاطمہؑ سردار ہین بہشت کی سب عورتون کی اور یہ کہ حسنؑ اور حسینؑ دونون سردار ہین بہشت کے جوانون کے اخرج الترمذی عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلیؑ و فاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے حق مین کہ مین لڑون اوس سے جو لڑے انسے اور صلح کرون اوس سے جو صلح کرے انسے اخرج مسلم

فتح یعنی درستی کرے اسکے سبب بڑی دو جمعتون مین مسلمانون کی ف چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت امام حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانون مین صلح ہو گئی اور لڑائی نہونے پائی

اخرج الترمذی عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست رکھے حسینؑ کو حسینؑ ایک سبط ہے سبطون مین ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ حسینؑ کا ویسا ہی حال ہے اسمین اشارہ ہے کہ اونکی بہت نسل جاری ہوگی

اخرج الترمذی عن ابن عباسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامل الحسن ابن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم الراکب ہو ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیے ہوئے تھے حسنؑ ابن علیؑ کو اپنے کاندھے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جسپر تو سوار ہوا اے لڑکے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خوب سوار ہے وہ ف یعنی ایسا مرتبہ اور کسیکا کا ہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو اخرج احمد عن ابن عباسؓ انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی منامی ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی ماہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونے والا ایکدن دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ اونکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اوسمین خون ہے تو مین نے عرض کیا کہ صدقے تجھ پر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسینؑ کا اور اوسکے یارون کا بٹولتا ہون مین اسکو آج کے شروع دن سے ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اوسدن کو کہ پاؤن قتل اوسدن کا ف یہ خواب ابن عباس نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سو وہ آرزومند تھے کہ اگر مین اوسوقت مین ہون تو مین بھی امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہون تو اوسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے

وآلہ وسلم یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ کیا تو خوش نہووے جو تو سردار ہووے بہشت کی سب عورتون کی
ف یعنی اے فاطمہؓ تو سب بہشت کی عورتون کی سردار ہے سو تو خوش ہو اخرج الترمذی
عن عائشۃ قالت کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمۃ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے زیادہ دوست تھیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بی بی فاطمہؓ اخرج الشیخان عن البراء قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللھم انی احبہ فاحبہ ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ براءؓ نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور علیؓ کے بیٹے حسنؓ اونکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے نبیؐ کہ اے اللہ مین چاہتا ہون اسکو
سو تو بھی دوست رکھ اسکو اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی
حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھوڑے سے
دن مین جب آئے فاطمہؓ کے ڈیرے مین تو فرمایا کیا یہان لڑکا ہے یعنی حسنؓ یہ فرمایا دو بار تو
دیر نکی کہ آئے حسنؓ دوڑتے یہانتک کہ گردن مین باہین ڈالین ہر ایک نے اون دونون
مین سے اپنے صاحبؐ کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدایا مین محبت رکھتا
ہون اس سے تو تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اوس سے جو شخص محبت رکھے اس سے
اخرج البخاری عن ابی بکرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر والحسن بن
ابی طالب الی جنبہ وہو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ
بین فئتین عظیمتین من المسلمین ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مین نے
دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسنؓ ابن علیؓ اونکے پہلو پر تھے اور رسول خدا متوجہ ہوتے تھے
لوگون کیطرف ایک دفعہ اور حسنؓ پر دوسری بار اور فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید یہ ہے کہ اللہ

وآلہ وسلم کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے تھے سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحابون کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اون فرشتون کو اچھا اور افضل جانتے ہین جو بدر مین حاضر ہوے تھے اخرج مسلم عن حفصۃ قالت قال رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لارجو ان لا یدخل النار ان شاء اللہ تعالی احد شہد بدرا والحدیبیۃ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ عمر کی بیٹی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین ف بدر اور حدیبیہ مکانون کے نام ہین جہان کافرون پر جہاد ہوے اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالی اوگا اور تبرکا حضرت نے فرمایا اخرج الشیخان عن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربع مائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایک ہزار چار سو اصحاب تھے ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے ف یہ تیرہ حدیثین جو ابھی ہو چکین مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھی ہین یعنی جتنے آدمی زمین پر ہین کسیکا ایسا مرتبہ نہین جیسا مرتبہ اون اصحابون کا ہے بہتر الغرض ان آیتون اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اونکا مرتبہ بہت بڑا ہے پھر اونمین جو لوگ بدر اور احد اور حدیبیہ وغیرہ کی لڑائیون مین حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک تھے اونکا مرتبہ افضل ہے پھر اونسے زیادہ چارون خلیفون کا مرتبہ بڑا ہے اور اونمین حضرت عبد اللہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا درجہ بڑا ہے اور اون دونون مین حضرت عبد اللہ ابو بکر کا مرتبہ افضل ہے اب آگے حضرت کے اہلبیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہیے اخرج الشیخان عن المسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن ابغضہا ابغضنی یریبنی ما ارابہا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا ہے میرے بدن کا سو جسنے غصہ کیا اوسکو تو غصہ کیا مجکو بری لگتی ہے مجکو وہ چیز جو ستاوے اوسکو اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وہ میرے پیٹ یعنی راز دار ہین اور میری گٹھری یعنی بھیدی
ہین اونھون نے ادا کیا جو حق اونپر تھا اور باقی رہا جو حق اونکا ہی سو قبول کرو اونکی نیکیون سے اور
درگذر و اونکی بدیون سے ف یعنی انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے اوس نیکی کو
قبول کریو اور اوسکو قبول جانیو اور اونمین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہوجاوے اور بُرا کام ہوجاوے
تو معاف کریو اور درگذر کیجیو اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصار سے کچھ بدی ہوگئی ہو
تو اوسپر طعن درست نہین اخرج مسلم عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللھم اغفر للانصار و لابناء الانصار و لابناء ابناء الانصار ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے
نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بار خدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد
کو اور انصار کی اولاد کی اولاد کو اخرج الشیخان عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالی
خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اونکو کہ جو چاہو سو کرو واجب تو ہو ہی چکی تمھارے لیے بہشت ف
یعنی جو اصحاب کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ تھے اونکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تمھارے
واسطے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کرو یعنی اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہوجاوے
سو معاف ہی سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو علم تھا اس بات کا کہ اونسے گناہ ایسے نہونگے
کہ دوزخ کے سزاوار یہ لوگ ہوین شاید اس سبب سے انکو اللہ تعالی نے یون فرمادیا غرضکہ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے صحابہ کا بڑا مرتبہ ہی کہ اونکے گناہ معاف ہین اخرج البخاری
عن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما تعدون اہل بدر
فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملائکۃ ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آکر پوچھا کہ تم کیا جانتے ہو بدر کے لڑائی والے اصحابون کو اپنے بیچ مین فرمایا حضرت نے
کہ سب مسلمانون سے افضل یا فرمائی ایسی بات کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے
بدر کی لڑائی مین فرشتون مین سے ف بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ

چلین انصار اور راہ یا گھاٹی پر تو مقرر ہین چلون انصار کی راہ پر اور گھاٹی پر انصار ایسے ہین جیسے بدن سے
لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ ایسے ہین جیسے اوپر کا کپڑا ف یعنی انصار کا یہ مرتبہ اور بزرگی ہی کہ خود حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی اور مین مہاجرین مین شمار نہوتا تو آپکو انھین
انصارون مین سے گنتا اور انھین کیطرف آپکو نسبت کرتا اور اگر ساری دنیا کی راہ اور ہو جاوے اور
انصار کی اور راہ تو مین انصار ہی کی راہ رویہ کو اختیار کرون اور انصار میرے ساتھ ایسے ہین جیسے
استر بدن سے لگا ہوتا ہی کہ اوس سے بدن کو آرام ہوتا ہی اور ساری مخلوق میرے ساتھ ایسی ہی جیسے
چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا ہوتا ہی پس اس سے بڑی فضلیت انصار کی پائی گئی اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی عبد اللہ ورسولہ ہاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم
والممات مماتکم ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
انصار کے حق مین کہ مین بندہ اللہ کا اور اوسکا رسول ہون ہجرت کی مین نے اللہ کی طرف متوجہ
ہوکر تمھاری طرف زندگی کی جگہ میری زندگی کی جگہ تمھاری ہی اور موت کی جگہ میری موت کی جگہ
تمھاری ہی ف یعنی انصار سے فرمایا کہ میرا تمھارا دلبست موت کا ساتھ ہی مین تمکو چھوڑکر
علیحدہ نہونگا اخرج البخاری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال للانصار
اللھم انتم احب الناس الی اللھم انتم احب الناس الی اللھم انتم احب الناس الی ترجمہ بخاری نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہی کہ تم سب
آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجکو خدا شاہد ہی کہ تم سب لوگون سے زیادہ محبوب ہو مجکو خدا
جانتا ہی کہ تم سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجکو اخرج البخاری عن انس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہا وقد عصب علی راسہ حاشیۃ برد فصعد المنبر
ولم یصعد بعد ذلک الیوم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بالانصار فانہم کرشی وعینی و
قد قضوا الذی علیہم وبقی الذی لہم فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس
بیماری کی حالت مین جسمین وفات پائی اور اوسوقت باندھے تھے اپنے سر پر ایک چادر کا
کنارہ تو چڑھے منبر پر کہ بعد اوس دن کے نہ چڑھے سو حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا

میرے دونون بیٹے یعنے حسنؑ اور حسینؑ اور جعفرؑ اور حمزہؑ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور
سلمانؓ اور عمارؓ اور عبداللہؓ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد **ف** جعفر حضرت علیؑ کے بھائی تھے
اور حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے اخرج الشیخان عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول اہتز عرش الرحمن بموت سعد بن معاذ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
کہ مین نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہل گیا عرش خدا کا بہ سبب مرنے
سعد ابن معاذ کے **ف** جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہین اونکو سب مخلوق اللہ تعالی کی سوا
شیطان کے چاہتے ہین اور سب اونکی تعظیم کرتے ہین اور جبتک وہ دنیا مین رہین سب اونکے واسطے
دعا کرتے ہین اور جب اُنکی وفات ہوتی ہی تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہی اور جن مکانون مین اونکی
روح جا کر رہتی ہی وہ مکان اور وہان کے فرشتے خوشی کرتے ہین کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا تو
جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی اونکی روح عرش معلی کو پہونچی تو عرش خوشی مین آیا اونکی
روح کا استقبال کرنے کو ہلا اخرج الشیخان عن البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول للانصار لا یحبہم الا مومن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ ومن
ابغضہم ابغضہ اللہ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عازب کے بیٹے براء نے نقل کیا کہ سنا مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے انصار کے حق مین کہ اونکو دوست وہی رکھیگا جو
مومن ہوگا اور اونسے بغض وہی رکھیگا جو دل مین اپنے کفر رکھتا ہوگا سو جو کوئی محبت رکھے اونسے
محبت رکھے اوس سے اللہ اور جو کوئی اونسے بغض رکھے اللہ اوس سے بغض رکھے **ف** حضرت نے انصار کی
محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اونکی عداوت کفر کی علامت فرمائی اور انصار کے دوستون کو دعا دی
اور جو اونسے بغض رکھے اوسکو بددعا دی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ
مومن ہین اللہ کے محبوب اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہین کہ ظاہر مین آپکو مسلمان کہتے ہین اور
حقیقت مین کافر ہین خدا کے مغضوب اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لولا الہجرۃ لکنت امرء من الانصار ولو سلک الناس وادیا وشعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار
وشعبہا الانصار شعار والناس دثار **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو مین ہوتا ایک شخص انصار مین سے اور اگر چلین سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ
والزبیر فی الجنۃ وعبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعد ابن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ
وابوعبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبدالرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ جنت مین اور عمرؓ جنت مین اور عثمانؓ جنت مین اور
علیؓ جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبدالرحمن بن عوف جنت مین اور
سعد بن ابی وقاص جنت مین اور سعید بن زید جنت مین اور ابوعبیدہ بن جراح جنت مین ف
یہ بارہ حدیثین جو اوپر ہو چکین مشکوۃ کے باب مناقب عشرہ مین لکھی ہین یعنی یہ دسون اصحاب بہشتی
ہین کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک و شبہ نہین اخرج الترمذی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمہم لنا قال علیؓ منہم یقول ذلک ثلاثا وابوذرؓ والمقدادؓ
وسلمانؓ امرنی بحبہم واخبرنی انہ یحبہم ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تبارک وتعالے نے حکم کیا مجکو چار کی دوستی
رکھنے کا اور بتایا مجکو کہ وہ یعنی اللہ دوست رکھتا ہی اونکو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام بتاؤ اونکے فرمایا علیؓ اونھین مین سے ہی یہ کہتے رہے تین بار اور ابوذرؓ
اور مقدادؓ اور سلمانؓ حکم کیا مجکو انکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہی انکو ف
یعنی اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ مین ان چارون شخصون کو
چاہتا ہون اور تم بھی انکی محبت اپنے دل مین رکھو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی کہ
خود اللہ تعالی انکی محبت رکھتا ہی اور اپنے حبیب کو اونکی محبت رکھنے کا حکم دیا اخرج الترمذی
عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لکل نبی سبعۃ نجباء وقد
واعطیت انا اربعۃ عشر قلنا منہم قال انا وابنای وجعفرؓ وحمزہؓ وابوبکرؓ وعمرؓ ومصعب ابن عمیرؓ
وبلالؓ وسلمانؓ وعمارؓ وعبداللہ بن مسعودؓ وابوذرؓ والمقدادؓ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی ابن
ابی طالبؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف
اگھمان سمدتے تھے اور مجکو سات چودہ عنایت کیا کہ وہ کوان مین فرمایا یعنی علی اور

کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے دے ڈالا
مسلمانون کی ماؤن کو ایک باغ کہ وہ لگا چالیس ہزار کو بکا عورتون کا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہی خصوصاً ذرا بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتے ہین خصوصاً پردہ نشین بی بیون کے
واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار اور سر انجام کار کارگزار ہر دم موجود چاہیے بالخصوص اوسوقت
مین نہایت مشکل ہی کہ ظاہر مین کچھ وجہ معاش کی نہو اسواسطے حضرت کو اپنی بی بیون کے مقدمہ
مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت
کون کریگا مگر جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر
گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنے مال کو اپنے اللہ کی راہ مین خرچ کرتا ہو سو بعد حضرت کے
بی بی عائشہؓ نے ابو سلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اوسکو
اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے کہ اوسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کے
ساتھ بڑا سلوک کیا کہ اونکو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار اشرفی کو
یا چالیس ہزار درم کو کہ اوسکے دس ہزار یا نسو روپیہ ہوتے ہین اخرج البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ
قال ما احد احق بہذا الامر من ہولاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہو عنہم راض فسمی علیا وعثمان وزبیرا وطلحۃ وسعدا وعبد الرحمن بن عوف ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمرؓ نے کہ کوئی نہین لیاقت دار زیادہ اس کام کا اون لوگون سے
کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اونسے راضی تھے پھر نام لیا اونکے
کہ علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ ابن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوفؓ
جب عمرؓ کی وفات قریب ہوئی تب اونھون نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت اون لوگون سے
زیادہ کسی مین نہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی مین وفات کے وقت تک اللہ سے
راضی رہے اور وہ یہ چھ شخص ہین جنکے نام لیے سو اونھین مین سے کسیکو خلیفہ میرے بعد کریو
چنانچہ اس سبب سے حضرت علیؓ اور اصحابون نے مشورہ کرکے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھ شخصون کا بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے بڑا مرتبہ تھا
حضرت کے نزدیک بھی اور اصحابون کے نزدیک بھی اخرج الترمذی عن عبد الرحمن ابن عوف ان النبی

ابو عبیدہ بن الجراح ہے اخرج مسلم عن ابی ملیکۃ قال سمعت عائشۃ حین سئلت من کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر فقیل من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا بی بی عائشہؓ سے جب اونسے لوگون نے پوچھا کون ایسا تھا کہ اوسکو خلیفہ کرتے اپنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ نے کہ ابو بکر کو پھر پوچھا گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر کو پھر پوچھا گیا بعد عمر کے فرمایا کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو اخرج الشیخان عن علی قال ما سمعت النبی صلعم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ مین نے نہ سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا ہو اپنے ماں باپ کو کسیکے واسطے مگر سعد بن مالک کیواسطے سو یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے دن فرماتے تھے کہ ای سعد تیر مار صدقے تجھ پر میرا باپ اور میری ماں ف عرب مین دستور ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے تو اوسکو کبھی کسی بات مین کہا کرتے ہین کہ فدا تجھ پر میرا باپ یا فدا تجھپر میری ماں سو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کسیکو یہ لفظ فرماتے تھے تو فقط ایک لفظ فرماتے تھے کہ فدا تجھپر میری ماں یا یون فرماتے کہ فدا تجھپر میرا باپ مگر سعد کے حق مین احد کی لڑائی کے دن یون فرمایا کہ ای سعد کافرون پر تیر لگا فدا تجھپر میرا باپ اور میری ماں اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کو نہایت چاہتے تھے اخرج الترمذی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لنساءہ ان امرکن مما یعنینی من بعدی ولن یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون قالت عائشۃ یعنی المتصدقین ثم قالت عائشۃ لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ ابا ک من سلسبیل الجنۃ وکان ابن عوف قد تصدق علی امہات المومنین بحدیقۃ بیعت باربعین الفا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمھارا مقدمہ ایسا ہے کہ مجکو اندیشہ مین کر رکھا کہ میرے بعد کیا ہوگا اور ہرگز کوئی برداشت نکر سکیگا تمپر مگر صبر کرنے والے سچے کہا بی بی عائشہؓ نے کہ اس سے حضرت کی مراد تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ پھر کہا بی بی عائشہ نے عبد الرحمن کے بیٹے ابو سلمہ سے

حق واجبی ہووے اور جدھر وہ متوجہ ہو اوسی جانب حق کو متوجہ کردے اخرج الترمذی عن جابر
قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من ان ینظر الی شہید یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو
شخص دیکھا چاہے زمین پر چلتے شہید کی طرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو ف
شہید اوسکو کہتے ہیں جو اللہ کا نہایت عاشق اور مشتاق ہو اور اپنا آپا اللہ کی راہ میں
فدا کرے اور اللہ کی راہ میں جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے سو حضرت طلحہ کا یہی حال
تھا سو حضرت نے فرمایا کہ یہ جیتا شہید ہے یعنی ظاہر میں اگرچہ یہ زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر حقیقت میں
یہ اللہ کی راہ میں جان دیے ہوے ہے سو ایسا ہی ظاہر میں بھی ہوا کہ طلحہ شہید ہوے
اخرج الشیخان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لکل نبی حواریا
وحواری الزبیر ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست ہوتے ہیں اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہے
اخرج الترمذی عن علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر
جارای فی الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے
کان نے سنا کہ اپنے منہ سے فرمایا تھا کہ طلحہ اور زبیر دونوں میرے ہمسایہ ہونگے بہشت میں اخرج الترمذی
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان علی حرا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی و
طلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اهدا فما علیک الا نبی
وصدیق او شہید ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر وعمر وعثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ٹھہر ارہ تجھ پر تو نبی یا صدیق یا شہید ہیں ف نبی فرمایا اپنے تئیں اور صدیق
فرمایا ابوبکر کو اور شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کو اخرج الشیخان عن انس قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہر امت میں امین ہوتا ہے اور امین اس امت میں

رحم اللہ عثمان تستحی منہ الملئکۃ رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار ترجمہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکر پر
کہ اوسنے نکاح کردی اپنی بیٹی مجکو اور سوار کر لیگیا مجکو ہجرت کے گھر تک اور ساتھ رہا میرے غار مین
اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے خدا رحمت کرے عمر پر کہ بولتا ہی سچ اگرچہ کڑوا ہی جھوٹا
اوسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہین اوسکا دوست خدا رحمت کرے عثمان پر شرماتے ہین اوس سے
فرشتے خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اوسکے ساتھ جدھر وہ پھرے ف ابوبکرؓ نے
اللہ رسول کے کامون مین اپنی آبرو اور جان و مال سے دریغ نکیا چنانچہ بی بی عائشہ اپنی بیٹی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی صرف پیغمبری کے لحاظ سے اور مال کا لحاظ نکیا اور جب مکے کے
کافرون نے زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابون کو ایذا دینے لگے اللہ تعالے کے حکم کے
بموجب چھپکر مدینہ کو چلے کچھ دور ابوبکر صدیق نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑھایا اور اپنے پاؤن کی
اونگلیون کے بل لیگئے تاکہ پاؤن کا نشان زمین پر نہ پڑے اور پہاڑ کے غار مین پہلے اندھیرے
مین آپ جاکر غار کو صاف کیا اوسمین ایک سوراخ تھا اوسمین اپنا انگھوٹھا دیا اور حضرت کو ساتھ لیکر
وہان رہے وہان ایک سانپ نے اوس انگھوتھے مین کاٹا پھر وہان پر ایک اونٹ موجود کیا
کہ اوسپر حضرت سوار ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئے اور بلالؓ ایک کافر کے غلام تھے ابوبکر نے دو ہزار
اشرفیان اور کچھ زیادہ اور ایک اور غلام بدلے مین دیکر اونکو اوس سے مول لیا اور آزاد کردیا
کہ وہ حضرت کی خدمت مین رہتے تھے سو حضرت نے ابوبکر کی یہ تعریفین بیان کین اور دعا مانگی کہ خدا
اونپر رحم کرے پھر فرمایا کہ عمر سچ بولتا ہی باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگون کو برا لگتا ہی اور کڑوا معلوم
ہوتا ہی مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہی کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اوسکو ترک کردیا اور کوئی اوسکا
دوست نرہا اوسپر بھی اللہ ہی رحم کرے اور عثمان کا یہ حال ہی کہ اوسکی شرم کا حال دیکھکر
فرشتے بھی اوس سے شرماتے ہین یعنی اس مقدمہ مین فرشتون پر بھی اونکو بزرگی ہی چنانچہ
کسی نے کبھی حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا نہین دیکھا اور خود اونھون نے اپنا بدن ناف سے
نیچے زانو تک شرم سے نہ دیکھا سو حضرت نے فرمایا کہ اونپر بھی خدا رحمت کرے اور علیؑ پر خدا
رحم کرے کہ اونکے وقت مین لوگ کئی طرح پر ہونگے سوای اللہ جسطرف علیؑ ہوا وسیطرف

کون شخص حضرت کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے سو خود
حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد ہم کسکو امیر کرین حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال
بیان کیا اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکرؓ کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا کہ لوگون کے حق
واجبی واجبی ادا کریگا اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا کی طرف متوجہ نہوگا اور اپنا کچھ فائدہ
سوا ثواب کے اور اللہ کی رضامندی کے اوسکو منظور نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیق اپنی
خلافت کے وقت مین آپ کپڑا بیچا کرتے تھے اور لوگون کا انصاف کرتے تھے اور اس خلافت سے
اونکو یہی مقصود تھا کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے پھر فرمایا اگر عمرؓ کو تم اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو وہ
مضبوط اور زبردست اور قوی ہے کہ ہر نیک کام مین مبادرت اور دست اندازی کریگا اور
دل پر اوسکے خوف نہ آویگا اور امانت دار ہے کہ امت کے حقوق واجبی ادا کریگا اور
ایسا دیندار آدمی ہے کہ اللہ کے کام مین کسیکے برا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھ کہا کرے وہ اللہ کے
کام مین کسیکے برا ماننے کا اور اپنی ہجو و مذمت کا لحاظ نہین کرتا چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی
ظاہر ہوا کہ عمر کے وقت مین کسیکا خوف نہ رہا اور سیکڑون ملک فتح ہوے اور اسلام
رائج ہوا اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوے پھر فرمایا کہ اگر علیؓ کو تم اپنا امیر بناؤ تو
وہ ایسا مرد ہے کہ سیدھی راہ پر ہے اور تم سبکو سیدھی راہ پر چلاویگا اور سیدھی راہ بتاویگا
مگر مجکو معلوم نہین ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو اپنا امیر بناؤ شاید یہ اسواسطے فرمایا کہ علیؓ کی عمر
بہ نسبت ابوبکرؓ و عمرؓ کے کم تھی اور دستور ہے کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور حاکم بناتے
ہین چنانچہ جس روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اوس روز علیؓ کی عمر
تینتیس برس کی تھی اور حضرت ابوبکرؓ کی اکسٹھ برس کی اور حضرت عمرؓ کی پچاس برس
کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علیؓ کو حاکم اور امیر
اپنا بلا فصل نہ بناوینگے یا یہ سبب ہو کہ علیؓ کو تالیف قلوب کی نہو غرضکہ اس حدیث سے بھی ابوبکرؓ
و عمرؓ و علیؓ کی مدح اور خوبیان صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین اخرج الترمذی عن علیؓ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحم اللہ ابابکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق والکان مُرًّا ترکہ الحق ومالہ من صدیق

جمع کر کے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور علی کا ہاتھ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ ہو جب آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم کے کیا سب مسلمانون کی جان سے زیادہ مین اونکا دوست نہین ہون اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہو کہ تم سب مسلمانون کی جان سے زیادہ دوست ہو پھر خاص کر کے فرمایا کہ کیا مین ہر مومن کو اونکی جان سے زیادہ دوست نہین ہون اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہو جب سب نے اس بات کا اقرار کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ سے دعا کی کہ خدایا جیسے میری دوستی کا مسلمانون کو تو نے حکم کیا ویسا ہی ہر مسلمان علی کو بھی دوست رکھے اور جو علی سے دوستی رکھے اوس سے تو بھی دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اوس سے تو بھی دشمنی رکھ بعد اس خطبہ کے عمر جب علی سے ملے تب علی کو مبارکبادی دی اور فرمایا کہ ای علی تیری عجب شان ہو کہ ہمیشہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی رکھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنی پیغمبر کے حکم بجالانے کو اپنی جان سے زیادہ مقدم سمجھے ویسی ہی علی کی دوستی اپنی جان سے زیادہ مقدم رکھے اور کبھی اس محبت مین فرق نہ آوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علی کی سچی تعریف اور مدح سنے تو خوش ہو جیسے عمر خوش ہوتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو علی سے محبت رکھے وہ خدا کا دوست ہو اور جو علی سے عداوت رکھے وہ خدا کا دشمن ہو اخرج احمد عن علی قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یؤمر بعدک قال ان یؤمروا ابا بکر تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الآخرۃ وان یؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم وان یؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسکو ہم امیر کرین تمہارے بعد فرمایا اگر تم حاکم کرو ابوبکر کو پاؤ گے اوسکو امانت دار متوجہ ہونے والا دینا مین اور رغبت رکھتا ہوا آخرت مین اور اگر امیر کرو تم عمر کو پاؤ گے تم اوسکو زبردست امانت دار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین برا کہنے سے کسی برا کہنے والے کے اور اگر حاکم کرو علی کو مگر نہین دیکھتا مین تمکو کہ تم کرو تو پاؤ گے اوسکو سیدھی راہ بتانے والا سیدھی راہ پر چلاوے تمکو سیدھی مضبوط راہ پر **فرقت** اصحابون کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

جسکو چاہین دوزخ مین ڈالینگے اور مشکلکشا ہین اور جسکو حضرت علی سے اسطرح
ہو وہ کیسے ہی برے کام کرے اوس سے حساب کتاب نہوگا وہ قطعاً بہشتی ہی سو خود حضرت
علی نے فرمایا کہ دونون طرح کے شخص تباہی مین آگئے اور اونکا ایمان تباہ ہوگیا کہ میرے
مرتبہ سے مجکو کم و زیادہ جانا اور یہ جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اصحاب تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے سو اس
مرتبے مین کمی بیشی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان
تباہ ہی اور اہل سنت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودے کے بموجب روبراہ ہی اخرج احمد عن البراء
بن غارب وزید ابن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی
فقال الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم قالوا بلی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن
من نفسہ قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ
عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن ومومنۃ ترجمہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ براء ابن عازب اور ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب اوترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھ علی رضی اللہ تعالی عنہ کا پھر لوگون سے فرمایا کہ کیا نہین جانتے
ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا اونکی جانون سے بولے سچ ہی پھر فرمایا کہ کیا نہین
جانتے ہو کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کو اوسکی جان سے بولے ہان پھر فرمایا کہ خدایا
جسکا ہون مین دوست تو علی بھی اوسکا دوست ہی الٰہی دوست رکھو اوسکو جو دوست رکھے
اسکو اور دشمن رکھو اوسکو جو عداوت رکھے علی سے پھر ملے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
عمر رضی اللہ تعالی عنہ بعد اسکے تو کہا روز ہی ہووے تجکو اے ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے
اور شام کی تو نے اوس حال مین کہ تو دوست ہی ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو

ف یہ دو حدیثین اوپر کی مشکوۃ کے باب مناقب علی رضی اللہ تعالی عنہ مین لکھی ہین
اور غدیر خم ایک مکان ہی کہ وہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابون کے ساتھ
اوترے بعض منافقون نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین کچھ برا بیان مشہور کین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبکو

امہ واحبہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیسئلہ ثم قال یھلک فی رجلان محب مفرط یفرطنی بالیس فی
ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ تجھ مین مشابہت ہی کچھ عیسی علیہ السلام کی کہ بغض کیا یہودیون نے اونسے
اسقدر کہ بہتان کیا اونکی ماں پر اور دوستی رکھی اونسے نصاری نے اسقدر کہ پہونچایا اونکو ایسے
مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اونکا نہ تھا پھر فرمایا علیؓ نے کہ تباہ ہونگے میرے سقدمہ مین دو شخص دوست
رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی کہ وہ بات مجھ مین نہین اور بغض رکھنے والا کہ باعث
ہوگی اوسکو عداوت میری اس بات پر کہ بہتان باندھیگا مجھپر ف یعنی عیسی
کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے غیبی روح سے
پیدا ہوئے تھے پھر اونکو نصاریٰ نے حد سے زیادہ دوست رکھا سو اونکو خدا کا بیٹا کہنے لگے
اور اونسے منتین مرادین مانگنے لگے اور یہودیون نے اونسے عداوت رکھی اور اونکی ماں
بی بی مریم پر بہتان باندھا اور اونکو جھوٹا بتایا اور اونکی پیغمبری کا انکار کیا سو ہمارے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تمھارا اور عیسی مسیح کا اس مقدمہ مین ایک
حال ہی کہ تمسے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تمپر بہتان باندھینگے اور بعضے لوگ
تمسے حد سے زیادہ دوستی رکھینگے اور ایسا مرتبہ تمھارا بیان کرینگے جیسا ہی نہین چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ ایک لوگون نے حضرت علیؓ پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے کہ
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بی بی حضرت عائشہؓ کی تہمت کی اور انھین نے
حضرت عثمانؓ کو شہید کروایا اور خلیفہ برحق ابوبکر صدیق سے کئی مہینے تک بغی رہے اور ناحق پر
مسلمانون سے فساد کیے اور پنچایت بدر کے پنچایت سے پھر گئے اور وہ تقیہ کرتے تھے اور اپنا مذہب
چھپاتے تھے ظاہر مین کچھ اور تھے اور باطن مین کچھ اور اور ایک لوگون نے حضرت علیؓ سے حد سے
زیادہ محبت کی اور ایسا مرتبہ اونکا بیان کیا جو اونمین وہ نتھا مثلاً یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے
پہلے حضرت علیؓ ہی کو اوتری تھی مگر جبرئیل نے پیغمبرؐ کو وحی پہونچادی بلکہ خود خدا تعالی علیؓ کے
بھیس مین تھا اور علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ پیغمبر کے برابر ہی اور یا حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ سے
بھی زیادہ اونکا مرتبہ ہی اور روز محشر کو حضرت علیؓ جسکو چاہینگے بہشت کو بھیجینگے اور

رکھنا اولنسے علامت نفاق کی ہی اخرج الترمذی عن زید ابن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا ہو نمین دوست تو علی بھی اوسکا دوست ہی ف یعنی جو شخص مجھسے دوستی اور محبت رکھے اوسکو لازم ہی کہ علی رضی اللہ عنہ کی بھی دوستی رکھے سبحان اللہ کیا شان ہی کہ جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مسلمان کو رکھنا چاہیے ویسی ہی علی کی بھی محبت رکھنا چاہیے فرق اتنا ہی کہ وہ پیغمبر تھے اور یہ نتھے اخرج الترمذی عن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ہذا الطیر فجاء ہ علی فاکل معہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی تو دعا کی کہ ای اللہ بھیج میرے پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق سے کہ وہ کھاوے میرے ساتھ اس چڑیا کو سو آئے علی پھر کھائی حضرت نے وہ چڑیا اونکے ساتھ اخرج الترمذی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ہون گھر حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ ہی اخرج الترمذی عن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترانی علیا ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر کہ اوسمین علی بھی تھے سو مین نے سنا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوئے کہتے تھے کہ ای اللہ مجکو موت نہ دیجو جبتک نہ دکھائے تو میرے تئین علی کو ف یعنی علی کو خیر و عافیت سے پھر لائیو کہ مین اوسکو صحیح و سالم دیکھون ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے اخرج احمد عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سب علیا فقد سبنی ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے برا کہا علی کو اوسنے برا کہا مجھکو اخرج احمد عن علی قال قال لی النبی فیک مثل من عیسی لعنتہ الیہود حتی بہتوا

فرسول اللہ وا مانوط بعضہم بعض فہم ولاۃ الامر الذی لبعث اللہ بہ نبیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ہو لاء الثلثۃ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب مین آج کی رات ایک نیک آدمی کہ گویا ابو بکرؓ لپٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور لپٹے ہین عمر ابو بکر کو اور لپٹے ہین عثمان عمر کو کہا جابر نے پھر جب ہم اوٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ہمنے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سربرآہکار ہین اوس کام کے جسواسطے بھیجا ہی اللہ نے اپنے نبی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا حضرت ابا بکرؓ صدیق اور عمرؓ فاروق اور عثمانؓ ذوالنورین نبوت کے کام مین سربرآہکار اور منصرم تھے اور

دین کے رواج دینے والے اخرج الشیخان عن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو کہ تو میرا ایسا ہی جیسے ہارون تھا موسیٰ کا مگر یہی ہی کہ نہین ہی کوئی پیغمبر بعد میرے ف یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا جیسا علاقہ تھا کہ آپسمین بھائی تھے اور عالم کی ہدایت کرنے مین شریک تھے ویسے ہی اے علیؓ تم میرے ہو مگر تم مین اور ہارون مین فرق اتنا ہی کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہوگا اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم مین اور ہارون مین کچھ فرق تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی مین استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوہ تھی جیسے حضرت عمرؓ مین اس حدیث سے کوئی شخص تقدیم و تاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد خلیفہ نہین ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی ہی مین حضرت موسیٰ سے چالیس برس پہلے انکی وفات ہوئی تھی اخرج مسلم عن زر ابن حبیش قال قال علیؓ والذی فلق الحبۃ

وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق ترجمہ مسلم نے ذکر کیا زر بن حبش نے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھسے قول کیا نبی امی نے کہ مجھکو دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی کی محبت ایمان کی نشانی ہی اور بغض

مشکوۃ کے باب مناقب عثمان مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل
کیا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب وہ ذکر کرتے تھے فسادون کا سو نزدیک
بتایا اون فسادون کو پھر نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوے کپڑا تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ یہ شخص اوسدن نیک راہ پر ہوگا سو مین اوٹھ گیا اوسکی طرف تو معلوم
ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے کہا کہ پھر سامنے کیا مین نے منھ عثمان کا اور پوچھا مین نے
کہ یہ شخص ہی فرمایا ہان ف یعنی ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابون کے
روبرو آیندہ کا حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو امت مین ایسے ایسے فساد ہونگے اتنے مین
حضرت عثمان اوس راہ ہوکر نکلے تو حضرت نے اونکی طرف بتلاکر فرمایا کہ یہ شخص اون فسادون کے
وقت مین راہ پر یعنی حق پر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قصہ فساد ہوا حضرت
عثمان کے وقت تک اوسمین جو حضرت عثمانؓ کا رویہ تھا وہی حق تھا خصوصاً جسمین حضرت
عثمان شہید ہوے اوس فساد مین حضرت عثمانؓ حق پر تھے اور بلوے والے ناحق پر کہ عثمان
کو شہید کیا اخرج البخاری عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صعد احدا
وابو بکر وعمر وعثمان فرجف بہم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ہولاء الثلثہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑھے احد پر اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سو ہلا وہ پہاڑ انکے
سبب تو مارا اوسکو حضرت نے اپنے پانون سے پھر فرمایا ٹھہرا رہ اے احد تیرے اوپر تو صرف ایک نبی
اور ایک صدیق اور دو شہید ہین ف شہید اوسکو کہتے ہین کہ جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا
نہایت سہل جانے بلکہ آرزو رکھے جو حضرتؐ نے عمرؓ اور عثمانؓ کو شہید فرمایا چنانچہ بعد
حضرتؐ کے یہ دونون ظاہر مین بھی شہید ہوے اور ابو بکرؓ کو صدیق فرمایا اور صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے
مرتبے کے ہی اور صدیق سے اونچا سوا ے پیغمبر کے کسی کا مرتبہ نہین اخرج ابوداؤد عن جابر
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابو بکر نیط برسول اللہ
ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ قلنا اما الرجل الصالح

کہ کب تک میری زندگی ہے تم مین تو متابعت اور پیروی کیجیو اونکی جو میرے بعد ہونگے ابوبکرؓ اور عمرؓ ف
یہ جو حضرتؐ نے لوگون سے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی راہ پر چلیو اور او نکا کہا مانیو تو اس سے معلوم
ہوا کہ حضرت دین کے کام مین اور بندوبست کے مقدمہ مین اور امت کی خیرخواہی اور صلاح مین اور
اللہ کا مقبول بندہ جیسا اون دونون کو جانتے تھے ویسا اور کسیکو نہین جانتے تھے اخرج الترمذی عن
طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا عبید اللہ کے بیٹے طلحہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی
بہشت مین عثمانؓ ہے ف یعنی ہر پیغمبر کے ساتھ رفیق ہوا کرتے ہین کہ دنیا اور آخرت مین ساتھ
ہوتے ہین سو ایسا رفیق میرا عثمانؓ ہے کہ جنت مین بھی میرے ساتھ ہوگا اخرج احمد عن عبد الرحمن
بن سمرۃ قال اتی عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالف دینار فی کمہ حین جہز جیش العسرۃ
فنثرہا فی حجرہ فرایت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقلبہا فی حجرہ ویقول ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم
مرتین ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے
عبد الرحمن نے نقل کیا کہ لائے عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین مین
رکھکر جب سامان درست کرتے تھے عسرت کے لشکر کا سو دل دین وہ اشرفیان حضرت کی گود مین تو دیکھا
مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نیچے اوپر کرتے تھے اون اشرفیون کو اپنی گود مین اور فرماتے تھے
کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد اور یہ فرمایا دو بار ف یعنی عثمان نے ایسا بڑا نیک
کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی ہو جاوے
تو معاف ہو تو اوس گناہ سے عثمان کو کچھ ضرر نہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی
حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن نہین درست اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا
تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اوسپر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا ہو پھر کوئی
احمق اوسکو بیمار کہے اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن مرۃ بن کعب قال سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذکر الفتن فمر بہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ علی الہدی فقمت الیہ
فاذا ہو عثمان بن عفان قال فاقبلت علیہ بوجہہ فقلت ہذا قال نعم ترجمہ

وآلہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالی نے رکھا ہے حق عمرؓ کی
زبان پر اور دل پر ف یعنی حضرت عمرؓ کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ حق ہی ہوتی ہے اور جو بات انکے دل
مین آتی ہے وہ بھی حق ہی ہوتی ہے اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف نہ انکی زبان سے نکلے نہ انکے دل مین
پڑے اخرج فی شرح السنۃ واخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال ان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیترآون اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء
وان ابابکر وعمر منہم وانعما ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ و عمرؓ مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین اور ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن ماجۃ نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بے شبہہ بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین والون کو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے ہوئی سے جھلکتے
تارے کو آسمان کے کنارے مین اور مقرر ابوبکر اور عمر علیین والون مین سے ہین اور زیادہ ہوئے ہین ف
یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بہشت مین ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے امتی اونکو وہان ایسا دیکھینگے
جیسے چمکتے روشن تارے کو زمین والے دیکھتے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ اونکا مرتبہ بہشت مین ہوگا اخرج
ابن ماجۃ عن علیؓ واخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر وعمر سیدا
کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ و عمرؓ
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علیؓ نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیون اگلون اور پچھلون کے
سوا نبیون اور پیغمبرون کے ف یعنی جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہو کر مرا اور وہ بہشتی ہوگا تو بہشت مین
ان سب کے سردار حضرت عمرؓ ہونگے تو جب عمر رسیدہ لوگون کے سردار ہوئے تو نوجوانون کے سردار
بدرجہ اولی ہونگے غرضکہ مطلب یہ ہے کہ سب بہشتیون کے سردار یہی دونون ہونگے سوا پیغمبرون کے
حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے برابر کسی کا مرتبہ نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین اخرج الترمذی عن
حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین
من بعدی ابوبکر وعمرؓ ف مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ و عمرؓ مین لکھا ہے
کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا

کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتا
بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا اخرج الترمذی عن جابر قال عمر لابی بکر یا خیر الناس
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ابوبکر اما انک قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
عمرؓ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر نے کہا ابوبکر کو کہ ای سب سے بہتر
بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو فرمایا ابوبکرؓ نے سن رکھو کہ تمنے تو ایسا کہا پھر البتہ
مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر
جو بہتر ہووے عمر سے ف یعنی حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا سوا ے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تم سب سے بہتر ہو تب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو کہا کہ تم مجکو سب سے اچھا بناتے ہو اور
مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جس آدمی پر کہ سورج
چمکتا ہی یعنے جو آدمی دنیا مین پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنے حضرت عمر تمام دنیا کے لوگون سے
بہتر ہین سوا پیغمبرون کے اخرج الشیخان عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بینا انا نائم اوتیت بقدح لبن فشربت منہ حتی انی لاری الری
یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل
کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اوس حال
مین کہ مین سوتا تھا مجکو ملا ایک قدح دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجکو معلوم ہوا کہ اوسکی
تازگی نکلتی ہے میرے ناخونون مین سے پھر مین نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمرؓ کو
اصحابون نے عرض کیا تو کیا تعبیر ہی اسکی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ علم ف یعنی
حضرت نے خواب مین دیکھا کہ قدح بھر دودھ تھا کہ اوسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا
سو عمرؓ کو دیا اصحابون نے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تھا سو علم تھا کہ
مجھسے جو بچا وہ عمر نے پیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسقدر
علم دینی حضرت عمر کو تھا اوسقدر کسیکو نتھا اخرج الترمذی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اور اللہ کے یہان کچھ کمی نہین اخرج الترمذی عن عمرؓ وقال ابو بکرؓ سیدنا وخیرنا واحبنا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکرؓ مین لکھا ہی
کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ نقل کیا عمرؓ نے کہ ابو بکرؓ سردار ہم سب کے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے
زیادہ دوست ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ف حضرت عمرؓ خود حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین لوگون کو ترغیب دلانے کو فرمانے تھے کہ پیغمبر خدا
جسقدر ابو بکر کو چاہتے ہین اوتنا کسیکو نہین چاہتے تو ابو بکرؓ ہم سب کے سردار ہین اور سب سے
بہتر ہین تو اس سے دریافت ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ سب امت کے سردار اور سب سے بہتر تھے
اخرج رزین عن عائشۃ قالت بنیا راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجری فی لیلۃ
صاحیۃ اذ قلت یا رسول اللہ ہل تکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمرؓ
قلت فاین حسنات ابی بکرؓ قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکرؓ و عمرؓ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا بی بی عائشہ نے
کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میری گود مین تھا چاندنی رات
مین ناگاہ مین نے کہا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلا ہوگی کسی کی نیکیان
آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا ہان عمرؓ کی مین نے کہا کہان گئین نیکیان ابو بکر کی فرمایا
سب نیکیان عمرؓ کی جیسے ایک نیکی ابو بکر کی نیکیون مین سے ہی اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد من کان فیما قبلکم من الامم محدثون
فان یک فی امتی احد فانہ عمر ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمرؓ مین لکھا ہی کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ البتہ تھے تم مین سے پہلی امتون مین ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا
اور نیک بات اونکے دلون مین پڑ جاتی تھی سو اگر ہوگا میری امت مین کوئی بھی تو وہ عمرؓ ہی
ف یعنی حضرت عمرؓ کا یہ مرتبہ ہی کہ اللہ کی طرف سے اونکے دل مین نیک بات پڑ جاتی ہی اخرج الترمذی
عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان
عمر بن الخطاب ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمرؓ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا

میرے حکم کے بموجب اور میری مرضی کی جگہ خرچ کر ڈالا تو جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مسلمانون کے سردار حضرت ابوبکرؓ کے احسان مند ہوئے تو اونسے زیادہ اور کسکا مرتبہ ہی کہ خود پیغمبرؐ اونکے شکرگزار تھے تو سب مسلمانون پر اونکا احسان ہوا سبکو اونکی شکرگزاری کرنی چاہیے اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالاحد عندنا یدالا کافیناہ ماخلا ابابکر لکافیہ اللہ یوم القیامۃ ومانفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسی کا احسان مگر ہمنے بدلا کر دیا اوسکو سوائے ابوبکر کے کہ بدلا دیگا اوسکو اللہ قیامت کے دن نہ فائدہ کیا مجھ کو کسی کے مال نے کبھی جو فائدہ دیا مجکو ابوبکر کے مال نے اگر مین اور اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی ہان جان لو کہ رفیق تمھارا دوست جانی اللہ کا ہی **ف** یعنی حضرت کی عادت شریف یون تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ احسان کرتا تو اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اوسکے ساتھ کردیتے سو فرمایا کہ ابوبکرؓ نے جو میرے ساتھ احسان کیے اوسکا بدلا مجھ سے نہو سکا سوا اسطے کہ دنیا مین جتنی نعمتین ہین سو سب قلیل اور فانی ہین مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالی اوسکو بدلا دیگا کہ اوسکے پاس کچھ کمی نہین اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہو سکا کہ اونسے سب مال اپنا دین کے کامون مین میری مرضی کے موافق خرچ کر ڈالا اور محتاج ہوگیا سو جیسا اوسکے مال سے مجکو فائدہ ہوا ویسا کسی کے مال سے نہوا اور خلت اوس محبت کو کہتے ہین جو دل کی تہ مین گڑی ہوئی ہو سو فرمایا کہ ایسی محبت مجکو اللہ ہی کی ہی کہ اوسمین اور کسیکی گنجایش نرہی اگر کچھ بھی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت مین ابوبکر ہی سے رکھتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالی کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی محبت جسقدر حضرت کو تھی اوتنی کسی کی محبت نہ تھی تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ سوائے اللہ اور رسول کی محبت کے حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے اوتنی کسی کی محبت نرکھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے برابر کسیکو روز قیامت کو ثواب بے انتہا نہ ملیگا کہ حضرت نے اونکا احسان اللہ کو سونپا

وقت مین جیسے اپنا آپا عورتین دکھاتی پھرتی تھین ویسی ہی تم گھر سے باہر نہ نکلو اور نماز پر مستعد رہو اور زکوۃ
دیا کرو اور جو حکم اللہ اور رسول کا ہو وہ مانتی رہو اور اللہ کو یہی منظور ہی کہ نبی کے گھر بھر سے یہ باتین دور
ہو جاوین اور تم پاک صاف رہو کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم مین نہ رہے اور جو آیتین قرآن کی تمھارے
گھرون مین پڑھی جاتی ہین اور جو حدیثین بیان ہوتی ہین سو یاد کرو اور یہ جان لو کہ سب بھید اور
چھپی باتین اللہ کو معلوم ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیون کے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہی
اور وہ بی بیان اور عورتین ہرگز برابر نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالی کو یہ منظور تھا کہ اونمین کوئی
عیب کی بات نہ رہے اور ظاہر اور باطن اونکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالی کو یہ منظور ہو پھر کیون نہ ظاہر اور
باطن اونکا صاف رہے اور یہ بھی ظاہر ہی کہ خود اللہ تعالی اونکو ادب سکھانے کو اور تربیت کرنے کو
متوجہ تھا کہ خود اون بی بیون کو خطاب کرکے ادب کی باتین بتائین اور اس آیت مین یہ لفظ
جو فرمایا کہ ای گھر والو تو اس لفظ مین سب گھر کے لوگ بیٹے بیٹیان ناتی اور ناتیان اور داماد وغیرہ
سب لوگ گھر کے شامل ہین قال اللہ تبارک وتعالی النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ
امہاتہم **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ احزاب مین کہ نبی سے لگاؤ ہی ایمان والون کو
زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی عورتین اونکی مائین ہین **ف** یعنی جو لوگ مومن
ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہین اسواسطے کہ نبی اللہ کا نائب ہی اپنی جان
اور مال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہی اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی
درست نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور نبی کی عورتین حرمت اور پردہ مین سب مومنون
کی مائین ہین اس سبب سے حضرت کی بی بیون سے نکاح درست نہین اور اونکا ادب سب سے
زیادہ چاہیے اخرج[1] الشیخان عن ابی سعید الخدری عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان
امن من الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر مین
لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر سب آدمیون سے ساتھ رہنے مین اور
اپنا مال خرچنے مین ابوبکر ہی **ف** یعنی سب آدمیون سے زیادہ احسان ابوبکر کا مجھ پر ہی کہ وہ
ہمیشہ میرے ساتھ اور ہر امر مین میرا شریک اور مصاحب رہا اور اوسنے سب اپنا مال

[1] یہان سے فقط حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب کی حدیثین ہین ۱۲

کہ حضرت ابو بکرؓ اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہین کہ بعد
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکے برابر اور کسی کا یہ مرتبہ نہین قال اللہ
تبارک وتعالے ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتہا اجرھا مرتین واعتدنا
لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول
فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج
الجاہلیۃ الاولی واقمن الصلوۃ وآتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ ان اللہ
کان لطیفا خبیرا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ احزاب مین کہ اور
کوئی جو تم مین سے اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اوسکو
دین اوسکا اجر دوبار اور رکھی ہے ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی ای نبی کی عورتو
تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈرر کھو سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی
جسکے دل مین آزار ہے اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی
نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت مین نادانی کے اور قائم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ
اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کردے تمسے گندی باتین
اس گھر والون سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے
گھرون مین اللہ کی باتین اور عقلمندی مقرر اللہ ہے بھید جاننا خبردار ف اللہ صاحب نے
نبی صاحب کی بی بیون کو فرمایا کہ تم مین سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے
اور نماز روزہ نیک کام کرے تو اوسکو دونا ثواب ملے اور ہمنے اوسکے واسطے دنیا اور
آخرت مین عزت کی روزی رکھی ہے تم کھانے پینے کی فکر نکرو اور اللہ تعالی نے اون بی بیون
کی نہایت بزرگی کی کہ خود اونکو خطاب کرکے فرمایا کہ ای نبی کی عورتو اور فرمایا
کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح سے کہو جیسے مان بیٹون کو کہے دب کر
نکہو منافق اور فاسق لوگ اور کچھ نہ سمجھین اور بات معقول نصیحت کی
کی کہو اور عزت اور وقار سے اپنے گھرون مین بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت

اپنے رب کی جو سب سے اعلی ہے اور البتہ آئندہ کو وہ راضی ہوگا ف یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے
حق مین اوتری اور سبب اوسکا یہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ مالدار تھے سو اونھون نے سب اپنا مال خدا کی راہ مین
خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے چنانچہ چالیس ہزار درم اونھون نے ضعیف مسلمانون کی حاجت برآری
مین اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے مین خرچ کیے اور کافرون کے جو غلام لونڈیان مسلمان ہوگئی تھین
اور وہ کافر نہایت انکو تکلیف دیتے تھے سو اونھون نے ساٹھ لونڈی غلام مسلمان کافرون سے مول
لیکر خدا راہ مین آزاد کردیے اور حضرت بلالؓ ایک کافر کے غلام تھے اور یہ بھی مسلمان ہوگئے تھے وہ مردود انکو
دن بھر دھوپ مین پڑا رکھتا اور آس پاس انکے آگ جلواتا اور رات بھر اپر مار پڑتی اور یہ چلا چلا کر روتے اور
یہی کہتے جاتے کہ خدا میرا ایک ہے حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی اوس کافر کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکو سمجھایا
وہ عذاب کرنے سے باز نہ آیا اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ تمھارا دل اس غلام پر جلتا ہے تو مجھسے اسکو
اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے کہ اوسکے پاس دو ہزار اشرفی ہین مول لے لو حضرت ابوبکرؓ نے
اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیان اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اوس کافر کو
دیکر حضرت بلال کو مول لیا اور اوسیوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا
تب اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ شخص یعنے ابوبکر جو بڑا متقی
پرہیزگار خدا سے ڈرنے والا ہے سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنے کو
لوجہ اللہ فی سبیل اللہ دیتا ہے اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اسلیے کہ کسی کا
اوسپر احسان نہین سو اس شخص کو ہم دوزخ سے بچا دینگے اور آیندہ کو یہ اللہ سے راضی ہوگا
اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالی خود بیان کرتا ہے
کہ یہ شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لیے خرچتا ہے اور جیسے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حق مین فرمایا تھا کہ ولسوف یعطیک ربک فترضے یعنی اب دے گا تجکو
تیرا رب تو راضی ہوگا ویسے ہی حضرت ابوبکر کے حق مین فرمایا کہ ولسوف یرضے یعنے اور اب
راضی ہوگا ابوبکر سے اور اسیطرح ایک اور آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم
یعنے بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو بڑا پرہیزگار متقی ہو اور اس آیت مین حضرت
ابوبکر کو فرمایا کہ الاتقی یعنے بڑا پرہیزگار متقی تو ان دونون آیتون کے ملانے سے معلوم ہوا

منکر ہو تو وہ فاسق ہی بے حکم کہ خدا کا حکم نہین مانتا کہ جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اونکو
خلیفہ برحق نہین سمجھتا پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس آیت سے حضرت امام مہدی کی
خلافت مراد ہی اسواسطے کہ وہ سارے زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے اور مسلمان اونکے وقت
مین بیخوف و خطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اس آیت مین خطاب اونسے ہی جو اس
آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی اوسوقت موجود نہ تھے اور
سوا اسکے اللہ تعالے نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی ایک شخص ہین وہ
اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے پھر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے
اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہی کہ کئی شخص
خلیفہ ہونگے تو صرف حضرت علیؓ اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے اور سوا اسکے شیعہ کے
نزدیک اس آیت سے حضرت علیؓ کی خلافت ہرگز مراد نہین ہو سکتی اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین
کہ حضرت علیؓ اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب
چھپاتے رہے اور دین خدا کی مرضی کے موافق جیسا اونکو منظور تھا ویسا اونکی خلافت مین
رائج اور جاری نہوا اور اس آیت مین وعدہ یہ ہی کہ دین خدا کی مرضی کے موافق اون خلیفون کے
وقت مین جاری ہوگا اور یہ تحقیق ہی کہ اللہ کا وعدہ جھوٹا نہین تو اس صورت مین حضرت علیؓ کی
خلافت مراد نہین ہو سکتی یا یہ کہ حضرت علیؓ نے جو کام اپنی خلافت مین کیے وہی اونکا
مذہب اور دین تھا اور اللہ کو بھی پسند وہی رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ
تقیہ نہین کرتے تھے اور علاوہ اسکے حضرت علیؓ کی خلافت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا اور
شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اونکے منکر تھے اونسے خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ ہی امن کا

قال اللہ تبارک وتعالی وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی وما لاحد عندہ من نعمۃ
تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ولسوف یرضی ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
واللیل مین کہ اور اب بچاوینگے دوزخ سے اوس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہی اپنا مال دل
پاک کرنے کو اور نہین کسی کا اوسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر رضامندی

کلام اللہ مین فرماتا ہی کہ مین اونسے راضی ہوا اور اونکو چین دیا اور سوا اونکے اور کسی کا حال یقینی معلوم نہین کہ اللہ اونسے راضی ہی یا نہین قال اللہ تبارک وتعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور مین کہ وعدہ دیا اللہ نے اونکو جو ایمان لائے تم مین سے اور کیے ہین نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اونسے اگلون کو اور جاویگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکے واسطے ملے گا اونکو اونکے ڈر کے بدلے مین امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے اس سے پیچھے سو وہ لوگ ہین بے حکم ف یعنی جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور اونھون نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام کیے تھے اس سورہ کے نازل ہونے تک اونکو اس آیت مین اللہ نے وعدہ کیا کہ آیندہ کو کئی آدمیون کو اونمین سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بناویگا جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگون کو بنی اسرائیل مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا اور یہ وعدہ کیا کہ اونکا دین جو اللہ کو پسند ہی زمین مین اللہ رائج اور جاری کریگا اور جاویگا اور یہ وعدہ کیا کہ اوسوقت مین کافرون سے جو خوف تھا اوس خوف کے بدلے مین امن امان اونکو ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شرک وریا سو یہ وعدہ اللہ تعالی کا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین پورا ہوا اور یہ سب باتین اونمین پائی گئین کہ یہ لوگ مسلمان تھے جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو یہ بھی اس وعدہ مین شامل تھے اور یہ کہ جو اللہ تعالے نے وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصون کو خلیفہ کریگا سو اونکو کیا جیسے سابق مین نبی حضرت داؤد کو بنی اسرائیل مین کیا تھا اور انھین خلیفون کے رویہ طریقہ کو اللہ تعالے نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف سے بالکل امن انھین کے وقت مین ہوئی اور سب لوگ بے خوف وخطر بے شرک وریا اور بے تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انکا رویہ اور دین اللہ کو پسند اور مرضی کے موافق تھا پھر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے شخصون کے خلیفہ ہونے سے اللہ کا احسان نمانے اور اونکی خلافت کے حق ہونے کا

وہ قدیمی مہاجر اور انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اُن قدیمی اصحابون کی نیک راہ پر چلے اُن سے
اللہ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے اُن سبکے واسطے بہشت طیار کر رکھی ہین کہ اُسکے
نیچے نہرین جاری ہونگی اور وہ اُس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے اور یہی بڑی مراد ملنی ہے کہ اللہ
راضی ہو اور بہشت ملے اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یار و انکا کہ اللہ تعالی خود قرآن مین خبر دیتا ہے کہ مین اُنسے راضی و خوش ہوا اور اُنکے واسطے
آگے ہی سے بہشت طیار کر رکھی ہے پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہے کہ جو اُن مقبول لوگونسے ناراض
اور ناخوش ہو اور بغض اور عداوت رکھے اور پھر بیحیائی سے دعوے کرے کہ قرآن پر ایمان رکھتا
ہون قال اللہ تبارک و تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما
فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم واثابہم فتحا قریبا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ فتح مین
کہ اللہ خوش ہوا مسلمانون سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھسے اُس درخت کے نیچے پھر جانا جو
دلون مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک ف ایکبار پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کرنے کے واسطے مکہ کو چلے نزدیک پہونچکر ایک صحابی کو بھیجا کہ مکے
لوگون سے کہدین کہ ہم لڑنے کو نہین آئے عمرہ کرنے کو آئے ہین کافرون نے اونکو مکہ مین نہ جانے
دیا تب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان رض کو بھیجا یہان خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو شہید
کیا تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابونسے کہا کہ اب ان مکہ والون پر جہاد کرو تو وہان
ایک درخت کے نیچے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ہزار پانسو بیس اصحابون نے بیعت کی
کہ ہم مکہ والون سے لڑینگے اگرچہ مارے جاوین سو اللہ تعالے نے یہ آیت اُنکے حق مین بھیجی
فرمایا کہ اُنسے جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ راضی ہوا اور اونکے دل کا حال صاف
معلوم ہو گیا کہ سچے مسلمان ہین کہ رسول کے حکم کے بموجب جان دینے کو موجود ہو گئے اور اللہ نے
اُنکو چین اور خاطر جمعی دی کہ اُنکو ایمان جانے کا خوف نرہا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی
اور آئندہ کو اُنکو ایک فتح اور ملی چنانچہ اس وعدہ کے بموجب خیبر فتح ہوا اس آیت سے معلوم
ہوا کہ اون اصحابون سے اللہ راضی ہوا اُنکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کر کے اُنکے واسطے
چین نازل کیا پھر اونکے برابر اور کسی امتی کا مرتبہ کاہیکو ہوگا کہ اونکے واسطے خود اللہ تعالے

لالچ سے بچے سو انھون نے فلاح پائی اور مراد کو پہونچے قال اللہ تبارک و تعالیٰ لا یستوی منکم
من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا
وعد اللہ الحسنیٰ واللہ بما تعملون خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ احدید مین کو برابر
نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی ان لوگون کا درجہ بڑا ہی انسے جو خرچ کرین
اس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم کرتے ہو فتح مکہ کی فتح
ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم زور تھے اسوقت مال خرچنے اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا کہ
مسلمانونکی حاجت روائی ہوئی اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا اسواسطے اللہ کے نزدیک ان مال خرچنے والون
کا اور جہاد کرنے والونکا درجہ بڑا ہی یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال کے
مطابق ہی چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق ہی کے حق مین نازل ہوئی اور جن
لوگون نے بعد فتح مکے کے مال خرچا اور جہاد کیا وہ کم درجے والے ہین ان پہلونسے اور بہشتی دونون ہین
کہ اللہ تعالیٰ نے خوبی کا دونونسے وعدہ کیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بعضے اصحاب بعضونسے افضل ہین سب کا مرتبہ برابر نہین مگر بہشتی جنتی ہونے مین سب برابر ہین اگرچہ
بہشت کے اعلیٰ درجہ مین کوئی رہے اور کوئی اس سے نیچے درجے مین جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین
کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون ہوتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا
کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ کے برابر کسی اصحاب کا مرتبہ نہین قال اللہ تبارک و تعالیٰ والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری
من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ توبہ مین
کہ اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی
ہوا انسے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور طیار رکھے ہین انکے واسطے باغ کہ انکے نیچے بہتی ہین نہرین
رہا کرین انمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی ف بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوے وے
قدیم ہین اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے وے انکے تابع ہین اور مہاجر وہ
اصحاب جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکے سے نکل آئے مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینے کے رہنے
والے تھے اور انھون نے اپنے یہان جگہ دی تھی اور خاطر داری کرکے رکھا تھا سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر چھوڑ
کر اور مال اور دنیاداری سب ترک کر کے صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے
فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھ مدینہ کو چلے جاتے تھے کہ جہاد کرینگے اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مددگار رہینگے سو اونکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ وہ سچے مسلمان
ہین یا یک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنی وہ لوگ جو مدینہ مین رہتے تھے اگے سے جب
حضرت اور حضرت کے یار مکے سے نکل کر مدینہ کو گئے تو اونھون نے سب کو اپنے گھرون
مین رکھا اور کھانا کپڑا دیا اور نہایت خاطر کی اور کمال محبت یہان تک کہ اپنی
جان پر بھی اونکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکے رہتے اور اونکو کھلاتے اور اپنی حاجت
بند کرتے اور انکو ہر چیز دیتے اور اگر وہ مہاجر مکے والے کہین سے کچھ پیدا کر لاتے تو یہ انصار مدینہ
کے خوش ہوتے اور للچ نکرتے چنانچہ بنو نصیر کے یہودیون کی غنیمت کا مال جب حضرت
کے پاس آیا تو حضرت نے مدینہ والے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ
کرو اور یہ مکے کے مہاجرین جو چار برس سے تمھارے گھرون مین رہتے ہین اور تمھارے
پاس سے کھاتے ہین انکو اسیطرح اپنے پاس رہنے دو اور کھلاؤ اور یا صلاح ہو تو ہین
یہ مال ان مہاجرون کو دون کہ یہ تم سے الگ اپنے پاس سے کھاوین اسکے جواب مین
اون انصاریون نے عرض کیا کہ حضرت یہ مال سب انھین مہاجرون کو دیجیے اور یہ جیسے
آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کھاتے ہین ویسے ہی رہا کرین اور ہمارا کھایا کرین سو اللہ تعالے
نے اون دونون آیتون مین اون مہاجرین اور انصار کی خوبیان بیان کین اور تعریف کی
اور مہاجرون کے دل کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ و رسول کے مدد کرنے کو اپنا گھر
مال و متاع چھوڑ کر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے ہین انکو اسمین کچھ دنیا کا فائدہ
منظور نہین سو وہی لوگ سچے مسلمان ہین اور انصارون کے ظاہر و باطن دونونکا ذکر کیا کہ وہ
مہاجرون سے محبت کرتے ہین اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال و متاع مہاجرون پر خرچ
کرتے ہین اور حسد نہین کرتے اور انسے لالچ نہین رکھتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اسکو اللہ نے لالچ سے بچایا
ہو کہ اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہونچا اور دین و دنیا کی اسنے فلاح پائی اور یہ انصار

خوب ظاہر ہوا اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علیؓ کا کمال کے درجے کو پہونچا کہ عین سجدے
کی حالت مین شہید ہوے تو ابراہیم رکعا سجدا کا بیان اُنپر خوب مطابق ہوا پھر اگر غور کیجیے تو
ہر ایک مین یہ چارون صفتین بخوبی پھلین اور نیت سب کی للہ فی اللہ تھی غرضکہ اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کا ظاہر اور باطن دونون نیک تھے اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سے اُنپر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ تورات اور انجیل مین بھی اُنکی
خوبیان اور اُنکا ذکر بیان ہوگیا تھا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اُن اصحابون کو ایسی خوبیون
والا بنایا اس واسطے کہ تا اُنکے سبب سے کافرون کا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین تو اس سے
معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین
سنکر ناخوش ہو وہ کافر ہی اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا مردود و سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر
محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی کرے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہ
بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی اصحابی سے کچھ گناہ کا کام بھی ہوگیا تو معاف ہی کسواسطے کہ
خدا تعالے نے وعدہ کیا ہی معاف کرنے کا قال اللہ تعالے للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من
دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم
الصادقون والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی
صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ
فاولئک ہم المفلحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حشر مین کہ غنیمت کا
مال ہی واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھرون سے
اور مالون سے اور ڈھونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے
ہین اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہین اس
گھر مدینہ مین اور ایمان مین اُنسے آگے سے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ
آوے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا
اور اول رکھتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہو اونکو حاجت اور جو شخص بچایا گیا
اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے ف حضرت رسول خدا

یعنی نیت اونکی للہ ہی ریاکار اور تقیہ شعار نہین ہین اور نفاق نہین رکھتے اور سابق سے اللہ تعالے نے توریت مین اور انجیل مین اونکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اوس سے کھیتی جمتی ہی اور درخت اوسکے موٹے اور بڑے ہوتے ہین تو کھیتی والے دیکھکر خوش ہوتے ہین اور اونکے دشمن ناخوش ہوتے ہین اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو اصحابون سے قوت بڑھتی گئی پھر جب اسلام کو قوت ہوئی اور اللہ اور رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش ہوئے اور غصہ مین آئے سو یہ حضرت کے اصحاب اللہ تعالی نے اسیواسطے ظاہر و باطن کی خوبیون والے بنائے تاکہ اونکو دیکھکر کافرون کا جی جلے اور اگر ان اصحابون سے کچھ گناہ بھی ہوئے تو آخرت مین وہ گناہ معاف ہوکر ثواب عظیم اُنکو ملیگا تو وہان اور بھی زیادہ کافرون کا جی جلیگا جو اونکے دشمن تھے اصحابون کو انعام واکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخ مین جلتے ہونگے ہر چند اس آیت مین سب اصحابون کی تعریف ہی مگر یہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ یعنے پیغمبر کے ساتھ رہنا اور اشداء علی الکفار یعنی کافرون پر سخت اور زبردست اور رحماء بینھم یعنی آپس مین رحم دل اور تراھم رکعًا سجدًا یعنی نماز مین مشغول رہنا سو یہ چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص بھی مخصوص تھین چنانچہ حضرت ابوبکر ابتداء عمر سے حضرت کے ساتھ رہے خصوصًا غار مین ساتھ دیا اور ہجرت مین رفاقت کی اور بعد مرنے کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک جگہ پر دفن ہوئے تو الذین معہ کی حقیقت اونپر خوب ثابت ہوئی اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمرؓ کا مشہور و معروف ہی جس روز یہ مسلمان ہوئے اوس روز جماعت سے سب مسلمانون نے باہر نکلکر نماز پڑھی اوس سے پہلے کافرون کے خوف سے نماز چھپکر مسلمان پڑھتے تھے اونکے مسلمان ہونے سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور اونکی خلافت مین کافرون کے ہزار شہرون مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا تو اشداء علی الکفار کا مطلب حضرت عمرؓ مین خوب پایا گیا اور مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمانؓ کی ظاہر ہی کہ جب اونپر لوگون نے بلوا کیا تو اوسوقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمانؓ کے موجود تھے حضرت عثمانؓ نے اوسیوقت اونکو آزاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ مسلمانون پر کوئی میرے سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیون نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا اور حضرت عثمانؓ نے اونسے مقابلہ نکیا تو رحماء بینھم کا وصف

رہنا یا نہ رہنا یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یار مہاجرین خصوصًا چارون خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگون کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالے کے
نزدیک مقبول تھے اور یہ جو وعدہ کے طور پر اللہ تعالے نے اونکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اونکو حاکم
کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ بنایا پھر اونھون نے جو کام کرنے کو کہا وہ کام نیک تھا اور
جس کام سے منع کیا وہ کام بد تھا پھر اب جو کوئی اونکے کامون کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار
رکھتا ہی قال اللہ تبارک وتعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ترٰہم رکعا
سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورٰۃ ومثلہم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار
وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورۂ فتح مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین
کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع اور سجدے مین دھونڈھتے ہین اللہ کا
فضل اور اوسکی خوشی نشانی اونکے منھ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ مثال ہی اونکی توراۃ مین اور
مثال ہی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا
اپنی نال پر خوش لگتا ہی کھیتی والون کو تاکہ جلاوے اونسے جی کافرون کا وعدہ دیا ہی اللہ نے
اونمین سے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا ف یہ آیت اللہ صاحب نے
حضرت کی شان مین نازل کی اور اسمین حضرت کے یارون کے ظاہر و باطن کی خوبیان کین
تاکہ مخالفون پر حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہین اور جسکے رفیق وہم صلاح یار ایسے ہونگے
وہ شخص خود اعلے درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی صحبت ایسی خوب ہی کہ اوسکے سبب سے لوگ ایسے نیک ہوگئے سو اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اصحابون کی خوبیان ظاہر کی ظاہر کین کہ وہ حضرت کے رفیق ہین اور ساتھ موجود رہتے ہین اور
کافرون پر زور آور سخت ہین اور آپس مین مسلمانون پر نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز مین مشغول رہتے ہین اور اونکے
چہرون پر اللہ کا نور ہی سجدے کے سبب سے کہ ہزارون مین پہچانے پڑتے ہین اور باطن کی خوبی یہ ہی کہ یہ
سب صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے ہی اور اللہ کا فضل چاہتے ہین ملک دولت دنیا نہین چاہتے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کا حال ہی کہ وہ سب لوگ خصوصاً چار یار ہمیشہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اونسے جاری ہوا اور وہ
خود اللہ سے ڈرتے تھے اور متقی پرہیزگار تھے اور زکوۃ دیتے تھے اور ہر کام مین خدا کا حکم مانتے تھے
اور قرآن کی پیروی کرتے تھے سو وہ اصحاب ایماندار تھے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت اونکے واسطے
لکھدی اور وہ مراد کو پہونچے کہ بیشک جنتی ہوئے پھر اب جو کوئی اونکو برا کہے اور اونپر طعن کرے تو
گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہی اور اُس آیت کا منکر ہی قال اللہ تبارک وتعالی ولقد کتبنا
فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ انبیا مین کہ اور ہمنے لکھدیا ہی زبور مین نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہونگے
میرے نیک بندے ف یہ آیت بھی حضرت کے اصحابون کے حق مین ہی اللہ تعالی نے فرمایا کہ پہلے
ہمنے توریت حضرت موسی پر نازل کی اوسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اوتاری سو پہلے توراۃ
مین اور اوسکے بعد زبور مین ہمنے لکھدیا تھا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث
اور مالک ہوجاوینگے سو جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ
ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچھان تک انھین کا حکم ساری زمین کے لوگون پر
ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت مین حضرت امام محمد مہدی کا یہی دور ہونا ہی اس سے
معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح تھے پھر جو کوئی انکو فاسق اور منافق جانے وہ
اس آیت کا منکر ہی قال اللہ تبارک وتعالی الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ
وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
حج مین کہ وے لوگ کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین تو وہ قائم کرین نماز اور دین زکوۃ اور
حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہی آخر ہر کام کا ف اس
آیت سے پہلی آیت قرآن مین اللہ صاحب نے اصحابون کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اونکو
کافرون نے مکہ سے نکالا سو اون اصحابون کی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت مین اونکی تعریف کی کہ وہ
ایسے لوگ ہین اگر وہ زمین پر حاکم ہون تو نماز قائم کرین اور زکوۃ دین یعنی نماز اور زکوۃ کو رائج کردین اور
بھلے کام کا لوگون کو حکم کرین اور برے کامون سے منع کرین پھر اونکی نیکی کا دنیا مین جاری

کرتا ہی بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہی اور اصحاب اور اہلبیت کی خوبیان اور بزرگیان قرآن وحدیث
مین بہت مذکور ہین اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی ہین سچے مسلمان کو عقیدہ
درست کرنے کے واسطے اسقدر بھی کافی ہی سننا چاہیے قال اللہ تبارک وتعالی ورحمتی وسعت کل شی
فسا کتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول
النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر
ویحل لہم الطیبت ویحرم علیہم الخبائث ویضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت علیہم فالذین
امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون **ترجمہ** فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اعراف مین کہ میری رحمت شامل ہی ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا
اونکو جو ڈر رکھتے ہین اور دیتے ہین زکوۃ اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہین جو تابع ہوتے ہین
اس رسول کے جو نبی ہی اُمّی جسکو پاتے ہین اپنے پاس لکھا ہوا توراۃ اور انجیل مین بتاتا ہی
اونکو نیک کام اور منع کرتا ہی برے کامون سے اور حلال کرتا ہی اونکے واسطے سب پاک چیزین
اور حرام کرتا ہی اوپر ناپاک چیزین اور اوتارتا ہی اونسے بوجھ اونکے اور پھانسیان جو اوپر تھین
سو جو اوسپر یقین لائے اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اوس نور کے جو
اوسکے ساتھ اترا ہی وہی لوگ پہونچتے ہین مراد کو **ف** یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہرچند میری
رحمت سب چیز کو شامل ہی مگر خاص کرکے اون لوگون کے واسطے وہ رحمت لکھدونگا جو لوگ
امی نبی پر یقین لائے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اونکا
ساتھ دیا کہ مکہ سے گھر چھوڑکر حضرت کے ساتھ مدینے کو گئے اور وہ لوگ جنھون نے مدینہ مین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھ
نازل ہوا اوسکے تابع ہوئے اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین اور خدا کے حکم پر
یقین کرتے ہین اور اپنے نبی کا حال توریت اور انجیل مین دیکھکر نبی پر ایمان لائے کہ وہ نبی
اونکو نیک کام بتاتا ہی اور برے کامون سے منع کرتا ہی اور پاک چیزین حلال بتاتا ہی اور
ناپاک چیزین حرام کہتا ہی اور گناہون کے بوجھ اور پھندے ہوئے تھے اور باپ دادا کے
رسوم کی پھانسیان جو اونکے گلے مین تھین سو اتارتا ہی سو وہ لوگ مراد کو پہونچے کہ جنتی ہوئے

اور فاطمہ زہرا اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیان اور علی مرتضیٰ اور حضرت عثمانؓ باجیا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نواس داماد اور حسنؓ اور حسینؓ حضرت کے نواسے اور
امامہ اور ام کلثوم وغیرہ حضرت کی نواسیان اور زید جنکو بیٹا کرکے پالا تھا حضرت نے اور اسامہ
اونکا بیٹا وغیرہ اونکی اولاد یہ سب رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت کے اہلبیت اور عترت مین
داخل ہین اونکی محبت رکھنا اور اونکی راہ رویہ کو اختیار کرنا اسلام اور ایمان کی علامت کامل ہے
پھر جو شخص اونسے محبت نرکھے یا اوپر طعن کرے اوسکے ایمان مین نقصان ہے اسواسطے کہ اونکی
تعریف اور مدح خصوصًا اور عمومًا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تو جو شخص معاذ اللہ اونکو برا جانے
اوسنے گویا قرآن اور حدیث کا انکار کیا پھر اوسکا سوائے دوزخ کے کہان ٹھکانا اور ظاہر ہے کہ اللہ
تعالیٰ سبکا مالک اور خالق ہے اوسکی محبت رکھنا اور اوسکے حکم پر چلنا فرض ہے اور اوسکا حکم ہے کہ میرے محبوب
رسول مقبول کی محبت رکھو اور اوسکے کہنے پر چلو تو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور
اطاعت فرض عین ہوئی سو قطع نظر اور دلیلون سے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی
محبت ہوگی تو وہی شخص اونسے بھی محبت رکھیگا جنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت
رکھی تھی اور یہ بیشک وشبہہ یقینی بات ہے کہ جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور صلاح ومشورون
مین شریک ہوتے تھے اور دین مسلمانی کا اونھین کی کوشش سے جاری ہوا حضرت کے وقت مین
اور بعد حضرت کے گویا وہ لوگ پیغمبر کی پیغمبری کے کام مین مددگار تھے اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے
جی بیان اور اولاد اور نواسے وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو محبت تھی بلکہ سارے ملک
اور مدینہ کے مسلمانون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی تو جسکو حضرت سے محبت ہوگی وہ ان سبکی بھی
محبت رکھیگا پھر ان اصحاب اور اہلبیت کی تعظیم کریگا اور راہ رویہ اونکا اختیار کریگا پھر جسقدر اوسکو
حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اوسیقدر ان سب سے بھی اوسکو محبت زیادہ ہوگی اور جاننا چاہیے
کہ حضرتؐ کے اصحاب یا اہلبیت اگر برے ٹھہرین تو مسلمانی کا دین بھی جھوٹا ٹھہرے اسواسطے کہ قرآن
وحدیث مسلمانی کی بنیاد اونھین کے واسطے سے پچھلے لوگون کو پہونچا پھر اگر وہ برے تھے تو اونکے
بتائے ہوئے قرآن وحدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن وحدیث بے اعتبار ہوگیا تو دین مسلمانی سب
جھوٹ ٹھہرا تو جو شخص اونکو برا جانے وہ گویا اپنے آپکو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار

فصل چوتھی ذکر صحابہ اور اہلبیت میں

کام کرتا تھا اوسی نیکی کی حالت میں مرجاوے تو یہ جاننا چاہیے کہ ظن غالب یہ ہے کہ یہ بہشتی تھا اور معاذ اللہ اگر کفر کے کاموں کی حالت میں مرجاوے تو جاننا چاہیے کہ ظاہر میں اوسکے کام دوزخیوں کے سے تھے انجام اللہ کو معلوم اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضائقہ نہیں غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اسمیں چون وچرا کرنا بد ہے اور جسکو اللہ نے نیک بتلادیا وہ نیک ہے اور جسکو بد فرمادیا وہ بد ہے اور خاتمہ کا اعتبار ہے اللہ تعالی خاتمہ سب کا بخیر کرے اور اپنے نیک بندوں کی راہ پر لگادے اور نیکوں کی محبت دے **الفصل الرابع فی ذکر الصحابۃ واہل البیت** رضی اللہ عنہم ترجمہ چوتھی فصل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کے اور حضرت کے اہلبیت کے ذکر میں **ف** یعنی اس فصل میں اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے حضرت کے یارون اور اہلبیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے تو جاننا چاہیے کہ اصحاب اوسکو کہتے ہیں جسنے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا پھر جب مرا تب بھی مسلمان تھا پھر اگر بہت روزون صحبت میں رہا تو زیادہ افضل ہے اونسے جو کم صحبت میں رہے اور اہلبیت کہتے ہیں گھر والون کو جیسے بی بیان اور لڑکے لڑکیان اور بسبب لڑکیون کے داماد اور ناتی اور ناتیین سب اہلبیت میں داخل ہیں بالخصوص اور باندی اور غلام اور جسکو بیٹا کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اونکی اولاد بھی مطلق اہلبیت میں شامل ہے چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور اسید اور ابوعبیدہ اور ابوہریرہ اور انس اور بلال اور معاویہ اور سوا انکے سب مہاجر مکہ کے اور انصار مدینہ کے اور جہاد کرنے والے حضرت کے ساتھ ملکر جیسے بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیون میں حضرت کے شریک تھے بالخصوص جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اوسی مسلمانی کے عقیدے پر وفات پائی وہ سب اصحاب ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ اونکی ثنا اور صفت اور خوبیان قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اونسے محبت رکھنا اور اونکی راہ پر چلنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے پھر جو کوئی اونکو برا جانے یا اونکو نہ مانے تو اوسنے گویا قرآن وحدیث کا انکار کیا اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی ریحانہ زید کی بیٹی اور بی بی ریحانہ شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ حضرت کی بی بیان

نہ کرلین اپنے لکھے ہوے پر اور چھوڑ دین عمل فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کے واسطے میسر ہوجاتی ہے وہی چیز جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو شخص ہوا نیکبختون مین تو موجود کیا جاتا ہے اوسکو نیکبختی کا کام اور جو ہوا بدبختون مین تو میسر ہوتا ہے اوسکو کام بدبختی کا پھر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کہ جسنے بخشش کی اور پرہیزگار ہوا اور سچا جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اوسکو آسانی کی راہ اور جسنے بخل کیا اور اپنے آپ کو بے پرواہ جانا اور جھوٹ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اوسکو سختی کی راہ ف یعنی نیکبخت کے واسطے ویسے ہی اسباب بھی نیکی کے جمع ہوجاتے ہین اور بد کے لیے اسباب بھی ویسے ہی بدی کے جمع ہوجاتے ہین اور نیک کو نیکی کرنا آسان ہوجاتا ہے اور بد کو بدی کرنا سہل ہوجاتا ہے تو آدمی کو چاہیے کہ جب اوس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہوجاوین تو شکر کرے اور نیکی ہی کیے جاوے اور جب معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہوجاوین اور بدی ہونے لگے اور بدی مین مرتا ہے تو خوف کرے اور جلدی سے اوسکو ترک کرے اور اس بات پر بھروسا نکرے کہ بہشت اور دوزخ جو ہماری قسمت مین لکھا ہے ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیون کرین اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان العبد لیعمل عمل اہل النار وانہ من اہل الجنۃ ولیعمل عمل اہل الجنۃ وانہ من اہل النار وانما الاعمال بالخواتم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے حالانکہ وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور اعتبار کامون کا ہے خاتمے پر ف یہ حدیث اور جتنی حدیثین اس فصل مین گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھی ہین سو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بعضا آدمی حقیقت مین تقدیر کے بموجب بہشتی ہوتا ہے مگر پہلے کام اوس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین پھر آخر کو کام اوس سے بہشتیون کے سے ہونے لگتے ہین تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہے اور بعضا شخص تقدیر کے بموجب دوزخی ہوتا ہے مگر وہ بہشتیون کیطرح کے کام کرتا ہے پھر آخر کو اوس سے کام دوزخیون کے سے ہونے لگتے ہین تو وہ دوزخ پاتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اعتبار کامون کے انجام کا ہے آخر کو مرنے کے نزدیک جیسے کام ہون ویسا وہ شخص ہے تو کسی شخص کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہنا چاہیے ہان اگر نیک

عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاؤ حال دم کرنے کا کہ ہم دم کرتے ہین اور حال دوا
کا کہ ہم علاج کرتے ہین اوس سے اور حال بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہین اوس سے کیا ٹوٹا دیتی ہین یہ چیزین
اللہ کی تقدیر مین بھی کچھ فرمایا کہ یہ چیزین بھی اللہ ہی کی تقدیر مین سے ہین **ف** یعنی اس بات کے
سننے سے کہ اللہ تعالی نے جو تقدیر مین لکھا وہی ہوگا یہ خیال مین آتا ہی کہ بیمار پر کچھ پڑھ کر دم کر دینا یا علاج
کرنا یا دعا یا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل اور بیفائدہ ہو اس سے کچھ نہین ہوتا سو یہی بات خزامہ کے باپ نے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا ہوتا ہی تو پھر ہم لوگ بیماریون کے واسطے کچھ
پڑھ کر دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور مشکل مین دعا صدقہ وغیرہ خیرات کرتے ہین اور
لوگون کے ظاہر مین فائدہ بھی معلوم ہوتا ہی تو کیا یہ چیزین اللہ کی تقدیر کے لکھے ہوئے کو پھیر دیتی ہین
سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون سمجھو تو فائدہ ہوتا ہی سو یہ بھی تقدیر ہی مین لکھا ہی کہ یہ
شخص یون کریگا تو یون فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا ہی یہ تقدیر کے خلاف نہین بلکہ اس مقام پر معلوم
کیا چاہیے کہ عالمون نے لکھا ہی کہ تقدیر دو قسم ہی ایک وہ ہی کہ جیسا مقرر کر دیا ویسا ہی ہوا اوسکو
مبرم کہتے ہین اور ایک تقدیر معلق ہی کہ اگر فلانا شخص یون کرے تو ایسا ہو اور یون نکرے تو ایسا ہو یعنی
مثلاً دعا مانگے تو بیمار اچھا ہو اور نہ مانگے تو نہو تو یہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اسی تقدیر معلق کے
سبب ہوتا ہی اگرچہ یہ اثر ہونا بھی اوسکی تقدیر مین لکھا ہی مگر اصل یہ ہی کہ آدمی اس مقام پر تردد نکرے
اور اپنی عقل ناقص کو منھ زور گھوڑے کی طرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح فرمایا اوپر
یقین لاوے چون وچرا نکرے بڑے آدمیون کے حکمون اور کامون کے بھید دیہاتی گنوارون کو معلوم
کرنا مشکل ہوتا ہی اور اونکی سمجھ مین نہین آتا پھر جاے اللہ تعالی کے حکمون اور کامون کا بھید بندون کو
عقل سے دریافت ہونا اخرج الشیخان عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ما منکم من احد
الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ فلا نتکل علی کتابنا ودع العمل قال
اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فسیسر لعمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاوۃ
فسیسر لعمل الشقاوۃ ثم قرا فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم مین سے لکھی گئی ہی
دوزخ مین اور جگہ بہشت مین اصحابون نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلا پھر ہم

نہ کم ہوتا ہی اونسے کبھی پھر فرمایا اوسکو جو بائین ہاتھ مین تھی کہ یہ کتاب ہی رب العالمین کی طرف سے
اسمین دوزخیون کے نام ہین اور نام اونکے باپون کے اور اونکے کنبون کے پھر جملہ
کیا ہوا ہی اونکے آخر پر تو بڑھتا ہی نہین اونمین اور نہ اونسے کم ہوتا ہی کبھی پھر عرض کیا اُنکے
یارون نے کہ تو کسواسطے ہی عمل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ایسی بات ہی کہ اوس سے
فراغت ہو چکی تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کے واسطے خاتمہ
کیا جاتا ہی بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے اور دوزخی کے واسطے خاتمہ ہوتا ہی دوزخیون کے
کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے دونون ہاتھون کی
طرف اور پھینک دیا اون دونون کتابون کو اپنے پیچھے پھر فرمایا فارغ ہو گیا تمھارا رب
بندون سے ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ دوزخ مین **ف** یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون اور بہشتیون کے نام مع ولدیت ذات بھانت کے نشان
سمیت الگ الگ لکھدیے ہین پھر اون نامون کے آخر مین میزان دیکر جملہ کر دیا ہی کہ اوسمین کمی بیشی
نہین ہوتی اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر ایک شخص کے حق مین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھہرا دیا ہی
یہ بات سنکر یارون نے عرض کیا اگر ایسا ہی کہ دوزخ یا بہشت آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھہر گئی
اور اب اوسمین کمی بیشی نہین ہوتی تو پھر اب عمل نیک کرنا اور محنت اوٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت مین
جو لکھا ہی وہی آخر کو ہو رہیگا اسکے جواب مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی قسمت مین
بہشت ہی اوس سے مرنے کے قریب بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہین اور اوسکا خاتمہ بخیر ہوتا ہی
اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو اور جسکی قسمت مین دوزخ لکھا ہی اوس سے مرنے کے قریب برے
کام ہونے لگتے ہین اور اوسکا خاتمہ اونھین بدکامون پر ہوتا ہی اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو
سو تم نیک کام کیے جاؤ اور اپنی طرف سے بدکام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہی اور اللہ کو جو کرنا تھا
کہ ایک گروہ کے واسطے بہشت اور ایک فریق کے لیے دوزخ سو وہ کر چکا اخرج احمد والترمذی وابن ماجۃ
عن ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت رقی نسترقیہا
ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ ترجمہ امام احمد
اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ مین نے

ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہیں حضرت کی زبان سے جو یہ دعا کر نکلتی تھی کہ ای میرے اللہ میرا دل اپنے
دین پر ثابت رکھ تو حضرت انس رض سمجھے کہ اس دعا سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ میری
امت کا دل ایمان پر ثابت رکھو سو عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے کیا تمکو ہمپر خوف ہے اس بات کا کہ ہم دین
اسلام سے پھر جاوین سو تم یہ دعا مانگتے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مجکو البتہ خوف
ہے اسواسطے کہ آدمی کا دل اللہ کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہے اللہ کے قابو مین ہے جدہر
چاہے پھیر دے اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہے جس
دل کو جدھر چاہے پھیر دے جسکے دل مین چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈال دے
اور جس سے چاہے بُرا کروا دے آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نرکھے ہر وقت اللہ کی
درگاہ سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے رویہ پر دل کو ثابت رکھے اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر
قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ہذان الکتابان
فقلنا لا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب
من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد
فیہم ولا ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار
واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ
ففیم العمل یا رسول اللہ کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان اصحاب الجنۃ
یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل
ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال قد فرغ ربکم من العباد فریق
فی الجنۃ وفریق فی السعیر ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ باہر آئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے دونون ہاتھون مین دو کتابین تھین سو فرمایا کہ بھلا تم
جانتے ہو کیا ہین یہ دونون کتابین ہمنے عرض کیا ہم نہین جانتے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتلا دیا اوسکو جو دہنے ہاتھ مین تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی
طرف سے آئی ہے اسمین نام لکھے ہین بہشتیون کے اور نام اونکے باپون کے
اور اونکے کنبون کے پھر جملہ کیا ہوا ہے اونکے آخر پر سو زیادہ نہین ہوتا اونمین اور

کیا جاتا ہی اوسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور دن کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اوسکا
نور ہی اگر کھولدے اوسکو تو جلادے اوسکا نور ہر چیز کو خلق مین سے جہان تک ہو چکے اوسکی
نگاہ ف نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتین فرمائین اور لوگون کو سمجھا دیا کہ یہ جہان تو
کہ اللہ تعالی کو نیند نہین آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہی اور غفلت نقصان ہی اور اللہ تعالی
نقصان سے بری ہی تو ہرگز نہین ہو سکتا ہی کہ اللہ تعالی سووے اور تیسری یہ سمجھو کہ مقبول
کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہی کہ ترازو اوسکے
پاس ہی جسکے لیے چاہتا ہی پلڑا جھکا دیتا ہی اور جسکے واسطے چاہتا ہی پلڑا اونچا کر دیتا ہی اور
چوتھی یہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے دن کو کرینگے اوس کام کی خبر اوسکو رات کے کام سے
پہلے رہتی ہی اور جو کام بندے رات کو کرینگے اوسکی خبر دن کے کام سے پہلے اوسکو پہونچتی ہی آگے سے
اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالی کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ اوسکا بڑا ہی ایسا کہ پردہ اوسکا
نور ہی اگر وہ پردہ اوٹھاوے تو ساری مخلوق جل جاوے کسیکو طاقت اوسکے برداشت کی نہو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجودیکہ اللہ تعالی نے جو کیا سو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے
تقدیر مین لکھدیا پھر بھی اللہ تعالی غافل نہین اوسکو اب بھی اختیار ہی جو چاہے سو کرے
قسمت کی ترازو اوسکے ہاتھ مین ہی جسکا چاہتا ہی پلڑا اونچا کرتا ہی جسکا چاہتا ہی نیچا کرتا ہی اور
ہر ایک کے کام کی خبر رکھتا ہی آگے سے یعنے آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اوسنے مقرر کر دیا
ویسا ہی اوس سے ہوتا ہی اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک و
بما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء
ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اکثر کہا کرتے تھے کہ ای پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرا دل اپنے دین پر تو کہا مین نے ای نبی اللہ کے
بیٹے ہمنے مانا تمکو اور جو کچھ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہمپر فرمایا ہان اسواسطے کہ دل اللہ کی دو اونگلیون مین
ہین اونگلیون مین سے پھیر دیتا ہی دلون کو جیسے چاہتا ہی ف یعنے یہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر بہشتی
ہین اور پیغمبرون سے پیغمبری جاتی نہین اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھ جاتے ہین پیغمبرون کو اپنے

تو داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور بعضا شخص تم مین کا کیے جاتا ہی کام دوزخیون کے اسقدر کہ نہین رہتا اوسکے اور دوزخ کے درمیان فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ نکلتی ہی اوپر لکھت تو کرنے لگتا ہی کام بہشتیون کے تو داخل ہوتا ہی بہشت مین ف یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی سچے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اونکو سچا کیا تھا سو اونھون نے یون حدیث فرمائی کہ ہر ایک ایک سو بیس دن مین آدمی کی صورت بنکر مان کے پیٹ مین درست ہوتا ہی پھر اللہ تعالے ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ وہ فرشتہ اوسکے حق مین لکھدیتا ہی کہ یہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے سال اور سن مین اور فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگہہ مریگا اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کھاویگا اور بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا بعد اسکے اسمین جان ڈالتا ہی سو اوسکے لکھے کے موافق اوسکا کام اور انجام دنیا مین ہوتا ہی پھر اگر اوسکی قسمت مین انجام دوزخ لکھا ہوتا ہی تو دنیا مین اگرچہ پہلے وہ کام بہشتیون کے کرتا ہی اسقدر کہ بہشت سے نزدیک ہوجاوے ہاتھ بھر پھر یکایک تقدیر کا لکھا زور مارتا ہی تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہی تو دوزخ کو جاتا ہی اسیطرح جسکی تقدیر مین بہشت لکھی ہی تو وہ اگرچہ کام دوزخیون کے سے کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ سے نزدیک ہوجاتا ہی ہاتھ بھر پھر اوسکی تقدیر کا لکھا زور مارتا ہی تو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی تو آخر بہشت کو جاتا ہی المقصود آدمی اپنی عقل پر مغرور نہو اور اعتماد نرکھے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بھروسا رکھے اور اوسے سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہی اور برا ہوا تو برا ہی اخرج مسلم عن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطب بخمس کلمۃ فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ ویرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسیٰ رضی نے نقل کیا کہ کھڑے ہوکے ہمارے بیچ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھا پانچ باتون کا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہین سوتا اور لائق نہین اوسکو کہ سووے جھکا دیتا ہی ترازو اور اونچا کردیتا ہی اوسکو عرض

کچھ لوگون کے حق مین کہ یہ بہشتی ہین اور کچھ لوگون کے حق مین کہ یہ دوزخی ہین اور فرمایا کہ مجکو کچھ پرواہ نہین
جو چاہون سو کرون مین مالک ہون اخرج مسلم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اللہ خلق للجنۃ اہلا خلقہم لہا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق للنار اہلا خلقہم
لہا وہم فی اصلاب آبائہم ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کے
لیاقت والون کو بنایا اونکو بہشت کے واسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے اور
پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگون کو بنایا اونکو دوزخ کے واسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے ف
یعنی دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس لائق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرایا
سو اوسی موافق دنیا مین اوس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے
برے کام اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ
مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ و
رزقہ وشقی وسعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ
حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم
لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ
فیدخلہا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہمسے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ سچے سچائے تھے فرمایا کہ پیدا الش ہر کسیکی اکٹھا کیجاتی ہی اوسکی ماں کے
پیٹ مین چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہی خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہی لوتھڑا چالیس دن
تک پھر بھیجتا ہی اوسکے واسطے اللہ تعالی اوسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے لیے سو وہ لکھدیتا ہی
اوسکا عمل اور اوسکی اجل اور اوسکی روزی اور بدبخت یا نیکبخت پھر پھونکتا ہی اوسمین
روح تو قسم ہی اوسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے کہ بیشک کوئی تم مین کام
کیجاتا ہی کام بہشتیون کے یہان تک کہ نہین رہتا اوسکے اور بہشت کے درمیان مین
فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر برعکس نکلتی ہی اوسپر لکھت تو کرنے لگتا ہی کام دوزخیون کے

اللہ تعالی نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا اوسنے لکھدیا پھر وہ خشک ہوگیا کہ اب نہین وہ لکھتا اور اسلام جو ہی سو اللہ تعالی کے نور کے سبب سے ہی جسپر اللہ تعالی کا نور روز ازل مین پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ اور کافر ہوا اخرج احمد عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فارغ ہوچکا اپنی مخلوق مین ہر بندے کی پانچ چیز سے اوسکی اجل سے اور اوسکے عمل سے اور اوسکے رہنے کی جگہ سے اور اوسکی چال سے اور اوسکی روزی سے ف یعنی ہر مخلوق کے حق مین یہ باتین کہ یہ فلانے وقت پر فلانے روز فلانی جگہ اسطور پر مریگا اور زندگی مین فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور رویہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی طرح اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور کھاویگا اللہ تعالی نے مقرر کردین اور ٹھہرادین ویسا ہی ہوتا ہی اوس سے کم وبیش نہین ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ توکل ہی پر رہے اس بات پر بہت بھروسا نکرے اور دنیاداری کے امور مین بہت کوشش اور سردردی نکرے جو قسمت مین لکھا ہی وہ آگے ہی مقرر ہوچکا اوسمین کمی بیشی نہین اخرج احمد عن ابی الدرداء عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی وقال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی الدرداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو اونکی پیدائش کے وقت پھر مارا اونکا داہنا مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد سفید جیسے چیونٹیان اور مارا اونکا بایان مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد کالی جیسے کوئلے پھر فرمایا اونکو جو داہنے مین تھے طرف بہشت کے اور کچھ پرواہ نہین مجکو اور فرمایا جو اونکے بائین مونڈھے مین تھے طرف دوزخ کے اور کچھ پرواہ نہین مجکو ف یعنے اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کو پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالی نے حکم کردیا اور ٹھہرادیا

کان عرشہ علی الماء ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے لکھین تقدیرین خلائق کی آسمانون اور زمینون کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے حالانکہ اوسکا عرش پانی پر تھا اخرج احمد وابوداود عن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود بین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب ترجمہ امام احمد اور ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوموسی نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین سے سو ہوئی اولاد آدم کی اندازہ پر زمین کے کوئی سرخ کوئی سپید کوئی کالی کوئی درمیان مین اسکے کوئی نرم کوئی کڑی کوئی ناپاک کوئی ستھری ف یعنی جو آدمیون مین تفاوت ہے کہ بعضے سرخ و سپید ہوتے ہین اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے ہین اور ایسی ہی کسیکی خو نرم ہوتی ہے کوئی سخت ہوتا ہے اور کوئی نیکبخت پاک صاف ہے اور کوئی ناپاک خبیث کافر سو پہلے ہی سے اللہ تعالی نے انکی اصل پیدائی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح طرح کی زمینون مین سے تھوڑی تھوڑی مٹی لیکر اوس سے بنایا کہ بعضی جگہ کی مٹی سرخ اور بعضی جگہ کی سفید اور کہین کی سیاہ کہین کی نرم اور کہین کی سخت تھی تو یہ سب باتین حضرت آدم مین جمع تھین ویسا ہی اوسکا ظہور اونکی اولاد مین ہوا اسواسطے کہ پہلے سے اللہ تعالے نے آدمیون کی تقدیر مین یون ٹھہرا دیا تھا اخرج احمد والترمذی عن عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان اللہ تعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اہتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر ڈالا اوپر کچھ اپنا نور پس جسکو پہونچا کچھ اوس نور مین سے اوسنے سیدھی راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ خود بخود گمراہ ہوا تو اسیواسطے مین کہتا ہون کہ سوکھ گیا قلم اللہ کے علم پر ف یعنی

چنانچہ ویسا ہی ہوا اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ
اصحاب بیٹھے ہوئے اس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے ہین تو نہایت ناخوش ہوئے اسقدر
کہ چہرہ آپکا انار کے دانے کی طرح سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ ورسول نے اس مسئلہ مین گفتگو
کرنے کا حکم کیا ہی اور یا مین اس مسئلہ مین جھگڑا ڈالنے کو آیا ہون رسول ہوکر سویون تو نہین ہی
جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کرے جاؤ کچھ چون وچرا مت کرو اور اگلی امتون کے لوگ اسیطرح
مشکل مشکل مسئلون مین بحث کرکے گمراہ ہوگئے کہ اللہ تعالی نے اونکو ہلاک کیا سو مین تمکو
تقید کرتا ہون کہ اس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نکیجیو اخرج ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ومن تکلم فی شئی من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ و
من لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ ترجمہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ سنا مین نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے کلام کیا کسی چیز مین قدر کے مسئلہ سے تو پوچھا
جائیگا اوس سے وہ کلام قیامت کے دن اور جسنے نہ کلام کیا اوسمین اوس سے پرسش نہوگی
اوسکی ف یعنی قیامت کے دن اس بات کا بھی حساب ہوگا تو جو شخص اس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت
کو اوس سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تونے اسمین کیون گفتگو کی اور بحث کی اور جو شخص اسمین گفتگو اور بحث ہی
نکریگا اوس سے پوچھا بھی نجائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ مین گفتگو ہی کرنا نچاہیے
اسقدر سمجھے کہ اللہ تعالے نے جو روز ازل مین تقدیر مین لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالے نے بندون کو
فی الجملہ کام کرنے کا اختیار دیا ہی اور کام کا پیدا کرنا اور دل مین ارادہ ڈالنا یہ اللہ ہی کا کام ہی جسقدر
قرآن وحدیث مین مذکور ہی اوسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم مارے اخرج الترمذی
عن عبادۃ بن الصامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم
فقال لہ اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب بہ ما کان وما ہو کائن الی الابد ترجمہ ذکر کیا
ترمذی نے کہ عبادۃ صامت کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے
پیدا کیا اللہ نے قلم کو تو فرمایا اوسکو کہ لکھ وہ بولا کیا لکھون فرمایا لکھ تقدیر سو اوسنے لکھا جو ہوا
اور ہونے والا ہی ہمیشہ تک اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ

اور آدمیون کو دوزخ مین ڈال دے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے اسواسطے کہ ساری مخلوق اوسکی ہے
اور کسیکی نہین اور اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اوسکی خلق کے حق مین بہتر ہے مگر اوسپر کچھ بندے کا
حق نہین اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن نتنازع
فی القدر فغضب حتی احتمر وجہہ کانما فقئ فی وجہہ حب الرمان فقال بہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم
انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی ہریرہ نے نقل کیا کہ باہر آئے ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم
جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ مین سو غصہ ہوئے ایسا کہ سرخ ہوگیا چہرہ اونکا گویا توڑے گئے اونکے
چہرہ پر انار کے دانے پھر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین بھیجا گیا تمھاری طرف
تب ہی ہلاک ہوئے وہ جو تمسے پہلے تھے جب جھگڑا کیا اونھون نے اس بات مین تقیید کرتا ہون
مین تمپر تقید کرتا ہون تمپر کہ نہ جھگڑو اسمین ف جو باتین کہ بندون کے حق مین فائدہ کی تھین
سو اللہ تعالے نے بتادین کہ اللہ کو ایسا سمجھو اور رسول کو یون جانو کہ بندگی اللہ کی اسطرح کرو
اور دنیا کے کام یون چلاؤ اور جو بات بندون کے کام کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا و دین کا فائدہ
نہ تھا اوسکا مفصل بیان نکیا یا وہ بات جو آدمیون کی سمجھ اور بوجھ سے زیادہ تھی اسکا بھی
بیان نکیا تاکہ آدمی لایعنی باتون مین مشغول ہو جاوین مثلاً یہ نہ بیان کیا کہ چاند اور
سورج فلانی چیز سے بنے اور عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی چیز سے
اور سورج کی حقیقت یہ ہے اسواسطے کہ ان باتون کے دریافت ہونے نہونے سے کچھ فائدہ
نقصان نہین یا مثلاً شریعت مین وحدت وجود اور شہود اور اللہ تعالی کی ذات اور متشابہات
آیتون کی تاویلین اور ہر عبادت کی وضع مخصوص کے مامور ہونے کا بھید دریافت کرنے کا
حکم نہوا اسواسطے کہ یہ باتین اکثر آدمیون کی عقل کی بوجھ سے زیادہ ہین کہ اکثر لوگ
اوسکی حقیقت کو دریافت نکرسکین گے بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضی اوسمین زیادتی
کرینگے تو دونون گمراہ ہونگے چنانچہ اگلی امتون کے لوگ اسی سبب سے گمراہ ہوئے
ویسا ہی جبر اور اختیار اور تقدیر کا مسئلہ ہے کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اسکی حقیقت کے دریافت کی
فکر مین رہنا بیجا ہے اسواسطے کہ آدمی کی عقل کی بوجھ سے یہ بات زیادہ ہے پھر بہتیرے آدمی جاہل گمراہ ہو جاوینگے

اخرج احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لو
ان اللہ عذب اہل سمٰواتہ و اہل ارضہ عذبہم وہو غیر ظالم لہم ورحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم
ولو انفقت مثل احد ذہبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر و تعلم ان ما اصابک
لم یکن لیخطاک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک وان مت علی غیر ہذا دخلت النار

ترجمہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو تا کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمان والوں پر
اور اپنے زمین والوں پر تو عذاب کرے اور ظالم نہ ٹھہرے اونکے حق مین اور اگر مہر کرے اوپر ہووے
مہر اوسکی بہتر اونکے لیے اونکے کامون سے اور اگر تو خرچ کرے احد برابر سونا اللہ کی راہ مین
قبول نکرے تجھسے مگر جب تو ایمان لاوے تقدیر پر اور جان لیوے یہ کہ جو تجھکو پہونچا تجھسے
چوکنے والا نتھا اور جو تجھسے چوکا وہ تجکو پہونچنے والا نہ تھا اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدہ پر
تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ مین ف یعنے جو کچھ اللہ نے تقدیر قسمت مین لکھدیا
اور مقدر کردیا وہ ضرور پہونچے گا ممکن نہین کہ چوک جاوے اور نہ پہونچے سو جو کچھ آدمی کو رنج
اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت اور فتح و شکست اور مفلسی اور امیری
پہونچتی ہے یہ سب تقدیر کے لکھے کے موافق پہونچتی ہے اور کسی سبب سے نہین ٹلتی پھر اگر سب
مخلوق چاہے کہ نہ پہونچے تو ممکن نہین کہ نہ پہونچے اور تقدیر خطا کرے اور جو آدمی کہ
نہ پہونچا مثلاً چاہا کہ مین تندرست ہوجاون اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہوجاون اور نہوا یا چاہا کہ
میری اوسپر فتح ہو اور نہوئی یا سانپ ہاتھ پر چڑھا اور نہ کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی مین
یون لکھا تھا ممکن نتھا کہ برخلاف ہو اگرچہ ساری مخلوق ملکر چاہے کہ اوسکے برخلاف ہو
مگر ہونا ممکن نہین پھر اب اسکے سوا اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر پلٹ گئی
اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چل گئی پھر وہ شخص بے توبہ مرجاوے تو دوزخی ہے اور صدقہ خیرات
نیکی اوسکی قبول نہین ہوتی اگرچہ پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہوا سواسطے
کہ اوسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بنائے کے خلاف نہین ہوسکتا وہ مالک الملک شہنشاہ
بے پرواہ ہے جیسا کہ اوسنے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت مین لکھدیا وہ ہر صورت سے مالک ہے اگر سب فرشتون

علیحدہ رہنا بہتر ہی تاکہ لوگون کو گمراہ نکرے اور شاید اپنے عقیدے کو برا سمجھ کر ترک کردے اخرج البیہقی
والرزین عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی
یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل
من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی ترجمہ ذکر کیا
بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھ شخص
لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی بڑھانے والا اللہ کی
کتاب مین اور جھٹلانے والا اللہ کی تقدیر کا اور زبردستی سے حاکم بنجانے والا اسواسطے کہ عزت دیوے
جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے اور حلال کرنے والا اللہ کے حرام کا
اور حلال کرنے والا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینے والا میری سنت کا
ف یعنی جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کرے اور چھوڑ دے
تو اوسکو حضرت پر ایمان نہین اور جو سید ہو حضرت کی آل مین اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کامون کو
حلال کرے یعنی گناہ کرے اور اللہ تعالے کے منع کرنے کا لحاظ نرکھے تو اوسنے بڑا قصور کیا جیسے بالفرض
وزیر کا بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کے آئین کی قدر نرکھے اور برخلاف آئین کے کرے تو اوسکو
دیکھکر اور رعیتی بہکین تو اوسکی سزا بھی زیادہ چاہیے جسپر عنایت اور مہربانی زیادہ اوسکی تقصیر پر
عتاب بھی زیادہ اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم نرکھے اور جو کام وہان کرنے حرام ہین سو
وہان کرے تو اوسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین بے ادبی اور حکم عدولی کی اور
جو شخص لوگون پر زبردستی حاکم بنجاوے تاکہ اشرافون کو ذلیل کرے اور کمینون کو زبردست
کرے اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونے کو مکراوے اور تقدیر کے قائل کو جھٹلاوے اور جو شخص
قرآن مین کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی مطلب یا کوئی صورت سوا اسکے
شخص چھیون قسم کے ملعون ہین کہ اللہ نے اونکو پھٹکار دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اونکو بددعا دی کہ اللہ نے اپنی مہر اونسے اوٹھالی سو حضرت کی یہ دعا قبول
ہوئی اسواسطے کہ حضرت نبی تھے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قدری تقدیر کے منکر پر اللہ اور رسول کی طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑتی ہی

کا اس عقیدے والون پر ایسا غضب ہوتا ہی کہ دنیا مین بھی اونکو عذاب شدید ہوگا اور اس حدیث سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ اُسیکا نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے اخرج احمد و ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم
ان ماتوا فلا تشھدوا ہم ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قدری مجوس اس امت کے ہین اگر بیمار پڑین تو مت پوچھو
اونکو اور اگر مرین تو نماز نہ پڑھو اونپر یعنی مجوس وہ ہوتا ہی کہ جو سورج اور آگ کو پوجے اور
پتھرون کی تاثیر کا اعتقاد رکھے اور جب آدمی تقدیر کا شاکر نہین رہتا اور الہی پر بھروسا
نہین رکھتا تو اوسکا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہی کبھی بھوانی کو مانتا ہی کبھی قبرون کو
پوجتا ہی کبھی کسی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہی کبھی دن رات کی نحوست و سعادت کے پیچھے پڑتا ہی
حالانکہ کچھ ہوتا نہین ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا ہی
مجوسی سا ہوجاتا ہی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے اور
پھر تقدیر کا منکر ہو تو وہ اس امت مین گویا مجوس ہی تو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اوسکا حال
نہ پوچھو اور اگر مرجاوے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو اسواسطے کہ یہ معاملہ مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے
کافر کے ساتھ ایسا ملاپا اور دوستی اور اونکی مغفرت کی دعا مانگنا نچاہیے اسواسطے کہ اور لوگ یہ عقیدہ
نہ اختیار کرین اخرج ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بٹھلاؤ اہل قدر کو اور نہ اول بات کہو اونسے ف یعنی جو شخص
تقدیر کا منکر ہو اوس شخص سے محبت اور ملاقات نرکھو بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بٹھلاؤ اور نہ تم اوسکے پاس
بیٹھو اور اپنی طرف سے پہلے اوس سے بات بھی نہ کہو ہان اگر وہ پوچھے تو بقدر ضرورت اوسکا
جواب دینا مضایقہ نہین گویا وہ شخص آدمیت سے خارج ہی سو کفار کی طرح پر اوس سے معاملہ
کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہی اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہی اوسکی بات نہین
مانتا اور یہ قدری تو اپکو مسلمان کہیگا اور بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول
اور اشعار کے معنے اپنے طور پر لگاکر جاہلون کو گمراہ کریگا تو ایسے شخص سے ترک کرنا اور

وہ مومن نہین کافر ہی اخرج الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجیۃ والقدریۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا عبد اللہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے لوگ ہین میری امت مین کہ اونکو اسلام مین کچھ نصیب نہین مرجیہ اور قدریہ ف یعنی جو شخص یہ جانے کہ ہمکو کچھ مطلق اختیار نہین ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار ہین اور جو کام ہمسے ہوتے ہین اللہ ہی کراتا ہی سو ہمسے آخرت مین پرسش نہوگی اگر حشر بھی ہو تو ہم بخشے جائینگے سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہ بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہمپر جبر کی راہ سے کام کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین تو اس عقیدے سے یہ بات نکلتی ہی کہ گناہ بھی ہمسے اللہ ہی کراتا ہی پھر ہمکو گناہ سے بچنے کا حکم کیون کیا تو اس بات سے شریعت کا انکار نکلتا ہی اور جو شخص جانے کہ بالکل ہم مختار ہین اور جو کرتے ہین ہم خود کرتے ہین اور جو کام ہم کرتے ہین اون کامون کو ہم ہی پیدا کرتے ہین اللہ تعالی کو اوسمین کچھ دخل نہین اور آگے سے اوسنے کچھ ٹھہرا نہین دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنے قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین بھی ایک خالق افعال کا اور مختار جانتا ہی سو اس دونون طرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہین اور اسلام سے اونکو کچھ حصہ نہین ہی اور نصیبۂ اسلام سے بے نصیب ہین اگرچہ اپنے آپکو مسلمان کہین اور پیغمبر خدا کی امت مین شمار کرین اخرج ابو داود والترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر ترجمہ ابو داؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت مین لوگون کا زمین مین دھنس جانا اور صورتین جانورون کی سی ہوجانی اور یہ اونمین ہوگا جو جھٹلاتے ہین تقدیر کو ف اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین لوگ زمین مین نہ دھنس جائینگے جیسے اگلی امتون مین قارون وغیرہ دھنس گئے اور نہ میری امت کے لوگون کی صورتین جانورون کی سی ہونگی جیسے اگلی امتون مین بہت اور نصاری کی بندرون سوررون کی سی شکلین ہوگئین تھین سو اس حدیث مین فرمایا کہ جو لوگ میری امت کے یعنی کلمہ گو کہ آپکو مسلمان جانتے ہونگے مگر تقدیر کے منکر ہونگے سو اخیر وقت مین اونکی صورتین بھی بعضون کی جانورون کی سی ہوجاوینگی اور بعضے زمین مین دھنس جاوینگے یعنے اللہ تعالی

نہ ڈالیو تو وہ جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہی مگر پھر بھی اس شخص کے اختیار مین ہی جہان سے چاہے
کھانے دے جہان سے چاہے رسی کھینچ لے اور نہ کھانے دے ایسی ہی آدمی کا حال سمجھا چاہیے
اس سبب سے آدمی کا چاہا اللہ کے چاہے کے مقابل نہین چلتا قال اللہ تبارک وتعالی وما تشاؤن
الا ان یشاء اللہ رب العالمین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ تکویرت مین کہ اور تم جب ہی
چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا صاحب ف یعنی تمھارے دل مین کام کا ارادہ ڈالنا بھی اللہ
ہی کا کام ہی جب وہ چاہے تو تمھارے بھی دل مین وہ ارادہ ڈال دے پھر تم اوس کام کو کرنے لگو
اور اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کرین مگر تمھارے دل مین اوس کام کا ارادہ بھی مضبوط
نہ بیٹھے جب ساری مخلوق اسیطرح پر ٹھہری تو خدا ہی پر توکل اور بھروسا مضبوط رکھنا
چاہیے کہ سوائے اوسکے نہ کوئی کسیکا کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر غیرون کی طرف رجوع لیجانا اور
غیرون کی خوشامد مین اپنے آپکو ذلیل کرنا محض بیفائدہ ہی جب وہ چاہیگا وہ لوگون کے دل
مین ارادہ ڈال دیگا اوسکے بغیر ہیچ کچھ نہین ہوتا اوسنے پہلے سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرا لیا
پھر اوسیطرح پر پیدا کیا اور جو کام بندون سے ہوتے ہین وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہی اور جس کام سے
چاہتا ہی وہی باز بھی رکھتا ہی اور جس کام کو چاہتا ہی وہی ارادہ بھی آدمی کے دل مین ڈال دیتا ہی
سو اسپر اسیطرح یقین رکھنا چاہیے اور کچھ اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دینا چاہیے اور نہین ایمان جاتا ہی اخرج الترمذی
عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع
یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر گواہی دیوے یہ کہ
نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون بنی کیا مجکو برحق اور یقین
لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہی بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر کا ف
یعنی جیسے اللہ تعالی کو واحد اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی برحق اور موت اور قیامت
کو بیشک جاننا چاہیے ویسی ہی اس بات پر بھی یقین صادق لانا چاہیے کہ تقدیر بھی برحق ہی جو ہونا تھا
سو اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا اور ٹھہرا دیا اور جو شخص اسپر یقین نہ لاوے

اللہ تعالی ہی ہے قال اللہ تبارک وتعالی واللہ خلقکم وما تعملون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورۂ والصافات مین کہ اللہ ہی نے بنایا تمکو اور جو تم کرتے ہو **وف** یعنی تمکو بھی اللہ ہی نے
پیدا کیا اور بنایا اور جو تم کرتے ہو کام وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے اگر وہ پیدا نکرے اور روکے لے
تو تمسے ہرگز نہو سکے چنانچہ بہت کام آدمی کیا چاہتا ہے اور نہین ہو سکتے اور بعضی کام نہین کیا
چاہتا ہے اور بے اختیاری مین ہو جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھ سے
ہوتے ہین اوسکا پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہے جو کام اپنے ہاتھ سے اچھا بن پڑے یا اور کسی سے اپنے
حق مین کچھ سلوک ہو تو اللہ کا شکر بجا لایا چاہیے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا کرنے والا ہے اور پھر
ہمکو جزاے نیک کا وعدہ دیا تو اسکا نہایت احسان ہے اور جب یہ معلوم ہو چکا کہ ہمارے سب کے
کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے پھر اور کسی کے حرکات وسکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا ہرگز بچا ہیے
مگر ہان جسپر اللہ تعالی ہی نے حکم دیا وہ بات جدی ہے اپنی طرف سے بچا ہیے اور یہ بھی دریافت
رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہے اور کام کے کسب کا کچھ فی الجملہ اختیار دینا اور بات ہے اگر
کام کے کسب کا اختیار نہو تو امر ونہی بیفائدہ ہو جاوے اور بہشت ودوزخ بنانا اور دنیا مین
پیغمبرون کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم مقرر کرنا لغو ٹھہرے سو کام کے کسب کا تو البتہ
آدمی کو اختیار دیا ہے مگر بالکل اختیار بھی نہین دیدیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹھہر جاوے
اور اللہ تعالی معاذ اللہ بیکار رہجاوے قال اللہ تعالی واعلموا ان اللہ یحول بین المرء
وقلبہ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انفال مین کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے
آدمی سے اوسکے دل کو **وف** ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل مین پڑتا ہے بعد اسکے
وہ کام آدمی کے ہاتھ پاؤن سے ظہور مین آتا ہے پھر جس کام کو اللہ تعالی نہین چاہتا ہے
اوس کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہے اور کرنے نہین دیتا ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ہزارون
کام آدمی کیا چاہتا ہے یا بات کہا چاہتا ہے مگر اوس سے نہین ہو سکتا تو اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روک لیتا ہے اور کرنے نہین دیتا اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی نے
ایک جانور کے گلے مین رسی باندھی اور سرا اوس رسی کا اپنی ہاتھ مین رکھا اور جانور کو دیکھتون کے
بیچ مین چھوڑ دیا اور اوسکو بتا دیا کہ اس کھیت مین سے کھائیو اور دوسرے مین منھ

گفتگو کرنے سے منع آیا ہی پھر اسمین گفتگو اور جھگڑا کرنا نادانی اور حماقت ہی بلکہ جہالت اور ضلالت
اور ایمان جاتا ہی مگر جسقدر کہ قرآن اور حدیث مین اُسکا ذکر ہی اوسپر ایمان لاوے اور چون وچرا
نکرے سو سننا چاہیے قال اللہ تعالی انا کل شئی خلقناہ بقدر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنے سورہ قمر مین کہ ہمنے ہر چیز بنائی ٹھہرا کر ف یعنی جو چیز ہی ظاہر اور چھپی عرش و کرسی اور
لوح و قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانون کی گردش اور زمین
اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان مین ہی آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور درخت
اور آگ اور جو کچھ ان چیزون سے ملکر بنتا ہی اور سوا اسکے جو وہم و خیال مین آوے یا جو ہمکو
معلوم ہووے سب اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بنایا اور اوسکو پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک
ٹھہرا لیا اور اندازہ کر لیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے اور فلانی فلانی
برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت مین ہونگی اللہ تعالے
حکیم مطلق ہی اور دانا اور علیم اور حکیم تب کام کرتا ہی جب پہلے اوس کام کا انجام سوچ لیتا ہی اور
اول اپنے ذہن مین ٹھہرا لیتا ہی کہ اس کام کا انجام یون ہوگا سو اللہ تعالی تو سب حکیمون کا
حکیم اور سب داناؤن کا دانا ہی اوسنے جو چیز پیدا کی اوسکے پیدا کرنے سے پہلے ہی اوسکا سب
اندازہ ٹھہرا دیا سو اوسکے موافق اوس چیز سے ظہور مین آتا ہی تو اب آدمی کو مناسب ہی کہ اگر
کسی سے کچھ ضرر اور نقصان پہونچے تو اوسکا شکوہ نکرے اور جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے
یہ بات مقدر کی تھی اور اسی مین کچھ حکمت تھی کہ وہ ہمارے خیال مین نہین آتی اور اگر کسی سے کچھ
فائدہ پہونچے تو شکر اللہ تعالی کا کرے کہ اوسنے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہمارے واسطے یہ فائدہ
مقرر کیا تھا اور جسکے ہاتھ سے وہ فائدہ پہونچے اوسکو اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ظاہر سمجھکر
اوسکا بھی احسان مانے اور شکر تبعی بجا لاوے اور کسی کی اگر بری صورت دیکھے یا صورت مین
کچھ نقصان دیکھے تو اوسپر ہنسے نہین اور یہ جانے کہ اللہ تعالی نے اسکو اسیطرح پیدا کیا اسمین کچھ
حکمت تھی اس شخص کا کچھ قصور نہین تو اسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی طرف سے نادانی ہی پھر ایسے مقام پر
یون کہنا کہ ہمسے ہنسواتا بھی وہی ہی یہ اللہ تعالی کی جناب مین سخت بے ادبی ہی اور جہالت اسواسطے کہ
اوسنے جیسے ہنسنے کا فی الجملہ اختیار دیا ہی ویسی ہی نہ ہنسنے کا بھی اختیار دیا ہی مگر ہان اصل خالق سب چیز کا

اپنے ہاتھ ہلنے سے تھام نہین سکتا ہی اور وہ تھام سکتا ہی سو اسی اختیار اور اسیقدر ارادہ کے سبب اللہ
تعالی نے نیک کام کا حکم دیا اور بدکام سے منع کیا پھر جو کوئی بدکام کرے سزا پاوے اور جو نیک کام کرے
جزا پاوے اگر اسقدر بھی اختیار بندے کو نہوتا تو دنیا مین حاکم اور عدالت اور چور اور خونی کو سزا کیون مقرر
ہوتی اور اللہ تعالی کیطرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت کسواسطے اُترتی اگرچہ نیک اور
بدکام پیدا کرنا اللہ تعالی ہی کا کام ہی مگر بدکام سے راضی نہین اور بندے کے نصیب مین پہلے سے
ہر کام کا لکھدینا اور بات ہی اس لکھ دینے سے یہ نجانے کہ وہ بدکام سے بھی راضی ہی اسکی مثال ایسی ہی
جیسے بلاتشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا جنم پتر لکھدیا کہ یہ لڑکا فلانے فلانے وقت مین فلانے فلانے
کام کریگا اور چوری مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا پھر بعد اسکے ایسا ہی ہوا تو اوس چوری مین
نجومی کا کچھ قصور نہین اوسنے تو اپنے علم کے موافق ایک بات لکھدی تھی ایسی ہی سمجھنا چاہیے
کہ اللہ تعالے نے جو نصیب مین ہر ایک کے ہی جو اوس سے ہونا تھا سو لکھدیا پھر نیکی بدی الگ الگ
بتادی اور نیکی کرنے کا حکم دیا اور بدی سے منع کیا چنانچہ بکری کھانے کی اجازت دی اور سور
کھانے سے منع کیا پھر اگر کوئی سور کھاوے تو اس سے اللہ تعالی ر کچھ الزام نہین اگرچہ اوسے اختیار
کھانے کا دیا تھا اوس کھانے والے کا قصور ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اوسے بچنے کا بھی اختیار
دیا تھا گو کہ نصیب مین بھی اوسکے لکھدیا تھا کہ یہ شخص سور کھاویگا مگر اجازت نہین دی تھی بلکہ
منع کیا تھا مگر ہان وہ شخص سوتا ہوا اور اوسکے مُنہ مین کوئی حرام چیز ڈال دے تو البتہ وہ مجبور اور
بیقصور ہی اللہ تعالی نے مکرہ اور بیہوش اور سوتے اور دیوانہ پر حکم جاری نکیا پھر اگر کسی کو یہ شبہہ آوے
کہ اللہ تعالی نے فلانے فلانے کو نیک بخت اور مسلمان نیکوکار اور فلانے فلانے کو کمبخت کافر بدکار
روز ازل مین کیون ٹھہرادیا اسکا جواب یہ ہی کہ اس بات کا بھید دریافت ہونا آدمیون کی
عقل کے بوجھ سے زیادہ ہی جیسے کہ آدمی کی جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت آدمی کی
عقل کی بوجھ سے زیادہ ہی سمجھ مین نہین آتی ویسی ہی یہ بات بھی ہی اور شریعت مین بھی ہمکو
اسکے دریافت کرنے کا حکم نہین ہوا سو اس بات کے بھید کا دریافت ہونا ممکن نہین اور
بالفرض اگر دریافت بھی ہوگیا تو دنیا و دین کا اس سے کچھ فائدہ نہ نکلا بہشت کا ملنا
دوزخ سے بچنا اسکے دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت مین ہمکو اس بات مین

بدکام سے ناخوش لوگون سے اچھی بات کہنا سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم
مسلمان کی تابعداری کرنا حضرت کے اور حضرت کے اصحابون کے رویہ کو خوب مضبوط
پکڑنا اور بدعت سے بچنا سنت کو کوشش کرکے جاری کرنا بدعت کو کوشش کرکے مٹانا
سب آدمیون کی خیرخواہی کرنا کہ یہ باتین اصل دینداری کی ہین ان باتون سے اور
ہزارون باتین نکلتی ہین پھر اسکی جو باتین برخلاف ہین وہ باتین بددینی کی ہین اور نسے
دین جاتا ہی اور کفر آتا ہی خدا محفوظ رکھے **الفصل الثالث فی ذکر الایمان بالقدر** ترجمہ
تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون
کا ذکر ہی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ تقدیر پر یون یقین رکھا چاہیے اور یون نہ رکھا چاہیے
سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالے کے حکم کرنے کو اور اندازہ کرنے کو قضا و قدر کہتے ہین یعنے اللہ تعالی
نے سب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے حق مین اوسکا حال ٹھہرا دیا اور اندازہ
کر دیا گویا حکم کر دیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کریگی اور ابتدا اور انجام اوسکا
یون ہوگا اور ہر چیز بیجان اور جاندار کو اللہ نے پیدا کیا اور جاندار چیز سے جو کام ہوتے ہین اور
جو ارادہ دل مین پڑتا ہی وہ بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی اس باتکو ماننی اور اس بات پر یقین لانیکا
نام ایمان بالقدر ہی پھر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا کرتا ہی اور جو کچھ
وہ بندہ کرتا ہی وہ خود کرتا ہی یا بعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے خلاف کرتا ہی یا فلانی بات
جو دنیا مین ہوئی اوسکا حال آگے سے اللہ کو معلوم نتھا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی
تقدیر کا منکر کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہی اور جو شخص یہ بات جانے کہ آدمی کو
مطلق اپنے کام مین کچھ ذرا بھی اختیار نہین جو کچھ اس سے ہوتا ہی نیک و بد سب اللہ ہی کرتا ہی اور
آدمی اور ہر جانور محض مجبور بے اختیار محض ہین حتی کہ کفر اور گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہی ایسے شخص کو جبریہ
کہتے ہین یعنی جبر کا اعتقاد رکھتا ہی سو یہ عقیدہ بھی غلط ہی اسواسطے کہ یہ بات بیشک ہی کہ آدمی مین
کچھ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بھی ہی کہ اوسی کے سبب بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اوس سے ظاہر ہوتا ہی
آدمی کے چلنے مین اور پتھر کے ٹھہرنے مین فرق ہی کہ آدمی خود چل سکتا ہی اور ٹھہر سکتا ہی اور پتھر نہ خود
چل سکتا ہی نہ خود ٹھہر سکتا ہی اور آپ ہاتھ ہلانے والے مین اور رعشہ والے کے ہاتھ مین تفاوت ہی کہ رعشہ والا

اور یہ بات دینداری کی ہے اخرج احمد عن معاذ بن جبل انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وماذا یارسول اللہ قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لہم ما تکرہ لنفسک ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ ابن جبل نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ افضل ایمان کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ تو دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اللہ کے ذکر مین عرض کیا معاذ نے کہ یہ کیا ہے ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اچھا جانے تو لوگون کے لیے جو اچھا جانے اپنی جان کے لیے اور برا جانے لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لیے ف یعنی جسکی دوستی کو اللہ نے فرمایا اوس سے دوستی رکھے اور جس سے بغض رکھنے کو فرمایا اوس سے بغض رکھے اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہووے اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے وہی چیز اور لوگون کے حق مین اچھی جانے اور جو اپنے حق مین بری سمجھے وہ اورون کے حق مین بھی بری سمجھے ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین واحد سمجھنا اوسکے سے اوصاف کسی اور مین نہ جاننا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسکا رسول مقبول جاننا اور سوائے اونکے اور کسی کا رویہ نہ اختیار کرنا اور نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج کرنا لغو کام نہووے نکرنا زنا سے بچنا امانت داری کرنا قول قرار نباہنا جب اللہ کا ذکر آوے ڈر جانا اور خدا کا خوف دل مین رکھنا اوسکے کلام کو شوق سے سننا اوسپر یقین لانا لوگون کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے نکل جانا جہاد کرنا مہاجرون کی خاطر داری کرنا اپنے پاس اونکو رکھنا اونکی مدد کرنا جہاد کی راہ مین اپنا مال خرچنا سب کام اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے موافق کرنا رستہ سے تکلیف کی چیز دور کرنا شرم رکھنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماں باپ اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا خدا کے محبوبون سے محبت کرنا کفر کے کام سے بیزار رہنا خدا تعالی پر بھروسا رکھنا دین اسلام مین شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا روادار نہونا حسد اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہونچانا نیک کام سے خوش ہونا

اسیقدر اوسس رائج کرنے والے پر گناہ ہوتا جاوے مثلاً جسقدر تراویح کی نماز پڑھنے والے کو ثواب
ہوتا ہی اوسیقدر اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوتا جاتا ہی اسواسطے کہ انھون نے اس
سنت کو جاری کیا ہی اور اب بھی بہت رائج سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین جیسے بیوہ
عورتون کا نکاح ثانی اور ولیمہ کا کھانا اور اونٹ یا گدھے خچر وغیرہ کی سواری تو جو کوئی ان
سنتون کو جاری کرے تو جسقدر اون عمل کرنے والون کو ثواب ہو اوسیقدر اوس جاری کرنے
والیکو ہوتا جاوے مثلاً جسقدر عرس والون کو ہر سال ہمیشہ گناہ بڑھتا جاتا ہی اوسیقدر اوسپر
گناہ چڑھتا جاتا ہی جسنے پہلے قبرون پر عرس کی ایجاد کی اخرج الترمذی عن عمرو بن عوف قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا
ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروبۃ من راس الجبل ان الدین بدا غریبا وسیعود
کما بدا فطوبی للغرباء وھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین گھسیگا مکے کے ملک کی طرف جیسے
سانپ گھستا ہی اپنے بل کی طرف اور پناہ پکڑیگا دین مکے کے ملک سے جیسے پہاڑی ریوڑ
پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی سے بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اجنبی ہوجاویگا جیسا پہلے ظاہر
ہوا تھا سو کیا اچھا حال ہی مسافرون کا اور وہ وہ لوگ ہین جو سنوارتے ہین جو بگاڑا لوگون نے
میرے بعد میری سنت مین ف یعنی آخر زمانہ مین اصل اسلام اور دین کی باتین ایسی ہوجاوینگی
جیسے مسافر ہوتا ہی کہ اوسکو کوئی نہین پہچانتا اور لوگ اوسکو بیگانہ جانتے ہین اور ابتدا مین بھی
اسلام کو کوئی نہین جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانون کو انگشت نما کرتے تھے ویسی ہی
اخیر زمانہ مین دین اسلام کی اصل باتون کو کوئی نہ پہچانے گا اور مسلمانون کو لوگ انگشت نما
کرینگے تو کیا اچھا حال ہوگا اون لوگون کا جو بدعت کو مٹا دین اور سنت کو جاری کرین جو سنت جاری
رہی ہی اور بدعتیون نے جو اسلام مین نئی نئی باتین نکال کر دین کو بگاڑ دیا اوسکو سنوار کر درست
کرتے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف سے
جاتا رہیگا غرضکہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت کو رد کرین اُونکا بڑا مرتبہ ہی

توجیہین اور حیلے سوجھاتا ہو سو تم اون راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بنائی شریعت کی سیدھی
راہ چلو جسکو اللہ نے اپنی سیدھی راہ فرمایا اور جو اور راہین چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین
رسمین نکالوگے اور جاری کروگے تو سیدھی شریعت خدا کی راہ سے بھٹک جاؤگے اس سے بھی
ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہی ہو کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدھی شریعت کی اختیار کرے اور اور
راہین نہ چلے اور جو کوئی کسی راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ
پر جاتا ہی اخرج الترمذی عن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من احیی سنۃ من سنتی قد امیت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان
ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم
مثل اثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال بن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جلایا یعنے پھر جاری کیا میری سنتون مین سے
کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد مٹادی گئی ہو تو اوسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا
اوس سنت پر عمل کرنے والون کو بے اسکے کہ کم کیا جاوے عمل کرنے والون کے ثوابون سے کچھ اور
جسنے نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ راضی نہین اوس سے اللہ اور رسول اوسپر گناہ ہوگا عمل کرنے والون کے
گناہ برابر وہ کم نکرے اونکے گناہون سے کچھ یعنی جب دنیا مین کسی جگہ لوگ سنتی زیادہ
ہوجاتے ہین تو بدباتین بدعت کی مٹ جاتی ہین گویا مرجاتی ہین اور جب یہ لوگ بدعتی زیادہ
ہوجاتے ہین تو سنت ٹوٹ جاتی ہی گویا مرجاتی ہی پھر جو شخص سنت کو پھر جلاوے زندہ کرے
یعنی جاری اور رائج کرے اور لوگ اوس سنت پر عمل کرین تو جتنا ثواب عمل کرنے والے کو
ہوا اوسیقدر اوس سنت کے جاری کرنے والے کو ہوا اور عمل کرنے والے کا ثواب کم نہو بلکہ خود
اللہ تعالی علیحدہ علیحدہ ثواب دے پھر جبتک جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین اوسیقدر اوسکو
ثواب زیادہ ہوتا جاوے ایسا ہی جو شخص نئی ہوئی بدعت کو پھر جاری کردے اور لوگ اوسکے
موافق عمل کرین تو جسقدر اوس بدعت کرنے والے کو گناہ ہوا اوسیقدر اوس
جاری کرنے والے کو گناہ ہوتا جاوے پھر جسقدر لوگ اوس بدعت پر عمل کرتے جاوین

توبسبب خوف خدا کے توبہ نصیب ہو اور اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہون اور
وقت کے حاکم کے حکم مانیو بغاوت مت کیجیو حاکم کے کم ذات ہونے کا لحاظ نا کیجیو اگرچہ غلام حبشی
حاکم ہو تو بھی اوسکی فرمانبرداری و اطاعت کیجیو مگر اوسی امر مین جو خدا کی مرضی کے خلاف نہو اور
اخیر زمانے مین لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا تم میرا رویہ اور میرے اصحابون کا رویہ جو میرے
نائب ہونگے خوبیون والے نیک راہ پر خوب مضبوط اختیار کیجیو جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط
زور سے پکڑتا ہی ویسے ہی میرے رویہ کو اور میرے یارون کے رویہ کو اختیار کیجیو کہ کسی طرح
نہ چھوڑیو اور نئے نئے کامون سے نہایت بچیو پرہیز کیجیو اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہی اور
جو بدعت ہی وہ گمراہی ہی تو نئے کامون کے سبب گمراہی مین پڑجاؤگے بدعت کا حال اور نئے کامون کی
تفصیل کچھ پہلے معلوم ہوچکی اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہ تمغہ ہی کہ خدا کا خوف رہے
اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون کے رد
پر چلے اور نئے نئے یعنی بدعت کے کامون سے پرہیز کیجیے اور جو پرہیز نکرے وہ ایک راہ
گمراہی کی چلتا ہی اخرج احمد والنسائی والدارمی عن عبداللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وشمالہ وقال ہذہ سبل
علی کل سبیل منہا شیطان یدعوا الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ
عبداللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہی پھر اور لکیرین بنائین اوسکے دائین بائین طرف اور فرمایا کہ یہ کئی
راہین ہین کہ ہر راہ پر ایک ایک شیطان ہی کہ اپنی طرف بلاتا ہی اور پڑھی حضرت صلی اللہ
وآلہ وسلم نے یہ آیت وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ آخر آیت تک ف یعنی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہی اسپر چلو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تمکو میری راہ سے
بہکادینگی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی مثال بناکر سمجھایا کہ شریعت کی راہ
خدا کی طرف سیدھی گئی ہی اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکال کر اس راہ مین
ملادی ہین سو ان راہون پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہی اور اپنی طرف بلاتا ہی اور اس بدعت کی خوبیان اور

پیغمبرون اور سب میرے ساتھ ہین دوسری یہ کہ اسلام کیا چیز ہی فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنا
نرمی ملائمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینا اور سلام علیک کرنا اور لوگون کو کھانا کھلانا تیسری یہ کہ
ایمان کیا چیز ہی فرمایا کہ صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنا سو اسمین بہت باتین آگئین جیسے مشغول
عبادت سے دل نہ چرانا اور مصیبت مین نہ گھبرانا اور دینداری نہ چھوڑنا اور زنا اور لواطت سے بچنا اور
مکروہات سے اور شبہات سے پرہیز کرنا اور کافرون کی لڑائی سے نہ بھاگنا غصہ تھامنا بڑے بڑے
کامون مین تنگدل نہونا لوگون کے بھید نہ کھولنا امانت داری کرنا اور نیلکی ذلت مین مشغول نہونا
یہ سب صبر اور دلیری سے متعلق ہین اخرج احمد وابوداؤد عن العرباض بن ساریہ قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم فاقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت
منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یارسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا
فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا
بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ
ساریہ کے بیٹے عرباض نے نقل کیا کہ پڑھوائی ہمکو نماز یعنی امامت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا مُنہ کرکے پس نصیحت کی ہمکو
خوب نصیحت کہ روئین اوس سے آنکھین اور ڈر گئے اوسکے سبب دل سو کہا ایک آدمی نے
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا یہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہی تو وصیت کرو ہمکو
تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرنے کی اور حاکمون کے حکم قبول کرنے کی اور فرمانبرداری
کرنے کی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو پھر جو کوئی جیتا رہا بعد میرے تم مین سے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف
بہت تو لازم پکڑیو اپنے اوپر میرے طریقہ کو اور میرے خلیفون کے طریقہ کو کہ وہ خوبیون والے
نیکراہ پائے ہوے ہین مضبوط پکڑیو اس طریقہ کو اور زور سے پکڑیو اوسکو دانتون سے
اور بچیو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی
یعنی خدا کا خوف رکھیو تاکہ برے کام نہووین اور اگر برا کام ہو بھی جاوے

نباہنے کا لحاظ نہین اوسکا ایمان اور دین بھی نہین یعنی ایمان اور دین مین اوسکے نقصان ہی کامل نہین
اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول و قرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہی اخرج مسلم عن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما
الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ
ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب کرنے والیان ہین ایک شخص نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دو واجب کرنے والیان ہین فرمایا کہ جو مرا کہ وہ
شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ مین اور جو مرا کہ نہین شریک کرتا تھا
ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت مین ف یعنے شریک کرنے سے دوزخ واجب ہوتی ہی
اور توحید بہشت واجب کرتی ہی اخرج احمد عن ابی امامۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما الایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامۃ نے نقل کیا کہ ایک
شخص نے عرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا چیز ہی ایمان فرمایا کہ جب
اچھی لگے تجکو اپنی نیکی اور بری لگے تجکو اپنی بدی تو تو مومن ہی ف یعنی جب اچھی بات
اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو تو ایمان ہی اور جب اچھی بری بات مین تمیز نرہے تو ایمان
نہین اخرج احمد عن عمرو بن عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من معک علی ہذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام
قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحۃ ترجمہ مشکوۃ کی
کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ مین آیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر عرض کیا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون تمھارے ساتھ ہی اس کام پر فرمایا میان اور غلام مین نے کہا اسلام کیا چیز ہی فرمایا اچھی بات بولنا اور
کھانا کھلانا مین نے کہا ایمان کیا چیز ہی فرمایا صبر کرنا اور جوانمردی ف یعنی تین باتین پوچھین حضرت سے ایک یہ کہ تم کس پر
پیغمبر ہوا اور تمھارے حکم مین کون کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خواہ میان ہو خواہ غلام سب پر ہین

محبت کا حکم دیا اوس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول سمجھ کر یا کسیکی عداوت دشمنی رکھنی ہو تو بھی اسی
سبب سے کہ یہ خدا کی خلاف مرضی کام کرتا ہی یا سبب ضلالت کا ہی اگرچہ دیوے تو ایسی ہی جگہ دیوے
جہان خدا نے دینے کا حکم دیا اور ندیوے تو اسی سبب سے ندیوے کہ خدا نے اسجگہ دینا منع کیا ہی
اوس شخص کا ایمان کامل ہی اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب اور بغض اور سخاوت اور بخل کو خدا کی
مرضی کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی اخرج الترمذی والنسائی والبیہقی عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من
امنہ الناس علی دمائہم واموالہم ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ترمذی
اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے اور مسلمان سلامت بچے رہین اور مومن کامل
وہ ہی جسکو امانت دار جانین لوگ اپنے خونون پر یعنے جانون پر اور اپنے مالون پر ف یعنی
جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہونچے مثلاً کسی مسلمان کی
اپنی زبان سے غیبت نکرے چغلی نکھاوے ٹھٹھا ہنسی نکرے کسی مسلمان کو لعنت نہ کہے
گالی ندے طعنہ ندے کسی مسلمان سے جھگڑا نکرے کسی مسلمان کا چھپا بھید نہ کھولے سخت گوئی
درشتی نکرے کسی مسلمان کو بددعا ندے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹھہراوے کسیکو ڈراوے نہیں
مسلمان کی بات نہ کاٹ دے کسی مسلمان کو رستہ نہ بہکاوے کسی مسلمان کے حق مین جھوٹی
گواہی ندے اور ہاتھ سے مثلاً کسی مسلمان کو ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہین مال نہ لے
مسلمان کے گھر مین آگ نہ لگاوے تو وہ کامل مسلمان ہی اور جس سے لوگون کو اپنی جان اور مال کا
خوف نہو بلکہ لوگ اوسکو اپنی جان اور مال کا امین نگہبان جانین وہ مومن کامل ہی اخرج البیہقی
فی شعب الایمان عن انس قال قلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا قال لا ایمان
لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بیہقی نے اپنی کتاب
شعب الایمان مین ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اوسکا ایمان نہین اور
جسکا قول عہد مضبوط نہین اوسکا دین نہین ف یعنی جو امانت دار نہین اور جسکو اپنے قول و قرار

گویا اسلام کی وردی ہی کہ اسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہودیون کے یہان نماز مین رکوع
نہ تھا اور نصاریٰ کی نماز مین سجدہ نہین اور یہود و نصاریٰ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے ہین سو فرمایا
کہ جسنے ہماری طرح نماز کی رکوع اور سجدے سے اور کعبہ کیطرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوگیا یہ شخص دین
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہی اور جب اوسنے مسلمانون کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا
تو معلوم ہوا کہ یہ سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی تو اوسکو بھی مسلمان جانو کہ اوسکو اللہ و رسول نے
امان دی ہی اوسکا ناحق مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہی سو اوسکو امان دو اور اوسکا خون مت کرو اور
اوسکا مال مت چھین لو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہی اور بد قولی ہی اس سے معلوم ہوا کہ
کسی مسلمان کو جان و مال کی ایذا دینا علامت اسلام کی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح
نماز پڑھنا اور مسلمانون کے ہاتھ کا حلال جانور کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی پھر جو شخص
ایسا کرے اوسکو مسلمان کہنا چاہیے اور ایماندار جاننا چاہیے پھر اوسکے دل کا عالم اللہ ہی اخرج ابو داؤد

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد
استکمل الایمان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکھا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور دشمن رکھا اللہ
تعالیٰ کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کرلیا اپنا ایمان ف یعنی جو کوئی کسی سے
دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب سے رکھتا ہی مثلاً ماں باپ سے اسواسطے کہ اونھون نے پرورش کیا اور پیر و
استاد کی اسلیے کہ اونھون نے نیک راہ بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی اسواسطے کہ اونکی حمایت و رعایت مین
یہ شخص رہتا ہی اور کسی سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی اور کسی سے اسواسطے کہ اوسکی صورت اور وضع اچھی
معلوم ہوتی ہی آدمی محبت رکھتا ہی اور کسی سے اسلیے محبت ہوتی ہی کہ وہ دوست کا دوست ہی یا دوست کے
دشمن کا دشمن ہی پھر اسیطرح حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی کہ کسیکی دشمنی اور بغض کچھ سبب سے
رکھتا ہی پھر اسیطرح جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بھی کچھ سبب ہوتا ہی پھر بعضے شخص ایسے ہین
جنسے محبت دوستی رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور شہید اور عالم اور درویش اور کل
مسلمان اور فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی یا وہ خدا کی درگاہ سے
راندے گئے ہین جیسے شیطان اور کافر آدمی اور کافر جن تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

رکھتا ہو اوسکو مگر اللہ کے واسطے اور جسکو برا لگے یہ کہ پھر جاوے کفر مین بعد اسکے کہ صاف کیا اوسکو
اللہ نے کفر سے جیسے برا لگتا ہی آگ مین پڑنا ف یعنی جسمین یہ تین خصلتین ہون کہ سب سے
زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت رکھے دوسری یہ کہ للہ فی اللہ اللہ کے بندے سے محبت رکھے
تیسری یہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچا کر مسلمان کیا پھر کفر مین جانے کو یعنے کفر کے کام کرنے کو ایسا
برا جانے جیسے آگ مین گھسنے کو برا جانتا ہی تو اوس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی تب اوسپر
ایمان کی خوبیان کھلین اخرج مسلم عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباس نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اوسنے چکھا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب
ہونے پر اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر ف
یعنی جو شخص یہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہی اور دین میرا اسلام ہی اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا پیغمبر ہی تو اوسنے ایمان کا مزا پایا اور مزا تب ہی ملتا ہی کہ جب دل مین
یہ بات خوب مضبوطی سے سما جاوے اور جسکے دل مین یہ بات سمائی اور اوسکو اطمینان ہو گیا
اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اور کی طرف اوسکے بیحکم رجوع نکریگا اور جسکے دل مین
یہ بات سمائی اور اسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ میرا دین اسلام ہی ہی تو اور دینون کی بات پر ہرگز
نہ چلیگا اور جسکے دل مین یہ بات سما گئی اور اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو
وہ پھر اونکے سوا اور کسیکی راہ و رویہ اور رسم پر ہرگز نہ چلیگا اور کسیکا حکم خلاف اونکے نہ مانیگا اخرج البخاری
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا
واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے
قبلہ کیطرف اور کھایا اوسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کی امان مین ہی اور اوسکے
رسول کی امان مین ہی سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان مین ف یعنی نماز ایمان کی نشانی ہی

سرتے سے بھی زیادہ اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہی گویا یہ شاخ بڑی ہی اور چھوٹی سی ہی ایمان کی
یہ ہی کہ راہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کردے اور اگر گرا ہو مقدور ہو تو بند کردے تاکہ کسیکو تکلیف نہو
اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم بھی ہی یعنی کلمہ پڑھنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے
روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہی اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے مگر
جبکہ ہون مین دوست اوسکے نزدیک اوسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے
زیادہ ف یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مان باپ سے اور اولاد سے
اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سب کی دوستی سے زیادہ اونکی محبت دل مین
رکھے اور سب کی مرضی سے زیادہ اونکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فرمودے کے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین اور محبت
اسیکا نام ہی کہ محبوب کی مرضی کے موافق کام کیجیے اسکا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہدیا
کہ ہمکو محبت ہی اور محبوب کا کہا نمانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے اس سے معلوم ہو
کہ آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی مان باپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف
حدیث کے معلوم ہو تو اوسکو رد کرے پھر اگر کوئی اوسکو نمانے اور حدیث کو نمانے تو وہ مسلمان نہین
اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بہن
حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن احب عبدا لایحبہ الا للہ ومن یکرہ
ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان
مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتین جسمین ہون اوسنے ایمان کا مزا پایا جسکے نزدیک اللہ اور
اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہون اور جو دوست رکھے کسیے بندے کو کہ نہ دوست

اور خدائی دربار جیسے باوجود قدرت کے دل چراوے پھر پانچوین بات رمضان مین مہینے بھر تک روزے
رکھنا ہی تو اوسکو یون بوجھا چاہیے کہ جیسے صاحب ملک صاحب ارادہ بادشاہ دشمنون سے لڑائی
کیواسطے اور ملک فتح کرنیکے لیے جاڑے کے ایام مین کوچ و سفر مقرر کرتے ہین کہ اون روز دن
دشمن زیر کیے جاتے ہین اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہی تو شیطان
اور نفس یہ نیک راہ کے دشمن ہین اور چاہتے ہین کہ لوگون پر ہماری بھی حکومت رہے سو اللہ تعالی نے
رمضان کا مہینہ اسواسطے مقرر کیا کہ سال بھر مین ایک مہینہ بھر شیطان اور نفس سے بخوبی لوگ
لڑین اور نفس کی خواہشون سے یعنے کھانے پینے جماع سے دن بھر اوسکو روکین اور اوسکے
مخالف کام کرین اور عبادت خدا کی اور دنون سے زیادہ اس مہینے مین بجالاوین قرآن کا ختم اور
تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بھی مسلمانون کو خدا کی
راہ مین محنت اور مشقت کرنا سہل ہوجاوے اور پھر جس چیز کا خدا نے کہنا اور کرنا منع کیا جب سامنے
آوے یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہین کہ یہ شخص یہ کام کرے
تو یہ شخص جانے کہ اس کام سے میرا روزہ نرہے اور جیسے روزہ مین کھانے پینے سے صبر ہوتا ہی اور
باوجود حاجت اور خواہش کے کھاتے پیتے نہین ویسے ہی اوس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپکو روکین غرض
یہ پانچ کام ہین خدا اور رسول کو برحق سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ
دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بھر روزے رکھنا اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول
لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کئی شاخین ہین افضل
اون شاخون مین سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی اور ادنے شاخ ایمان کی دور کرنا تکلیف کا
راہ سے اور شرم ڈالی ہی ایمان کی ف یعنی جیسے درخت مین بہت سی شاخین
ہوتی ہین کہ اوسمین سبز پتے اور رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے
مزے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجھا چاہیے اوسکی بھی بہت شاخین

زکوۃ ہی تو اوسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے بادشاہون کی طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی بندھے ہوتے ہین جیسے کھیتی والون پر محصول اور چارون پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ وہ حقوق بادشاہی نہ ادا کرین تو سزا پاوین اور اونکی کھیتی اور ملک معاش ضبط ہو جاوے اور خالصہ مین لگ جاوے یا کسی اور کے حوالہ ہو جاوے اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی حمایت مین رہین اور کوئی اُنپر دست اندازی نکرنے پاوے ایسا سمجھے کہ اللہ تعالی نے جسکو مال و متاع حاجت اصلی سے زیادہ دیا اوسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر ہماری نذر گذرانا کرے اور محتاج لوگ اپنی طرف سے اوسکے لینے کو مقرر کیے گویا اُن محتاجون کی تنخواہ ان مالدارون کے ذمہ ٹھہرادی پھر جو کوئی زکوۃ حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دنیا مین بھی اوسکا مال و متاع ضبط ہو جاوے اور کسی حق گزار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہی کہ دنیا کے بادشاہ فوراً ملک و معاش ضبط کر لیتے ہین اور اللہ تحمل والا ہی تھوڑی دیر کے بعد کرتا ہی اور اگر زکوۃ حق اللہ ادا کرے بیقصور تو اللہ کیطرف سے اوسپر رحمت ہو اور اوسکا مال متاع محفوظ رہے اور روز بروز مبسوط پھر اوسکے حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور چوتھی بات حج ہی تو اوسکو یون معلوم کیا چاہیے کہ جیسے بادشاہون کا تختگاہ مقرر ہوتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کیطرف سے کسی خدمت اور منصب پر سرفراز ہووے وہ پایہ تخت مین حاضر ہو کر نذر گذرانے اور آداب مجرے بجالاوے اور سند بادشاہی پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی ہوا اور پھر اپنے قصور معاف کرانے کو آپ سے پایہ تخت مین جاکر حضور مین حاضر ہو تو پچھلی خطائین اور قصور اوسکے معاف ہون ویسے ہی اللہ تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان سے پاک ہی دنیا مین کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنی تختگاہ اور پایہ تخت کے ٹھہرایا اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار ہو کر اپنے پاس سے کھانا تلجاوے اور کھاتا آوے اور اپنے گھر والون کا جنکا کھانا کپڑا اوسپر واجب ہی اسقدر دیجاوے کہ اوسکے آنے تک اونکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبہ شریف مین ایک مرتبہ حاضر ہو اور دربار عام کے روز نذر گذرانے اور آداب مجرا بجالاوے اور دست مبارک کو بوسہ دے پھر اُس سے اگر کوئی قصور بھی ہو گیا ہوگا تو وہ معاف ہو جاویگا اور ہمارے حضور یون مین وہ گنا جاویگا یہ بڑی بدنصیبی اوسکی جو دنیا کے بادشاہون کے بلکہ ادنی ادنی امیرون کے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانے

یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو سارے
جہان کا پرورش کرنے والا بہت مہربان نہایت رحم والا ہی قیامت کے دن کا وہی مالک ہی جسکو چاہے
بخشے جسکو چاہے سزا دے سو مین تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہون اور تجھسے مدد چاہتا ہون
تیرے سوا اور کیطرف رجوع نہین کرتا سو تو ہی دکھادے مجکو سیدھی راہ کہ مین تیری مرضی کے
موافق کام کرون نبیون ولیون کی راہ پر مجکو چلا اور جو لوگ اونکی راہ چلنے کا جھوٹھو موٹھو دعوی
کرتے ہین وہ تیرے غضب مین گرفتار ہین اور راہ سے بیراہ ہین اونکی راہ مجکو نہ چلا اور یہ میری دعا
اور عرض قبول کر پھر رکوع مین جاوے تو یہ خیال کرے کہ مین نے اپنی پیٹھ تیرے سامنے جھکادی
جو حکم تو ہمپر رکھدے وہ ہمین قبول ہی اور زبان سے کہے کہ بہت پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا
پھر سر اوٹھا کر کھڑا ہو کہ مین اس بات پر سیدھا اور مضبوط ہون اور زبان سے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے
اوسکی اللہ سنتا ہی اور اے اللہ تو ہمارا پروردگار ہی اور تیری ہی سب خوبیان ہین پھر سجدہ کرے اور جانے
کہ مین اوسکے روبرو نہایت ناچیز ہون خاک کے برابر کہ اپنا اشرف اعضا جو سر تھا سو مین نے اوسکے سامنے
خاک مین ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہی اوسکے کہ بہت پاک ہی میرا رب بڑے مرتبہ کا پھر سر اوٹھاوے اور
بیٹھے اوسکی شکرگزاری مین کہ مجکو اس مرتبہ کو پہونچایا کہ اُسکے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض
کرتا ہون دوسرا سجدہ کرے پھر بیٹھے اور یہ جانے کہ گویا اوسنے میری بندگی قبول کی اور اپنے روبرو دربار مین
بیٹھنے کا حکم دیا تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہی تو وہان بیٹھ کر یہی کہے کہ سب عبادتین زبان کی اور سب بندگیان
بدن کی اور سب عبادتین پاک مال کی اللہ ہی کے واسطے ہین اور سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی
اور مہربانیان اللہ کی کہ اس وسیلہ سے مین اس دربار تک پہونچا اور ہم سب اس بارگاہ کے چیلون
اور اس درگاہ کے بندون پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندے ہین سب پر سلام کرتے ہین اور مین گواہی
دیتا ہون کہ کوئی سوائے اللہ کے بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا بندہ
اور اوسکی طرف سے رسول پھر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی ادھر اودھر
وہان کے اور درباری وغیرہ جو ہین اونکے واسطے یہ سلام ہوا پھر جب یہ اسطرح سے اداب مجرے
حاضری دربار کے بجالائے تو سب مخلوق کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبہ ٹھہرے اور ہر وقت اوسپر
عنایت الٰہی نازل رہے جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی تو اب جاننا چاہیے کہ تیسری بات

چنکر ایک خاص چیلہ کو دربارداری کا پنج وقتہ حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پھر اگر وہ دربارداری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور بارگاہ اور سب رعیت کے نزدیک نکمرام ٹھہرے اور اوسکا اعتبار جاوے اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب غسل کرکے خوشبو لگاکر سب کام اپنے چھوڑکر اول وقت دربار کو نہایت شوق سے اور خوف سے جاکر دربار مین حاضر ہو آداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا وصفت کرے اور بادشاہ کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے اور اپنی حاجتین جو منظور ہون سو بادشاہ سے عرض کرے پھر بادشاہ کا جو حکم ہو اوسکو جان ودل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے اور اپنے اوپر بادشاہ کی عنایتین دیکھکر اوسکو آداب مجرے بجالاوے پھر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلہ کا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہو اور ہر بار دربار مین عنایتین بادشاہ کی اوسکے حال پر متوجہ ہون اور اوسکو سب رعیت پر فخر ہو اب اسیطرح نماز کو سمجھا چاہیے کہ اللہ تعالے نے سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا اور اوسکو پانچ وقت اپنے دربار مین حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اگر یہ پنج وقتہ نماز ادا نکرے تو سارے مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نکمرام ٹھہرے اور غضب الٰہی اوسکی طرف متوجہ ہو اور دوزخ مین پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ خدایتعالیٰ کے یہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرکے یا وضو سے پاک کرکے اور باطن اپنا نجاست باطنی شرک اور بدعت وگناہ سے طاہر کرکے اچھی پوشاک اوس دربار کے دستور کے موافق پہنکر دربار مین جاکر مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اوسکی تختگاہ جلال خیال کرکے اوسکی طرف منہ کرے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے سب سے دست بردار ہوکر دونون ہاتھ کانون تک اوٹھاکر کہے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی بڑی شان والا کہ مین نے دونون جہان مین اوسیکو بزرگتر جانا پھر یہ جانے کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون تو کہے ای اللہ تو بہت پاک ہی اور سب خوبیان تجھمین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی اور سوائے تیرے اور کوئی معبود نہین ہی اور مین کسیکی عبادت نہین کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ سے راندہ گیا ہی اوس سے تو مجکو بچا اور اوسکو مجھسے دفع کر تاکہ میری عرض ومعروض مین خلل نڈالے اب مین اپنی عرض یہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ جو باتین بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتی ہین جیسے کھانا پینا سونا جاگنا جانا ورپیشاب پاخانہ کرنا پیغمبر کے حق مین نقصان نہین اگر یہ باتین اوسمین نہون تو وہ آدمی نہ ٹھہرے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہ بات کہی اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو اوسنے یہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک وشبہہ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اونپر بھی واجب تھی اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع غرضکہ سب جو کچھ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اونمین سب سے زیادہ تھے اور وہ سچے تھے اور سب گناہون سے معصوم اور خدا کا حکم بعینہ اونھون نے پہونچایا اور جو کچھ اونھون نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا اور اونکے کام سب خدا کی مرضی کے موافق تھے سو اونکے فرمودے کو مین نے سچا جانا اور اونھین کا راہ رویہ مین نے اختیار کیا اور اورون کے راہ رویہ سے مین نے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہین اور جو رسول نہین وہ معصوم بھی نہین تو اوس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے تو جب گناہ ہونا اوسسے ممکن ہوا تو اوسکے راہ رویہ کا اعتبار بھی نہین اور اوسکی اطاعت ہمپر واجب نہین مگر ان جسکی راہ رویہ کو خود رسول فرماوے کہ وہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ رسول کے فرمودے بموجب عمل ٹھہرا پھر جو شخص بے حکم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کا راہ رویہ اور اطاعت اختیار کرے یا اور راہ نکالے نئی تو اوسنے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا اور یہ جو گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سو اوسکی یہ گواہی جھوٹی ہے یا اگر پیغمبر کیطرف معاذ اللہ جھوٹ بولنے کی یا وحی نہ پہونچانے کی یا گناہ کرنے کی یا بد خلقی یا لمع نفسانی یا حب جاہ یا رزالت کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا اور اوسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹھہرا اور جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور حکم شریعت کا نمانے تو وہ بھی مسلمان نہین سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہین ایک اسطرح پر کہ فلانا کام نکرو دوسرا اسطرح کہ فلانا کام کرو سو یہ جسکے کرنے کا حکم ہے اول اوسمین سے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کا دلسے یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے اوسمین سے نماز ادا کرنا ہے کہ وہ سترہ رکعت ہین ایک دن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اوسکے معین ہین کہ کمی بیشی کا اوسمین کسیکو اختیار نہین اوسکی مثال ایسی ہی سمجھا چاہیے کہ جیسے ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنی رعایا

معلوم ہوا کہ انبیا اور ملائکہ الخ مین اور جا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سردار اور پیغمبر اور خاتم ہوئے اب جو کوئی اونکی راہ کے سوا اور راہ چلے اور اونکی اطاعت سے خوش نہو فلا ہر ہا ہے کہ وہ مسلمان نہین ۱۲

کہ اونمین اوصاف ایسے جمع ہوے تھے جو آدمی کے حق مین اوس سے زیادہ کمال نہین اور وہ اوصاف
یہی ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور
مطیع رہنا اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت اور حمیت اور تقوی اور پرہیزگاری اور کسیکا
غلام نہونا اور سوائے اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجہ پر ہین سب اونمین تھے پھر جب لوگون کی
ہدایت کیواسطے پیغمبر کرکے بھیجا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ اونکو خدا کے
حکم کے بموجب کام کرنا چاہیے خود مختار نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے کام کے
کسب کا اختیار دیا ہی اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر نہی کیون ہوتا اور یہ معلوم رہے کہ
جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون تو اوس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر
نہ معلوم ہو اور اوسمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھہرے تو پیغمبر کیواسطے معجزہ بھی ضروری ہی
کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتھ سے ایسا کام کروادے جو خلاف عادت ہو تاکہ لوگ اوسکو سچا جانین
اور سنکر اوسکی بات پر یقین لاوین اور اوسکا کہا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور
بھی ضرور ہین ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹ کبھی نہ بولتا ہو دوسری یہ کہ معصوم ہو کوئی اوس سے
گناہ نہوتا ہو تیسری یہ کہ خدا کا حکم لوگون کو پہونچاوے چپ چاپ نہ بیٹھ رہے تو سچا ہونا اسلیے
کہ اگر جھوٹ بھی بولتا ہو تو اوسکی اور سچی بات کا بھی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری اوسکی خدا نے
معجزے سے ثابت کروادی تاکہ لوگ اوسکو سب بات مین سچا جانین اور اوسکا کہا مانین پھر وہ جھوٹ
بولے تو گویا اللہ تعالی نے جھوٹ کو سچا کرایا اور جھوٹے کی بات ماننے کا حکم دیا اور یہ بات
اللہ تعالی سے محال اور غیر ممکن ہی اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہی کہ اگر
معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اوس سے حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار ٹھہرا اور سب
لوگون کو اوسکی پیروی کا حکم ہی پھر جو کوئی اوسکی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہی تو ایسا جو پیغمبر
ہو تو لوگ ہدایت پانے کے بدلہ گمراہ ہو جاوین اور رسول سمجھنے سے جو غرض ہی لوگون کی
ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا بھی ضرور ہی اور پیغمبر کو
حکم خدا کا پہونچانا اسواسطے ضرور ہی کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپاوے تو اوسکے رسول کرنے سے جو غرض تھی
وہ حاصل نہووے اور اوسکا رسول ہونا لغو ہو اور خدا تعالی سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہی اور یہ بھی معلوم رہے

اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اوسکو مفصل معلوم ہوگا اور
وہ زندہ ہوگا اور ایک ہوگا تو سب کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہوگا تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ کہا تو اوس سے
مراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہین جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو کسی چیز کی اوسکو پرواہ نہو اور سب اوسکی
طرف محتاج ہون مگر اللہ ہی ایسا ہے کہ خود مستغنی اور بے پرواہ ہے اور سب اوسکے محتاج ہین تو جو کچھ
وہم اور خیال مین آوے عرش سے فرش تک بزرگ خرد جسم روح مردے زندے جن بھوت
پری یا کوئی درخت یا پتھر یا کسیکا جھنڈا یا نشان یا کسیکا جلہ یا مکان یا کسیکی قبر یا کسیکی تصویر
یا کسیکا پنجہ یا کسیکی مورت یا کسیکا تھان غرض سوائے خدا کے جو کچھ ہے کوئی چیز اس لائق نہین کہ
اوسکے واسطے نماز پڑھیے یا روزہ رکھیے یا اوسکے نام پر مال خرچیے یا اوسکے مکان کا طواف کیجیے
یا اوسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجا لائیے اسواسطے کہ سوائے خدا کے
کوئی مستغنی اور بے پرواہ نہین سب مخلوق اوسکی طرف محتاج ہین کہ خدا ہی کے پیدا کرنے سے
پیدا ہوئے ہین اور حادث ہین قدیم نہین اور نیست و نابود ہونے والے ہین اور سوائے خدا کے
سب نقصانون سے کوئی پاک نہین اور سوائے خدا کے سبکو کچھ کچھ غرض لگی ہے اور
سب محکوم ہین اور سوائے خدا کے کسیکو سب کامون کی قدرت نہین اور سوائے خدا کے
کسی چیز مین مستقل تاثیر نہین کوئی عالم غیب کا نہین تو جو شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ کے
یہ معنی نجانے یا ان باتون مین سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اوسکا ایمان
نہین اور جو شخص لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمدا عبدہ و رسولہ کا مطلب نہ سمجھے
یا سمجھے اور انکار کرے وہ بھی مسلمان نہین تو اب اسکا مطلب دریافت کیا چاہیے سو وہ یہ ہے
کہ یقین کامل سے بیشک و شبہ جانے اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بندہ اللہ کا ہے اور بھیجا ہوا اوسکا ہے پیغام پہونچانے کیواسطے اس مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بندے اور رسول تھے تو اس سے بوجھا گیا کہ پیغمبر بھی آدمی اور خدا کے
بندے ہی ہوتے ہین اسلیے کہ اگر بندے نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے پھر جب وہ بندے ٹھہرے تو بندگی بھی خدا کی اوپر لازم ٹھہری اور وہ
آدمی تھے اور سب مخلوق سے چنکر جو اونھین کو پیغمبر کیا تو اس سے معلوم ہوا

کہ مین مشرک اور بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور
شنویہ اور ہنود وغیرہ سب دینون سے دست بردار ہوا اسواسطے کہ اوسنے اقرار کیا کہ سوائے
خدا کے کوئی اور معبود نہین اور سوا اوسکے مین کسی کی عبادت نکرونگا سواسکی تقریر یہ ہی کہ آپکے
نہایت ذلیل کرنا اور کی نہایت تعظیم کے واسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور
پوجا ہی جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندھکر اوسکے روبرو کھڑا ہونا اوسکے مکان کا طواف کرنا
اوسکے نام پر مال خرچنا اوسکے نام کا روزہ رکھنا اوسکی نذر ومنت بدنا اوس سے مراد مانگنا
اوٹھتے بیٹھتے مشکل آسانی کے وقت اوسکا نام مدد کے واسطے لینا اوسکے نام کا ورد اور وظیفہ
کرنا اوسکی عبادت کرنے والے کے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت ہین توجب آدمی نے یہ
گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے تو اوسکا مطلب یہ ٹھہرا میرے نزدیک یقین
کامل سے ثابت ہوچکا کہ کوئی اس لائق نہین کہ اوسکو سجدہ یا رکوع کریے یا اوسکے نام کا روزہ رکھیے
یا اوسکے نام پر مال خرچیے یا اوسکے نام کو ورد وظیفہ کیجیے یا مشکل کے وقت اوسکو پکاریے یا اوس سے
مدد مانگیے آسانی کے حال مین اوسکی شکرگزاری مین اوسکی حمد کیجیے سوائے اللہ کے کوئی اس
لائق نہین نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خرد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی روح نہ کوئی امیر وفقیر نہ کوئی جن و
فرشتہ نہ کوئی بھوت وپری نہ کسی کا مکان نہ کسی کا چلانا کسی کا جھنڈا اور تھان نہ کسی کا
پنجہ اور قدم نہ کسی کی صورت اور تصویر نہ کسی کی قبر کہ اوسکے واسطے یہ کام عبادت ہون
اور عبادت کے لائق اللہ ہی ہی کہ اوسی کی عبادت کیجیے اسلیے کہ عبادت اوسیکی کرنا چاہیے
جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو اور اوسکے سب محتاج ہون اسواسطے کہ اگر سب اوسکے محتاج نہون
تو خود مستغنی اور بے پرواہ نہون پھر بے پرواہ ہوکر کیون کسی کی عبادت کرین اور جیسکی عبادت
کرین اور وہ مستغنی نہوگا تو محتاج ہوگا پھر محتاج محتاج برابر ٹھہرے ایک محتاج دوسرے
محتاج کی کیون عبادت کرے پھر جو مستغنی بے پرواہ ہوگا تو وہ خود بخود ہوا ہوگا
اوسکو کسی نے پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا اور
سنتا بھی ہوگا اور دیکھتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا اور اپنے کامون سے کچھ اوسکو اپنی غرض ہوگی
اور کوئی کام اوسپر واجب نہوگا اور جیسکے سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب کام کی قدرت بھی رکھتا ہوگا

چیز دین ہین گویا اسلام انھین پر قائم ہی اور دین کی اصل الاصول یہی ہین سو اول اول افضل
انمین گواہی دینا ہی اس بات پر کہ خدا یتعالی کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہی
دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہی کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہی تیسری بنا اسلام کی زکوۃ
دینا ہی مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہی اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کے مہینے بھر روزے رکھنا کہ
وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہی پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب
بدنی اور مالی ہی پس مقام پر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کے معنی اور
مطلب دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہین بلکہ برخلاف اسکے
عقیدہ رکھتے ہین اور پھر دعوی اسلام کا کیے جاتے ہین سو سنا چاہیے کہ شہادت کہتے ہین
گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہی جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بیشک وشبہہ ثابت ہو
اوسکی خبر دے تو وہ گواہ سچا ہی اور اگر اوسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر
دے تو وہ گواہ جھوٹا ہی اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی بھی ہو جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے وقت مین منافق حضرتؐ سے کہتے تھے نشہد انک لرسول اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہین البتہ
تم پیغمبر بیشک ہو خدا کے اور دل سے اس بات پر یقین نہین لاتے تھے سو اللہ تعالی نے قرآن
مین اونکو فرمایا کہ اللہ جانتا ہی کہ ای پیغمبر تو اوسکا پیغمبر ہی مگر واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون
یعنی اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافق البتہ جھوٹے ہین اسلیے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے
ہین اور یقین کامل اسکا انکو نہین اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین
کامل سے ثابت ہوجاوے اوسکے بموجب زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لائق ہی اور کوئی
نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اوسکا ہی اور رسول ہی تب اوسکا زبان سے کہنا سچا
ہوا اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین پھر اگر زبان سے کہا اور دل مین اوسکے یہ بات
نہین تو بھی مسلمان نہین بلکہ منافق ہی اور اگر دل سے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان
نہین ہان اگر گونگا ہو تو ناچاری ہی یا دل مین یقین آنے کے بعد فورا مرگیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اوسکا
کچھ قصور نہین پھر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اوسنے گویا یہ بات کہی

یقین لانا یہ ہے کہ اوس رسول کو اللہ کا بندۂ مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیون مین
افضل جانے اور جو بات رسول فرماوے اوسکے بجالانے مین اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے
حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے اور اوسمین اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اوسکے
حکم کے مقابلہ مین کسی کا حکم نہ مانے اور اوسکے فرمودے کو برحق جانے پھر اس بات مین ایسا
مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہہ نہ آوے سو جو شخص کہ ایسا ہو اور اللہ کی راہ مین کافرون سے
لڑے اور جان و مال اپنا اوسکے حکم پر نثار کرے وہی سچا مسلمان ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے
کام یہی ہین کہ اللہ و رسول پر یقین لانا اور شبہہ مین نہ پڑنا اور جان و مال سے جہاد کرنا

قال اللہ تعالی فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت
و یسلموا تسلیما ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نسا مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اونکو ایمان
نہو گا جبتک تجھی کو منصف نجانین اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپسمین پھر نپاوین اپنے جی مین خفگی
تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین ان کر ف اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی ہے
کہ دنیا و دین کے جس کام کی بابت آپسمین تنازع و جھگڑا اوٹھے اوسکے فیصلہ کے واسطے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف ٹھہراوے پھر جو حکم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے
ثابت ہو اوسمین چون و چرا نکرے اور اوس سے ناخوش اور دل مین بھی تنگ نہو جیے اور بسر و چشم اوس
حکم کو تسلیم کرے یہ مان لیجیے تو تو ایمان ہے اور نہین تو نہین اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ و رسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے
خدا کے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور قائم کرنا نماز کا اور دینا
زکوۃ کا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے ف یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہے کہ جسپر وہ چیز
قائم ہوتی ہے اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز بھی قائم نرہے جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور
چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر ویسی ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہ پانچ

نزدیک اوسکا مرتبہ بڑھتا جاوے پھر ایسے شخص سے اگر کچھ گناہ بھی ہو تو اللہ معاف کردے اور اوسکو بہشت مین عزت واٰبرو کی روزی دے اس بات سے معلوم ہوا کہ جسمین یہ باتین نہون پھر وہ مسلمانی کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہی دعوی اوسکا تب سچا ہو جب اوسکے پاس یہ گواہ ہون جو مذکور ہوئے قال اللہ تعالی والذین اٰمنوا و ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ہم المؤمنون حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی ہین مسلمان ٹھیک اونکو بخشش ہی اور روزی عزت کی ف یعنی جن لوگون نے مسلمانی کا دین قبول کیا پھر بموجب حکم خدا کے کافرون کے ملک سے اپنا گھر چھوڑ کر نکل گئے اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا اور لڑے اور وہ لوگ جنھون نے اپنے ملک مین اور اپنے بیچ مین اونکو جگہہ دی اور اونکی مدد کی سو ایسے ہی لوگ ٹھیک مسلمان سچے ہین کہ اونکی بخشش ہوگی اور بہشت مین عزت کی روزی ملیگی اس سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہ کام ہین کہ کافرون کے ملک سے نکل جانا اور جہاد کرنا اور مجاہدون کو اپنے بیچ مین جگہہ دینا اونکی مدد کرنا پھر جو شخص یہ کام نکرے وہ ٹھیک مسلمان نہین قال اللہ تعالی انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصادقون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ الحجرات مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جو یقین لائے اللہ اور رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ مین وے جو ہین وہی ہین سچے ف یقین لانا اللہ پر یہ ہی کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکلکشا روزی رزق دینے والا سمجھے اور جتنی خوبیان اور وصف کمال کے ہین سب اوسمین جانے اور جتنے نقصان ہین سب سے اوسکو پاک سمجھے پھر اوسکے حکم کو جان ودل سے قبول کرے اوسی کی طرف ہر حال مین نظر رکھے آسانی اور آرام مین اوسکا شکر کرے اور رنج ومصیبت ومشکل مین اوسیکی طرف رجوع لاوے اوسکے کام کو سب سے مقدم رکھے اپنی مرضی نامرضی اوسکے حکم کے تابع کردے اپنے آپکو اوسکے روبرو ناچیز سے ناچیز جانے پھر ان باتون مین کبھی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر

لیکر اوس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت کرے یا جلق وسحاق کرے تو وہی حد سے بڑھنے والا ہے
زانی حرام کار اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہین اور اپنا قول وعہد نباہتے ہین اور جو اپنی نمازون
کی خبرداری رکھتے ہین کہ وقت پر ادا کرتے ہین اور کسی حال مین نماز سے غفلت نہین کرتے ہین
سو ایسے لوگ مراد کو پہونچتے ہین اور اونھین کا کام نکلا کہ حضرت آدمؑ کے وارث ہونگے اور بہشت
کو میراث مین پاوینگے اور وہان ہمیشہ رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی حضور
دل سے عجز وانکسار کے ساتھ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے اور امانت داری کرے
اور قول وقرار نباہے اور لغو بیہودہ نکمے کام نکرے اور سوائے اپنی عورت اور باندی کے اور سے
صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہ کو روکے رہے تو تو کچھ اوسکا کام نکلے اور اصل مراد کو پہونچے
اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہین انھین سے فلاح اور نجات ہوتی ہے
قال اللہ تبارک وتعالی انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم
ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون اولئک
ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے
اللہ کا ڈر جاوین اونکے دل اور جب پڑھے جاوین اونکے پاس اوسکے کلام زیادہ
ہووے اونکا ایمان اور اپنے رب پر بھروسا کرتے رہتے ہین جو قائم رکھتے ہین نماز اور
ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین سچے ایمان والے اونکے واسطے درجے ہین اونکے رب کے پاس اور
مغفرت اور روزی آبرو کی ف یعنی ایمان کی نشانیان اور تے یہ ہین کہ جب آدمی کے سامنے
اللہ کا ذکر آوے تو ڈر جاوے اور دل اوسکا مارے ہیبت کے کانپ اوٹھے اور جب اللہ کا کلام
اوسکے سامنے پڑھا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سُنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچا جانے اور
اوسپہ یقین لاوے تو ہر بار سننے سے اوسکا ایمان مضبوط ہو اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہو اور اپنے
رب ہی پر بھروسا رکھے اور کسی کی پرواہ نرکھے اور نماز کو اچھی طرح سیدھی درست ادا کرے اور
خدا نے جو مال ومتاع دیا سو اوسکی راہ پر اوسمین سے اوسکے حکم کے موجب خرچ کرے تو وہی
مسلمان ہے سچا ایماندار تو جون جون اوسکی یہ باتین زیادہ ہوتی جاوین اتنا ہی اللہ کے

اور اصل ایمان کے یہ کام ہین پھر جب یہ بات ثابت ہو جاوے تو عقلمند آدمی آپ ہی بوجھ لے کہ برخلاف
اسکے جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین یا ایمان کے کام ہین جاننا چاہیے ایمان کے کام اللہ و رسول کے
بتلائے سے معلوم ہوتے ہین اور اپنی عقل سے نہین بوجھے جاتے اگر صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے
کامل مسلمان بقراط اور ارسطاطالیس ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیے اور شرع
عقل کے تابع نہین تو اب دریافت کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون سے کام ایمان کے
فرمائے قال اللہ تبارک وتعالیٰ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ۔ والذین ہم
عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او
ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم
وعہدہم راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس
ہم فیہا خالدون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مومنون مین کہ کامیاب ہوئے
وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین قوی ہین اور جو نکمی بات پر دھیان نہین کرتے اور جو زکوۃ
دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر
سو اونپر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈھے اوسکے سوا سو وے ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی
امانتون سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وہی ہین میراث
لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے **ف** یعنے
جو مسلمان کہ نماز مین اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے
دبے جاتے ہین اور خیال اور وہم اور طرف جانے نہین دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ
جس سے دنیا و دین کا کچھ فائدہ نہین چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دھیان نہین کرتے
اور جو اپنے مال سے زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو روکتے ہین اور سوائے
اپنی نکاحی عورت کے یا لونڈی کنیز کے اور سے صحبت نہین کرتے پھر جو شخص سوائے
اپنی نکاحی بی بی یا سوائے اپنی باندی کے اور کہین اپنی شہوت خرچ کرے جیسے متعہ کرے
یا کسی عورت کو اجرت دے کر اوس سے زنا کرے یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا
زبردستی کسی عورت سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی عاریت

تمپر اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمھارے واسطے اسلام کو دین ف یعنی قرآن مین سب باتین
تمھارے کام کی صاف صاف کہدین اور دین پورا اور کامل ہوچکا اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا
نازل ہونا تھا سو پورا ہوچکا اسکے بعد اگر کوئی کچھ بات بڑھاوے اور نئی نکالے سو وہ بات قرآن سے
باہر ہی اور اللہ کے فضل سے دور اور دین اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکمون سے
کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین مین جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور
اللہ کا فضل کم کردیا القصہ جب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب اور تابعین
اور تبع تابعین دنیا سے تشریف لیگئے اور قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور
دین مین نئی بات نکالتے گئے پھر اونکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے اون نئی باتون کو اپنے بزرگون کی
راہ و رسم جانکر اوس دین کی بات مین اون رسمون کو ملا کرتے گئے پھر اب ایسا ہوگیا
کہ وہ رسم و رسوم اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹھہر گئی اور احمق لوگ اوس بالکل مجموعہ کو دین کی
بات اور مسلمانی کے کام سمجھنے لگے تو دین جیسا اوسوقت مین حضرتؐ اور اصحابون کے سامنے
تھا جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تھی ویسا نرہا مثلاً ختنہ کرنا سنت ہی اور اوسمین کچھ اور اسباب اور
سامان نہین چاہیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحابون کے وقت مین اسیطرح بے تکلف
لوگون کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگون نے اسمین نئی نئی اوپچین نکالین اور چھڑکے کرنے اور سہرا
اور باجا اور راگ ایجاد کیا پھر اب پچھلے لوگ جاہل ان سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجھے ہین
اور سنت مین بدعت کو ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کردیا علی ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد
کرکے نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرالیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ جو نیکبخت موافق سنت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابونؓ کے رویہ کے موافق کرتے اور کچھ رسم و رسوم نکرے تو لوگون کے
نزدیک اوس کام کا اعتبار نہو اور کمبخت بدعتی اور جاہل اوسپر ہنسین اور طعن کرین اللہ سب مسلمانون کو
بدعات سے بچاکر سنت کے موافق کرے آمین یارب العالمین اور بعضی بدعتین بلکہ اکثر بدعتون کو لوگ ایمان کے
کامون مین جانتے ہین تو اب دریافت کیا چاہیے کہ ایمان کسکا نام ہی اور ایمان کا کیا کام ہی

الفصل الثانی فی ذکر حقیقۃ الایمان فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر مین ف یعنی اس فصل مین
اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ایمان کی حقیقت یہ ہی

ف یعنی روز قیامت کو جب آفتاب میل برابر زدیک ہوگا اور دوزخ سامنے آویگا تو نہایت گرمی
کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگے گی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اوس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آگے سے جاکر ٹھہرینگے اور جو پیاسا اودھر جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو
وہ پانی پلاوینگے تو وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنھون نے دین کے کام
مین نئی نئی باتین اور رسمین نکالین تھین اور سنت اوٹھاکر بدعت ایجاد کی تھی حوض کوثر پر
جاوینگے تو بہ سبب اسکے کہ وہ کلمہ پڑھتے تھے اور نماز روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب
اونکو پہچانینگے کہ یہ میری امت مین ہین اور وہ لوگ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانینگے
یہ ہمارے پیغمبر ہین اس عرصہ مین فرشتے ایک پردہ ان بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین آکر
کردینگے اور حوض پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اونکو نہ جانین دینگے تو حضرت صاحب رحمۃ اللعالمین
یہ حال دیکھکر فرشتون سے کہینگے کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے
عرض کرینگے کہ حضرت آپ کے بعد ان لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپ کو
معلوم نہین تو حضرت یہ بات سنکر ایسے ناراض اور بیزار اونسے ہوجاوینگے کہ باوجود اس خلق عظیم کے
اون لوگون کے حق مین فرشتون سے ایسی آفت کے وقت مین کہ یہ پیاس سے محتاج ہونگے قیامت کے
میدان مین فرماوینگے کہ دور کرو انکو دور کرو کہ انھون نے میرے بعد دین مین نئی نئی باتین نکال کر
دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کردیا بلکہ اصل دین مین خلل آگیا اور جسواسطے
اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو اوٹھادین سو اونھون نے
اور بدعتین ایجاد کین یہان پر ایک بات اور بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے قرآن لوگون
کی ہدایت کیواسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین و دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل
بیان قرآن مین کردین اور پیغمبر صاحب نے اوس بموجب کرکے دکھلادیا اور مجمل بات کو مفصل
کرکے بتادیا جب قرآن تمام ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے
اللہ صاحب نے فرمایا کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ترجمہ
یعنی آج کے دن کامل اور پورا کرچکا مین تمھارے لیے تمھارا دین اور تمام کرچکا مین

کرو اونکی بزرگیان اور پیچھے چلو اونھین کے قدم پر قدم اور جسقدر ہوسکے مضبوط پکڑو اونکی
خوئین اور عادتین اسواسطے کہ وہ تھے سیدھی راہ پر **ف** یعنے نئی نئی راہین اور رویہ نہ نکالو
اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کے قدم پر قدم چلے
اور اونھین کے رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہوکر اختیار کرے اسواسطے کہ وہ لوگ زمانہ
صاف دل پاک باطن تھے اور اونکو علم مین نہایت فہم تھا اور فراست اور سمجھ تھی کہ
دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اونمین نہایت کم تھا اور ظاہر داری کم کرتے تھے اسیواسطے
اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا اونکو مصاحب بنایا تھا کہ اونسے دین قائم ہووے سو اونکی
بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اونکے جون جون پیغمبر
صاحب کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اونکے کامون مین شیطان دخل
کرتا گیا اور اونمین نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمان کو ایسے وقت مین
یون ہی مناسب ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کی راہ کو جو سب سے افضل اور
پاک باطن اور بے تکلف اور سب کے سب اصل جاری کرنیوالے دین کے تھے اختیار کرے اور
نئی نئی باتین نہ نکالے اور اونکی نکالی ہوئی پر چلے اور نہین تو موت اور قیامت نزدیک ہی مرنے کے
بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم
ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا
سحقا لمن غیر بعدی ترجمہ مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سے
آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص ہو نکلیگا میری طرف پیے گا اور جو پیے گا
ہرگز کبھی پیاسا نہو گا البتہ مجھ پر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہونگا اونکو اور وہ پہچانتے
ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہوجاویگا میرے اور اونکے بیچ مین تو مین کہونگا کہ یہ تو میرے ہین
تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا نئی نئی باتین نکالین تھین انھون نے تیرے بعد
تب مین کہونگا کہ دوری ہووے دوری اوسکو جس نے متغیر کیا میرے بعد دین کو

وضع پر اور جورو اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چاہتے ہین اور آدمی کو ان سب سے حاجتین در پیش ہین
سو اللہ تعالی نے کلام اللہ مین اور حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کمانے کے
اور شیطان دفع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ماں اور باپ کی تابعداری کیطرح اور بادشاہ وامیر
کی فرمانبرداری کی وضع اور اوستاد اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی بنانے کے
انواع اور جورو لڑکون کے حقوق سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ تعالی کی کتاب قرآن
اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال مین نچھوڑے
تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے
سبب یا ماں باپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیرون کی فرمانبرداری کرکے یا اوستاد پیر کہلانے کے
یا دوست آشنا کے اغوا سے یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہوجاوے اور جو قرآن وسنت کو مضبوط
اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اوسی بات مین مانے جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہین تو
ہرگز نمانے بڑی کمبختی اوسکی جو عیسی کو چھوڑکر دجال کے پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدنصیبی اوسکی جو اللہ
ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنماے برحق کو چھوڑکر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے اخرج رزین
عن ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قدمات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ
اولئک اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ وابرھا قلوبا واعمقھا
علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم
علی اثرھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم علی الھدی المستقیم ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا
حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہ جسکو اچھا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدھی راہ چلنا
ہو تو چاہیے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے اونکی جو مرگئے اسلیے کہ زندون پر فتنہ
کی امن نہین سو وہ لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ وہ افضل تھے
اس امت مین اور نیک تر تھے دلون سے اور نہایت دور اندیش تھے ازروے
علم کے اور ازبس کم تھے تکلف مین کہ اختیار کیا تھا اونکو اللہ نے اپنے نبی
کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کے قائم کرنے کے واسطے سو دریافت

اوس نکاح شادی موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جبتک وہ لوازمات جمع نہ ولین تب تک ختنہ اور
شادی مین دیر کرنا یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس اور
القاب کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھ کر فلانے بزرگ کا
عرس کرنا یا سال کے بعد فلانی فلانی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے ہزارون باتین
ہین پھر ایسے ایسے کامون کو عبادت اور ثواب جاننا حالانکہ یہ سب بدعات ہین لوگون کے ایجادی
کہ اگلی امتون کے لوگ ایسے ہی کام کرکے سختی مین پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مہر اونپر
اوٹھالی اور اونکو اوسی سختی اور مشکلون مین چھوڑ دیا سو اونھین مین سے کچھ لوگ بعضی
خانقاہون اور چلہ گاہون اور درگاہون اور دیرون اور گرجون مین باقی موجود ہین اس سے
معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرائے جو کام خدا اور رسول
نے عبادت بتلائے وہ عبادت جانے اور بجالاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہے اوسکو کھاوے
اور عمل مین لاوے مگر ہان بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ عبادت نامور مین خلل پڑتا ہو
یا اوس مباح اور حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہ اوس مباح اور حلال کو اوتنے ہی مطلب
تک ترک کرے مگر حلال اور مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے لیے طبیب کی صلاح کے
موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے اور یہ بھی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ شریعت مین جس کام کا جسقدر حکم ہوا وتنا ہی اور ویسا ہی بجالاوے اپنی طرف سے اضافہ
نام رکھکر کچھ اور قیدین نہ بڑھاوے اخرج مالک عن مالک بن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ نقل کیا امام مالک نے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑتا ہون مین نے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جبتک
مضبوط پکڑے رہوگے اون دونون کو ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **فف** یعنی آدمی کشمکش مین گرفتار ہے دنیا اپنی طرف
بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے باپ ماں اپنے رویہ پر چلایا چاہتے ہین اور بادشاہ
امیر اپنے رویہ پر اور اوستاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی

علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبنہا علیہم ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر کہ سختی
رکھیگا اللہ تمپر جس قوم نے سختی اختیار کی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے اونپر سو وہی باقی
ہین اونھین مین سے گرجون مین اور دیرون مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ درویشی جو ایجاد
کی ہی اور بدعت نکالی ہی اونھون نے سو ہمنے تو فرض نہ کی تھی اونپر لیکن بعضے لوگ
یہود اور نصاری مین درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑکر جنگلون مین رہتے تھے اور ٹاٹ
پہنتے تھے اور زنجیرین گلون مین ڈالتے تھے اور اپنے آپکو خوار کرڈالتے تھے کہ تا زنا نہو جاوے
اور جانتے تھے کہ ہم جو کرتے ہین سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ فقیری اور درویشی جو اونھون نے
ایجاد کی ہی سو اسکا ہمنے انکو حکم نہین دیا سو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی امت
کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل مشکل کام اختیار کرتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوسکو چھوڑدیتا ہی کہ وہ اوسی
مشکل اور سخت کامون مین پڑا رہتا ہی اور اوسکی برائی اوسکی سمجھ مین نہین آتی سو تم ایسے
سخت کام ایجاد نکیجیو کہ تمکو اللہ تعالی نے شریعت مین بہت آسان کام بتلائے ہین اونکے سوا اپنی
طرف سے بحکم خدا اور رسول کے سخت اور مشکل کام اپنے اوپر اختیار نکرو جیسے وسواس کے مارے
اور کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل وغیرہ مین
بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے بار بار کہنا اور ہر عمل کیواسطے بے سبب ہنگڑون
کی طرح نہانا اور لوگون کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے فلانے نے رد وظیفے معمولی خلاف سنت ضرور پڑھنا
مثلاً جب بدھ کا روز آوے تو اپکو ناپاک سمجھ کر نہاکر کپڑے بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا
جب فقیر منکر گدی پر بیٹھے پھر اپنے مکان سے باہر نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے رد ایجاد کرنا
یا اور کسی ایجاد کے موافق قیود اور شروط سے پڑھنا اور نماز معکوس پڑھنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک
کرنا یا اچھا کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھے کھانے کو جو حلال طیب ہون نہ کھانا ایک ترکاری کا ترک کردینا
یا کسی مہینے یا کسی روز مخصوص مین کوئی چیز مخصوص ترک کردینا یا شادی اور موت کے رسوم کو جو نکاح
نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجالانا اور جبتک وہ رسوم اپنے معمولی نہون تب تک

یہ باتین سیکھ لین اور آپکو اونکے مشابہ کرلیا اور پھر اگر کوئی نصیحت کرے تو اوس سے ردوبدل کرتے ہین اور جھگڑتے ہین اخرج احمد والترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذہ الایۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گمراہ ہونیوالی کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جس ہدایت پر تھی مگر اس سبب سے کہ ملا اونکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تجھسے بحث نہین کرتے کافر مگر جھگڑے سے بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین ف یعنی جھگڑالو اوسکو کہتے ہین کہ آپ ناحق پر ہو اور حق والے کو مارنا چاہے سو فرمایا کہ دین کے کام مین جبتک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو رائج اور جاری کرنے لگے اور حق بات مین چون وچرا کی اور اوسکو مکرانے لگے تو گمراہ ہوگئے سو مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام پر جھگڑے نہین اور حق بات کی جو قرآن حدیث مین لکھی ہو پیروی کرے اور جو شخص بدعت کے لیے جھگڑے اور بدعت جاری کرے انجام اوسکا گمراہی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین اکثر کافر حق بات کو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے تھے سو اللہ تعالی نے اونکو قرآن مین فرمایا کہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کیواسطے نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات کو مکرالین سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن وحدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور کرنا نجائز ہے دوسرا اوسکے مقابلے مین کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرینگے اور نچھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو اور بزرگون کی نکالی ہوئی بدعت سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑکر ناحق کی سختی اور تکلیف شاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین پڑگئے اخرج ابوداود عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر نے نقل کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب آئے عمر اور کہا کہ ہم سنتے ہین باتین یہودیون سے سو اچھی
معلوم ہوتی ہین ہمین سو بھلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو کہ ہم لکھ لین کچھ اونمین سے تو فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاریٰ سو بے شبہ مین
تو لایا ہون تمھارے پاس شریعت روشن اور صاف اگر زندہ ہوتے موسیٰ تو نہ بن آتی اونکو کچھ
سوائے میری پیروی کے ف یعنی جس دین مین نقصان ہوتا ہی اور سب احکام نہین کھلتے تو
اوس دین کے علماء اور لوگ حیران ہوتے ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور کیسا فتویٰ دیجیے اور
فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ اور دین والے لوگونسے سیکھ کر ویسا ہی کرتے ہین جیسے یہود اور
نصاریٰ کہ جب اونھون نے اپنے دین مین سب احکام نہ پائے یا دین کے احکام اونکی سمجھ مین نہ آئے تو اور
دین والونکی باتین حیران ہوکر اونھون نے سیکھ لین سو اس دین اسلام مین اللہ تعالیٰ نے سب احکام
بیان کیے اور اوسکی تفصیل پیغمبر خدا سے بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات مین اشتباہ اور دھوکا نرہا اور اس شریعت
مین کسی اور دین کی حاجت نرہی اور سب اگلے دین منسوخ ہوگئے اگر اسوقت مین یہودیونکے پیغمبر حضرت موسیٰ
بھی زندہ ہوتے تو اس شریعت پر چلتے سو یہود اور نصاریٰ کس گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو ہم
اونسے باتین سیکھین پھر اگر ہم اونسے دین کی باتین سیکھین تو گویا اپنے دین کو ناقص اور اونکے
دین کو کامل اور پورا جانین اور اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اور دینون کے علم پڑھنا اور دین والونسے باتین سیکھنا اور اختیار کرنا نچاہیے مگر ان جو کوئی اور
دین والونکی باتین اوس سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لیے یا رد کرنے کے واسطے دریافت کرے تو یہ جدی بات ہے
تو ایسا شخص چاہیے کہ پہلے آپ مسلمانی کے دین مین پکا اور مضبوط اور عالم ہوئے اس زمانے کے اکثر لوگ
اسی سبب سے گمراہی مین پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر نرکھی اور کچھ رسم و رواج یہود کے اور کچھ نصاریٰ کے
اور کچھ ہنود کے سیکھ لیے اور کرنے لگے اور پھر اوسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ اکثر جاہل
جب نصاریٰ کی پکی قبرین اور اونچی اور اوسپر منبر سے مرتبے بنے ہوئے اور اوسپر تابوتین اور نام مردون کے
لکھے دیکھتے ہین یا ہندؤن کی شادی اور موت کے رسم و رسوم دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین
ہمارے بھی دین مین ہین اور یہ نہین جانتے کہ اوس دین کے نادانون نے انھین لوگون سے

اوسقدر سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہ بھی ہی کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دلمین نہ ہے اخرج البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چنگل مارا یعنی عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کے وقت تو اوسکو ثواب سو شہید کا ہی ف یعنی جب امت کے لوگ طرح طرح کی بدعتین ایجاد کرینگے اور ہر ایک اپنی بدعت کو نیک جانکر ذوق شوق سے عمل مین لاویگا اور ہزارہا بدعتین ہونگی پھر بعضی بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضی کو کوئی واجب بتاویگا اور بعضی کو کوئی سنت ٹھہراویگا اور کوئی مصلحت وقتی اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے بزرگون کی جانکر اور کوئی عوام کے طعن کے خوف سے عمل مین لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑ رہیگا تو ایسے وقت مین جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اس بدعت سے کنارہ کریگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑیگا اور کسی حال مین نہ چھوڑیگا تو اوسکو سو شہید کے موافق ثواب ملیگا اسواسطے کہ ہزارون بدعتی اوسکے دشمن ہونگے اور اوسکو برا کہینگے بلکہ اوسکی جان اور آبرو کھونے کی فکر مین رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود بسر کریگا اسلیے اوسکو سو شہید کے برابر ثواب ملیگا سو اب اوسی اختلاف اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنی ہی گاتا ہی اور جو جسکے جی مین آتا ہی بیدھڑک عمل مین لاتا ہی پھر کوئی آپ ہی نئی نئی باتین ایجاد کرتا ہی اور کوئی غیر مذہبون اور بددینون سے رسوم اور بدعات یاد کرتا ہی اور یہ سب خرابیان اسی سے پڑین کہ لوگون نے قرآن و حدیث پڑھنا اور اوسکے معنی دریافت کرنا چھوڑدیا یا اس علم شریف مین سستی کی اور اور علمون مین لگ پڑے اخرج احمد والبیہقی عن جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حین اتاہ عمر رضی اللہ عنہ قال انا نسمع احادیث من یہود فتعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی احیا ما وسعہ الا اتباعی ترجمہ مشکوۃ کے

کروے تو بہتّر ہی فرقے ہوگئے یہ تہتّر فرقے ہوجاوینگے سو ویسا ہی ہوا کہ کوئی خارجی ہوا
کوئی رافضی کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی کوئی آزاد کوئی ستراشاہی اور کوئی سنّی
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحابوں کے عقیدے
اور طریقے اور رسم وعادت یعنی سنت کے موافق عمل کرنے والا ہووہ تو بہشتی
اور جنتی ہے اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتیں نکال کر گروہ گروہ متفرق ہوگئے
وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور حضرت کے یاروں کے عقیدے اور رسم اور عادت اور عبادت کے موافق
اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے تو وہ جنتی اور سچّا سنّی مسلمان
سنت کے موافق ہے اور جو شخص اونکے عقیدے اور عبادت اور رسم اور عادت کے سوا اور
طریقہ نکالے یا اونکے طریقے میں کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف
کرتا ہے اونکے طریقے میں کیا نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی
کرے جھوٹے نام سے کام نہیں چلتا بلکہ الزام آتا ہے اخرج الترمذی عن انس قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی
قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
میں لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بچے اگر تجھسے ہوسکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے
دل میں کسیکی طرف سے کدورت اور میل یعنی کینہ عداوت نہو تو کر پھر فرمایا اے بچے یہ میری سنت ہے
اور جسنے میری سنت کو تو اوسنے مجھی کو دوست رکھا اور جسنے مجکو چاہا اور
دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی یہی ہے کہ سنت کے موافق عمل کیجیے اور یہ بھی دریافت
ہوا کہ جو شخص سنت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہے کہ بہشت میں پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیے کہ جسقدر ہوسکے

یا اشارۃً اجازت نہیں آئی مگر ہان کام کرنے کے واسطے البتہ دلیل چاہیے اور حکم بتلائیے
خواہ آیت ہو یا حدیث ہو یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کا اور تابعین کا
عمل اور اتفاق ہو اخرج الترمذی عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لیاتین زمان علی امتی کما اتی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی
امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنتین وسبعین
ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ
تعالی قال ما انا الیہ واصحابی وانہ سیخرج فی امتی اقوام تجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب
لصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری
امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتی برابر دوسری کے یہانتک کہ اگر
ہوا ونمین کوئی ایسا کہ اوسنے برا کام کیا اپنی مان سے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت
مین بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل پھوٹ کر ہوگئے بہتر فرقے اور پھوٹ کر
ہوجاویگی میری امت تہتر فرقے کہ وہ سب دوزخی ہونگے سوائے ایک فرقہ کے
اصحابون نے عرض کیا کہ کون ہی وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین جسپر مین ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلینگے
میری امت سے ایسے گروہ کہ جاری ہونگی اونمین وہ بدعتین جیسے جاری ہوتی ہی ہر
کتے کے کاٹے ہوئے کو کہ نہین باقی رہتی اوسکی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر بیٹھ جاتی ہی
اوسمین وہ یعنی جیسے کتے کے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ وریشہ مین گوشت
وپوست جوڑ بند مین بیٹھ جاتی ہی ویسے ہی ایک زمانہ میری امت پر ایسا آویگا
کہ لوگون مین بدعتین جاری ہوجاوینگی عقیدے اور عبادتین اور وظیفے اور
روزے نماز صدقہ خیرات مراقبہ نئی نئی طرح کے نکلینگے اور
مسلمانون کے دین مین یہود اور نصاری سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی

لوگ تھے کہ حضرتؐ کے مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم کے موافق عمل کرتے تھے بعد ایک مدت کے
ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگون کو اور کچھ بتلاتے اور آپ اور کچھ کرتے خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے
کام کرتے جسکا حکم نہین ہوا یعنی نئی نئی ایجاد کے کام بدعت کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی اونپر ہاتھ سے جہاد کرے کہ اونکو مارے اور اونکا وہ بدعت کا کام متغیر کردے اور توڑ ڈالے
اور اوسکا کارخانہ برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہی اول درجہ کا اور جو کوئی صرف زبان سے منع کرے
بدعت سے اور اوسکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہی دوسرے درجہ کا
اور جو شخص اوس بدعت کے کام کو دل سے برا جانے اور فکر و تدبیر اوسکے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے
دل نملاوے وہ بھی مسلمان ہی تیسرے درجہ کا ضعیف الایمان اور جو اتنا بھی نہو اوسمین رائی برابر بھی
ایمان نہین اس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی موجد بدعات ہو اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ مسلمان سے جسقدر ہوسکے اوسقدر بدعت کے موقوف ہونے کیواسطے کوشش کرے اور بدعت کے
کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیون کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے بدعت
کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نرکھے اور رکھے تو ایمان مین نقصان ہی اور جسقدر
بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے وہ اتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا
حکم نہوا گرچہ منا ہی اور ممانعت بھی نہوئی اوس کام کو کرنا بدعت ہی اور ممنوع مثلاً کہنیون تک دونون
ہاتھ وضو مین دھونا فرض ہی اور بغلون تک دھونا صریح منع بھی نہین اور حکم بھی نہین تو اب
اگر کوئی شخص وضو مین بغلون تک ہاتھ دھووے اور جانے کہ مین اچھا کرتا ہون تو اوسکو منع
کرینگے کہ وضو مین اسطرح دونون ہاتھ دھونے کا حکم نہین یا مثلاً اذان مین اول چار دفعہ اللہ اکبر
کہنا چاہیے پھر کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ دفعہ اذان مین اللہ اکبر کہنا منع
نہین آیا تو اوسکو رد کرینگے اور یہی کہینگے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلاً اذان
مین اشہد ان محمداً رسول اللہ کے ساتھ یون کہے اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو اوسکو منع کرینگے یا مثلاً فجر کی دو سنت مقرر ہین کوئی تین یا چار رکعت
سنتین فجر کو پڑھے تو اسیطرح اوسکو بھی منع کرینگے اور یہی کہینگے کہ اسطرح سے حکم
نہین ہوا منع کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہی کہ اس کام کی شریعت مین صراحۃ

اوسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاری اور مجوس
اور منافقون کی اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہین اور سوا اسکے اور ہزارون رسمین ہندون کی ہین
کہ لوگون نے اپنے یہان رائج کرلین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہی باتون کے مٹانے
کو اور ایسی ہی رسمون کے دفع کرنے کے لیے آئے اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی رسمین اور
عادتین اختیار کرے اور مسلمانون مین جاری کرے تو وہ شخص اس حدیث کے بموجب اللہ تعالے
کی طرف سے مغضوب ہی راندہ گیا خدا کے غضب مین گرفتار اور خدا کے دشمنون مین شمار اس
مقام پر معلوم رکھنا چاہیے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہی اگلے کافرون کے رسوم اور عادت
اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین نئی نکلی بعضی شخص جو شبہہ کرتے ہین کہ جس کام
کی صریح برائی قرآن وحدیث مین نہین آئی اوسکو ہم کیون برا جانین سو یہ بات غلط ہی
اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی طرف سے اجازت نہو وہ کام ہمکو منع ہی اخرج
مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماسن شئی بعثہ اللہ فی
امتہ قبلی الا کانت لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف
من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یومرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن
ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ
خردل ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی امت
پاس مجھسے پہلے تو ہوتے تھے اوسکی امت مین کچھ لوگ صاف دل اوسکے مددگار اور یار کہ اختیار
کرتے تھے اوس نبی کا رویہ اور عمل کرتے تھے اوسکے حکم کے موافق پھر یون ہوا کہ پیدا ہوتے اونکے بعد
بدرویہ لوگ کہ وہ لوگون کو کہتے جو خود نکرتے اور کرتے ایسے کام جسکا حکم نہوتا سو جسنے جہاد کیا اونپر
اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہی اور جو جہاد کرے اونپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہی اور جو جہاد کرے
اونپر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہی اور نہین ہی بعد اسکے کچھ ایمان رائی کے دانہ برابر ف حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے خبردار کرنے کو اگلے پیغمبرون کی امتون کا حال بیان کیا سو حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب صاف دل پاک باطن

گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کرتا ہی کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھہرایا اور وہان کے ادب کا اور
وہان کی عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہان کا ادب نکیا وہان گناہ کیا تو اوسنے نہایت بے ادبی کی
بلا تشبیہ جیسے کسی نے باوجود بادشاہ کے منع کرنے کے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص مین قصور اور
بے ادبی بادشاہ کی کی اور اللہ تعالے نے آدمی کو پیدا کیا اوسکی آنکھ ناک کان اعضا درست بنائے
اوسکو بڑھایا دنیا مین جگہ دی پھر ایمان اوسکو دیا پھر جسنے اوسکو مارڈالنا چاہا تو اوسنے گویا اللہ کا مقابلہ
کیا کہ جسکو اللہ تعالی رکھا چاہے اوسکو یہ مٹایا چاہے اور اگلے لوگون نے کچھ اپنی عقل سے رسم رویہ
نکال لیے تھے کہ اونکو وہ نیک جانتے تھے اللہ تعالے نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا اور حکم کیا
کہ اگلے کافرون کے رسم ورسوم کو مٹادین اور لوگون کو اوسکے کرنے سے باز رکھین پھر جو شخص
وہ رسم ورسوم اگلے کافرون کے پھر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ رسمین جاری
ہوجاوین تو اوسنے گویا شریعت کے مٹانے کی بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر کی تو یہ
شخص گویا خدا تعالے کا مقابلہ کیا چاہتا ہی کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہ جاری کیا چاہتا ہی
اور خدا تعالی کا دشمن ٹھہر جاتا ہی اور اگلے کافرون کی یہی رسمین اور عادتین تھین کہ اپنے
مولویون درویشون کی نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا اور باوجود مخالفت فرمودہ
خدا اور رسول کے اوس بات کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا اور رسول کے کلام کے مقابلہ
مین اوس بات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رویہ کو مقدم جاننا مسئلہ کے مقابلہ مین
اوسکی دلیل اور سند پکڑنا دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے
سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام رسول مین تحریف کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق
مسئلہ تاویلی تراش لینا صلح کل کا رویہ اختیار کرنا اپنی ذات نسب خاندان پر فخر کرنا اوسمین
دون کی لینا مُردون کے بیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا غم مین سیاہ کپڑے پہننا قبرین بلندی کی بنانا
قبرون پر یا مقبرے مین اوسکے تاریخ وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کھانا
چڑھانا باجے راگ کو عبادت سمجھنا نوروز کو ماننا صفر کے مہینے کے تیرہ دن کو نا مبارک سمجھنا سعادت
نحوست ستارون کی اور دنون کی ماننا جن پریون کی ماننا کرنا شگون لینا بزرگون کی منتین ماننا
بزرگون کی نیاز اچھوتی ٹھہرانا تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ کرامت نمو

زیادہ مہربان ہی کہ اوسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگون کی ہدایت کے واسطے کتاب قرآن مجید
بھیجی اور اوسمین جو باتین دنیا و آخرت مین آدمی کے کام کی تھین بیان کردین سو وہ سب
نئی باتون سے اچھی ہین اوسپر عمل کرو اور اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر
کرکے بھیجا اونھون نے قرآن کا سب مطلب صاف صاف بیان کردیا اور عمل کرکے دکھلادیا
کوئی بات باقی نرہی جسکے نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت ہو پھر باوجود اسکے جو دین مین
کوئی نئی بات نکلے وہ سب برائیون سے زیادہ بری ہی کہ دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک
شرع جدی قائم کرنا ہی یا قرآن مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویہ اور کام
مین نقصان بتانا ہی گویا یہ دعوی کرنا ہی کہ یہ بات خدا تعالے نے قرآن مین نہ کہی اور نہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی جو کہ جانتے سو اب ہمنے نکالی اور جو بات ایسی ہو کہ جسمین
ایسی بری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہی اسیواسطے بدعت کا کام سب بدکامون سے زیادہ
بدی کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام جانکر کرتا ہی تو
اوسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی نہین گذرتا اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ سب بدعتین گمراہی ہین اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلاث ملحد فی الحرام ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ
ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیہرق دمہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیون سے تین پر ہی ایک گناہ کرنے والا
حرم مین دوسرے چاہنے والا اسلام مین اگلے کافرون کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا
مرد مسلمان کا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہاوے اوسکا خون ف یعنی جو شخص
گناہ کرتا ہی تو اللہ صاحب اوسپر ناخوش ہوتا ہی اور اوسکی طرف غضب الہی متوجہ ہوتا ہی
جتنے آدمی دنیا مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الہی اون سب لوگون کی طرف ہوتا ہی
اون سب سے زیادہ غضب الہی اوسپر ہوتا ہی جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرے اور جو شخص
کافرون کی رسم مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو ناحق کسی مسلمان کا خون کرنا چاہے سواسطے کہ وہ شخص

بنائی گئی تو یہ چیزین کہ وسیلہ علم کا ہین جیسے صرف و نحو اور علم قرأت اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگون کے حق مین بدعت نہین اور دوسرے طرح کے نئے کام وہ ہین کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا اصحابون یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین وہ نئی چیزین بے انکار کے جاری نہوئین تو وہ چیزین بدعت اور باطل اور مردود ہین مثلاً اوسوقت مین لوگ مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان چالیسوان نہین کرتا تھا اور اسیطرح سے فاتحہ نہین دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت سے کوئی نہ سمجھتا تھا یا مثلاً اوسوقت مین لوگون کے نکاح ہوتے تھے پر کوئی سا چق اور آتشبازی وغیرہ اور مصحف آرسی نہین کرتا تھا تو ایسے سب کام باطل اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کام کا وہ ہوتا ہے جسکے کرنے مین خوبی اور بہتری اور ثواب ہو اور نکرنے مین ثواب جاوے یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو سو دین کے کام دو طرح کے ہین ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے نیت اور اعتقاد اور فکر و دھیان محبت عداوت وغیرہ دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ کام یا عبادت ہین یا معاملات ہین یا رسوم و عادات ہین تو ان دونون طرح کے کامون کا مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتلانا اور ان کامون مین وقت اور جگہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے پیغمبر کرکے بھیجا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی اور اوسکی مثل اور نظیر بھی دین مین نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے عقیدے اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہین یہ مجتہد کا کام ہے اخرج مسلم عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات مومنین سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین سے بہتر راہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور سب برے کامون سے برا کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی چیز گمراہی ہے یعنی سبب گمراہی کا ہے ف یعنی اللہ تعالی آدمی پر باپ سے

ف لیس ہو الخ مخفی نہ رہے کہ بدعت مین اور اجتہاد مین بڑا فرق ہے ۱۲ منہ

ہوتے تھے عورتین زنہ ہوتی تھین اور لڑکون کے ختنے بھی ہوتے تھے اور قرآن پڑھنا اونکو شروع ہوتا تھا اور لوگون کے نکاح ہوتے تھے اور لوگون کو بیماریان ہوتی تھین اور لوگ مرتے تھے اور قبرین بنتی تھین اور چلا اور برس روز گذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے آتے تھے تو ایسے وقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کسطرح عمل مین لاتے تھے پھر اگر اون کامون کا برا ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر سے ثابت ہو تو چاہیے مسلمان خوش ہوکر دل سے قبول کرے اور ویسا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی کے موافق عمل مین لاوے اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا ہو اور ان کامون کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لیا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہین اور یہ بے شبہہ بات ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین کے بعد یہ رسمین رائج ہوئین تو اب معلوم کیا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نئی نئی رسمون اور ایجادی کامون کے حق مین کیا فرمایا سو سنا چاہیے اخرج الشیخان عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز اسمین سے نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہی یعنے جسنے ایسی چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل بھی نہو سو وہ چیز باطل اور رد ہی ف نئے کام دو طرح کے ہین ایک وہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا اصحابون کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین ایسا واقع ہوا کہ اوس نئے کام کی حاجت ہوئی بعد اوس زمانہ کے ایسا واقع ہوا کہ اوس نئے کام کی حاجت ہوئی مثلاً حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہ کے وقت یا تابعین کے وقت تک کسیکو صرف و نحو پڑھنے کی یا قرآن مین زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہوئی اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف و نحو کے سمجھتے تھے اور بے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تھے اور اختلاف کم تھا سو اونکو احتیاج ہی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوی بناتے بعد اوس زمانہ کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہونچا احتیاج ان چیزون کی ہوئی اور بموجب اشارے آیات و حدیث کے یہ چیزین

نام کو یا سورۂ یٰسٓ کو معاذ اللہ بد جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر مین قل کے ڈھیلے اور شجرہ
رکھنا اور تیجا دسواں چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی عرس مردون کی کرنا اور اسقاط مروجہ
کرنا حافظون کو قبرون پر بٹھلانا قبرون پر چادرین ڈالنا مقبرے بنانا قبرون پر تاریخ لکھنا وہان چراغ
جلانا موت کے ذکر کو برا جاننا بعد تین روز کے ماتم پرسی کرنا اور دور دور سے سفر کرکے قبرون پر جانا اور
توشے اور سہ میان کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹیون کو حصہ نہ دینا اور بیماریون مین ٹوٹکے کرنا حاضر ایتر
کرنا منگل بدھ سنیچر کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعضی تاریخون کو نحس جاننا گھوڑے چوپلی عورت مین
مبارکی نحوست کی علامتین مقرر کرنا اور وردنا وعلی ختم بزرگون کے نام کے یا قرآن کی آیتون کو
معکوس پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایک دعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور
اوسکو عمل مین لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی پڑھنا اور ہولی دوالی وغیرہ کفار کی رسمین
ماننا اور اونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتون کا مردون سے اور مردون کا
عورتون سے سلام علیک کرنا معیوب سمجھنا اور اسیطرح خردون کا بزرگون سے یا بزرگون کا خردون سے
سلام علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا اور خطبہ مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اسکے
سلف کے عقائد سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر و قدر کے مسئلہ مین گفتگو کرنا اور اسکے
اسرار کی بہت سی تحقیق مین مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کو حضرت ابوبکر رضؓ
اور حضرت عمرؓ سے افضل جاننا اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہلبیت یا صحابون کے
حق مین بد اعتقادی کرنا یا اوپر طعن کرنا اور مقلد کے حق مین تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری
نہ سمجھنا راگ یا باجا سننا بہتر جاننا اپنی ذات پاک نسب کی بڑائیان کرنا آپسمین ایک دوسرے
کی گفتگو اور حرکات سکنات تحریرین تعظیم زیادہ کرنا مہر عورتون کا زیادہ مقرر کرنا اور شادیون مین خرچ
بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت مین چلانا پیٹنا زیادہ سوگ مین بیٹھنا اپنے جسم
اور مکان اور سواری وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا غرضکہ یہ باتین اور سوا اسکے ہزارون رسمین جو رائج ہین
کہ ہزارون آدمی یہ رسمین کرتے ہین اور بہتیرے آدمی منع بھی کرتے ہین قطع نظر اور دلیلون سے جب مسلمانون
مین اختلاف چلا اور اس بات پر جھگڑا اوٹھا تو ایسے وقت مین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو منصف اور حاکم بنا چاہیے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین بھی لڑکے پیدا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بدے یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے
دل مین ناخوش ہو اور حکم کو نمانے اور چون وچرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے ظاہر مین
آپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین کہتا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے اور
حکم سے راضی نہین ہوتا اور دل مین خفگی اور تنگی لاتا ہے اس مقام پر انصاف سے پوچھا چاہیے کہ اگر
زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون مین ہزارون نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہین
اور ایک جہان اوسمین گرفتار ہے جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا اور زچہ کی
چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان رکھنا اگرچہ خون زچہ کا چالیس
روز سے کم مین بند ہو جاوے مگر پورے چالیس دن تک اوسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے
چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل اور
رسم و رسوم کرنا اوس مختون کو معاذ اللہ قرون یا نشان یا جھنڈے کے سلام کو لیجانا اوسکے ہاتھ مین
بال کا کنگنا باندھنا اور اوسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم منگنی کی کرنا بیڑے وغیرہ بانٹنا اور شادی نکاح
مین موتی باندھنا اور دروازون پر تیل یا چونے کے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پھول کھوپلی اور
روشنی کی سیڑھیان اور میان اور ناچ اور زردنا رنجی یا سرخ کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو منحدے
لگانا سہرا باندھنا اور ٹونے گانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا محرم
مین عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر سونا تعزیہ بنانا شدے نکالنا
محرم کی محفلین کرنا علم چڑھانا منھدی بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا
اور آخری چارشنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاول مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہان ذکر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی یہان آئی ہے اور ربیع الثانی کی گیارھوین کرنا اور جمادی الاول مین مکن پور کو بدیع الدین
شاہ مدار کے چلے کو عرس مین جانا اور شعبان مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا
اور رمضان مین آخر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا شوال مین عید کے روز سویان پکانا
اور بعد نماز عید کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نکرنا و علی ہذا القیاس
کفن کے ساتھ جانماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت عزرائیل کے

محبت سے کرتے ہین تاکہ وہ ہمسے خوش ہو اور ہمکو چاہے پھر اگر ہمسے کچھ گناہ ہی ہوجاوے تو وہ بخش بھی
دیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو ان لوگون سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہی تو
اللہ نے مجکو اپنا رسول کرکے تمھارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے کے موجب اوسکی بندگی کرو اوسکی محبت کے
جو کام بتلاؤن سو کرو سو تم میری راہ چلو تاکہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہی تو وہ تمھارے گناہ بھی
بخشے کہ ایسے شخصون کے واسطے وہ بخشنے والا ہی اور مہربان ہی پھر جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی راہ نہ چلے بلکہ اپنی طرف سے نئی نئی راہین نکالے پھر دعوی کرے کہ مجکو اللہ تعالی سے محبت ہی سو وہ
جھوٹا ہی اور اللہ تعالی اوس سے بیزار اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اُسپر پھٹکار اسواسطے
کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر مین اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرتا ہی مگر حقیقت مین گویا دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی
کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قائم کرتا ہی وہ پیغمبر کا تابعدار کا ہیکو ہی بلکہ دوسرا بھائی جیسے باغی
خوشامدی محبت یون ہی ہوتی ہی کہ محبوب کے کہنے کے موافق کام کیجیے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو شخص حضرتؐ کی سنت کی پیروی نہ کرے اور پھر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہی
اور جو سنت کے موافق کام کرے اوسکی محبت اللہ تعالی اسے سچی ہی اور وہ اللہ کا محبوب ہی اللہ تعالی
اوسکو چاہتا ہی اوسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالی کی طرف سے اوسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قال اللہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت
ویسلموا تسلیما **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نسا مین کہ سو قسم ہی تیرے رب
کی اونکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نجانین جو جھگڑا اوٹھے آپسمین پھر پاوین اپنے
جی مین خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین بانکر **ف** یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے
معاملہ یا رسم اور عادت کی بابت لوگون کے آپسمین جھگڑا اوٹھے ایک کہتا ہو یون
کیا چاہیے دوسرا کہتا ہو یون نہین یون کیا چاہیے ایک دعوے کرے حق میرا ہی
دوسرا کہے میرا ہی کوئی کہے یہ کام یا رسم و عادت بد ہی کوئی کہے نیک ہی تو ایسے وقت
مین چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف بدین اور حاکم ٹھہراوین پھر جو حکم حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوین یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ
خلاف جان و دل سے خوش ہوکر قبول کرین اور مان لین تب مسلمانی کا دعوی سچا معلوم ہو اور جو شخص

حدیث کی چھوڑ کر بہت سے فرقون کی راہین اختیار کین نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ عبادت نکرنا دہریون اور سوفسطائیون کی راہ یا نماز مین سستی اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا اور جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اوس سے دل چرانا بعضا حکم شریعت کا ماننا بعضا نہ ماننا ظاہر مین اور دل مین منافقون کی راہ اور قبرون پر مسجدین اور مقبرے اور قبرین اونچی اونچی بنانا اور اپنے بزرگون کے حق مین یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ خدا تعالیٰ سے ملکر ایک ہو گئے تھے یا خدا اونمین سما گیا تھا نصاریٰ کی اور ہندوؤن کی راہ اور مُردون سے حاجتین مانگنا اور اونکی منتین ماننا کفار قریش کی راہ اور اپنے باپ دادے کی راہ اور رویہ کو خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا اور اونکے رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا اگلے کافرون کی اور ہندوؤن کی راہ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت مین پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافرون کی راہ اور تکلفات اور تعظیم مفرط اور ظاہرداری بہت کرنا عجمیون کی راہ اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا یا شادی مین سہرا اور مقنعہ اور موتی باندھنا داڑھی مُنڈانا اور عید مین بغلگیر ہو کر ملنا اور شب برات مین روشنی کرنا اور گدھے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا شگون لینا اور تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کی نحوست سعادت ماننا بزرگون کی تصویرون کی تعظیم کرنا تیجا دسوان چالیسوان برسی مردون کی کرنا اور چیچک کی بیماری مین سیتلا بھوانی کا ماننا اور جھوت وغیرہ کا لحاظ کرنا اور بت پرستی جیسے تعزیہ جھنڈے نشان قدم رسول وغیرہ کی تعظیمین کرنا یہ سب ہندوؤن کی راہ اور اپنے عالمون اور مولویون کی درویشون کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو خدا اور رسول کے فرمودے کے برابر سمجھنا اور اوسکی تحقیق نکرنا یہود و نصاریٰ کی راہ لوگون نے اختیار کی اور بت باتین اپنی طرف سے نئی نکالین جیسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کو برا کہنا اور ہزارون باتین اور رسمین اپنے یہان جاری کرلین اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ دی اور گمراہی مین پڑ گئے اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے ہوئے اور بد دینون کافرون کی راہین کیون چلتے اور طرفہ یہ کہ بھی مُنھ زبان سے یہی دعویٰ کیے جاتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہین قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف یعنے ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ہم اوسکے بندے ہین اور جو کام ہم کرتے ہین سو اوسی کی

وادے کی اور پیر اوستاد کی رسم رواج ملک کے بادشاہون کی نہ چلو اگر اُن راہون پر چلوگے
تو وہ راہین تمکو میری راہ سے بہکا دینگی یہ مین نے تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور راہون سے بچتے رہو
اسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور مین بلایا اور فرمان قاصد
شتر سوار کے ہاتھ بھیجا اور اوسمین لکھدیا کہ فلانی شاہراہ پر ہو کہ سیدھے آئیو اور اوس شاہراہ کی سب
نشانیان لکھدین اور یہ بھی لکھدیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہ فرمان لیکر پہونچتا ہی اسکے ساتھ جسطرح
یہ راہ پر لاوے حضور مین آئیو اور اس راہ مین اور بھی بہت راہین نکلی ہین کہ وہ اور طرف گئی ہین
اون راہون کے چلنے والے بھی رستہ مین ملینگے اور اپنی طرف بلاوینگے اونکی طرف نجائیو اور
نہین تو بہک جاؤگے اور حضور تک نہ پہونچوگے پھر وہ شخص تھوڑی دور چلکر اور راہون پر لگجاوے
اور اوس قاصد کے کہنے کے موافق نہ چلے اور فرمان کو ندیکھے اور اوسکے مطلب کو نہ دریافت کرے
اور اور راہون کے چلنے والون کے پیچھے چلے اور پھر جانے کہ مین سیدھی راہ پر بادشاہ کے حکم کے بموجب
چلتا ہون تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک نہ پہونچے گا تو اب اوسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے ہر زمانہ مین
لوگ دنیا کے کامون مین نئی نئی وضعین اور طرحداریان نکالتے ہین تو ایسی ہی دین کے کامون مین
ہر زمانہ کے لوگ نئی نئی باتین اور جدی جدی راہین نکالا کرتے ہین چنانچہ اس سبب سے اگلے
دین والے لوگ یہود و نصاریٰ کئی فرقہ ہوگئے اور مسلمانون مین بھی لوگ ہزارون فرقے بنگئے سو
اللہ تعالے نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قاصد بناکر اور فرمان اپنا دیکر لوگون کے واسطے بھیجا اور
لوگون کو اپنی طرف بلایا اور قرآن مین سب پتے اپنی طرف پہونچنے کے صاف کھولدیے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھی سب رویہ وطریقہ صاف صاف بیان کردیے اور اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ قرآن سیدھی
راہ ہی اوسکے موافق راہ پر چلو تو اللہ تک پہونچو پھر اگر یہود کی یا نصاریٰ یا مجوس کی یا ہنود کی راہ چلوگے
یا اور راہین نئی ایجاد کروگے تو نہ پہونچوگے بلکہ بہک جاؤگے جو مسافر کئی راہین چلے وہ منزل مقصود کو
نہین پہونچے اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے موافق عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ
مضبوط سیدھی ہی کہ اس راہ پر آدمی بخیر اللہ کی طرف پہونچتا ہی اور جو شخص اور راہون پر چلے وہ گمراہ ہو
اللہ کی راہ سے علیحدہ پھرے اور راہین کیسی ہون خواہ اگلے کافرون کی خواہ ابکے کافرون کی خواہ
جاہلون کی خواہ بدعتیون کی چنانچہ اس زمانہ مین اکثر لوگون نے یہی رویہ اختیار کیا کہ ایک راہ قرآن

برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے درود و وظیفے اور فالنامے اور گنڈے تعویذ اور اوتارے اور حاضراتین اور عرس اور قبرون پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھہرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھکر یا چار ابرو کا صفایا دیکر اور بڑی بڑی ٹوپیان اور تاج دھرکر اور کفنی اور سیلیان گلے مین ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور ہوا اور کسی نے دو چار رٹلین منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کرلین اور آپکو ملا اور مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا سوا اسکے اور سیکڑون بلکہ ہزارون طرح کی راہین نکالین اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہین اور ہماری ہی اچھی راہ ہی سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ نے فرمادیا اور سابق مین بھی یہود اور نصارے نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہوگئے سو تم ویسے نہو اور اپنے دین مین پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو ایک قرآن حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر ہی کے تابع رہو تاکہ دین مین پھوٹ نہ پڑے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے ہی مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادت کو اچھا جانکر اوسپر خاطر جمع کرکے بیفکر ہوکر بیٹھ نرہے بلکہ حق بات کی تلاش مین رہے اور اپنے مذہب اور رویہ اور طریقے رسوم کو قرآن وحدیث سے مقابلہ کرے جو اوسکے موافق ہو وہ اختیار کرے اور جو اوس سے مخالف ہو وہ ترک کرے بنا گمراہی کی یہی ہی کہ آدمی اپنے رویہ طریقہ پر اڑ رہے اور بیفکر ہوکر بیٹھ رہے بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑی ہی کہ اللہ و رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نہین کرتی اپنے بزرگون کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہوکر بیٹھ رہی اور جانا کہ یہی حق ہی قال اللہ تبارک و تعالی وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ یہ راہ میری سیدھی ہی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پھر تمکو پھیر دینگے اوسکی راہ سے یہ کہدیا ہی تمکو تاکہ تم بچتے رہو **ف** یعنے حق تعالے نے فرمایا یہ قرآن جو مین نے تمھارے واسطے بھیجا جو رویہ اور طریقہ اوسمین تمھارے کرنے کے لیے فرمایا یہی راہ میری رضامندی اور میری طرف پہونچنی کی سیدھی ہی اس راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین باپ

تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام ایسے بُرے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ اللہ
ورسول کے حکم کے موافق عمل نہین کرتے اور نئی نئی راہین نکالتے ہین اور سمجھانے اور منع کرنے سے
باز نہین آتے تو اللہ تعالے اپنی ہدایت اور مہر اوپر سے اوٹھالیتا ہی سو وہ گمراہی مین پڑے رہتے
ہین کہ قیامت کے روز اونکو عذاب ہوگا سو اب دنیا مین اللہ کی طرف سے ہدایت کے واسطے
قرآن آچکا اور رسولؐ بتا چکے پھر اب اگر کوئی نمانے تو اللہ تعالے خود آپ اگر بتا نیگا نہین مگر
ہان قیامت کو عذاب البتہ کریگا قال اللہ تبارک وتعالے ولا تکونوا من الذین فرقوا دینہم
وکانوا شیعا کل حزب بما لدیہم فرحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ روم مین تم
اونمین سے جنھون نے پھوٹ ڈالی اپنے دین مین اور ہوگئے بہت گروہ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہی
اوسپر خوش ہو رہے ف یعنے جو کام شریعت مین یا عقل کے نزدیک صریح بدی ہی اوسکو ہر کوئی
بد جانتا ہی اور جو کام بُرا کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی سے سیکھ کر نیا ایجاد کرتا ہی تو اوسکی برائی
صریح قرآن وحدیث مین نہین پاتا سو اس کام کو نیک جانتا ہی اور اوسپر خوش ہوتا ہی اور بہت شخص
جو ایسی نئی نئی باتین نکالتے ہین تو خوش ہو کر یا اوسکو پسند کر کر اختیار کرتے ہین اور ہر فرقے کی جدی
جدی نئی نئی بدعتین علحدہ علحدہ وضع کی ہوتی ہین تو گروہ گروہ جدے جدے ہو جاتے ہین اور
دین مین ایکا نہین رہتا اور پھوٹ پڑ جاتی ہی مثلاً ایک فرقہ نے مرتضی علیؓ کو اور سب صحابونؓ
سے افضل اور بہتر جانا اور اپنا لقب تفضیلیہ رکھا اور ایک فرقہ نے اونسے بڑھ کر مرتضی
علیؓ کو افضل اور اصحابون کو بُرا جانا اور محرم مین مجلسین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سینہ پیٹی
اور چقچقی اور بھس اور آگ کی ایجاد کین اور ایک عید غدیر اور عید باباشجاع ٹھہرائی
اور نوروز کیا اور روزے نماز اذان وضو مین کمی بیشی کر لی اور اپنا لقب شیعہ اور محب
اہلبیت رکھا اور ایک فرقے نے اونکے مقابلے مین علیؓ کو برا کہا اور اپنا لقب خارجی
پسند کیا اور ایک فرقے نے علی مرتضیؓ کی اولاد کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی
خطاب اپنے واسطے گوارا کیا اور ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الٰہی کا انکار کیا اور
گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلہ کہائے اور ایک فرقہ نے
گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر اختیار کر کے شغل

منھ سووے جو سیاہ ہوئے اونکے منھ کیا تم کافر ہوگئے ایمان مین مگر اب چکھو عذاب بدلا اوس کفر کے
کاف یعنی اگلی امتون کو صاف حکم پہونچ چکے تھے پھر وے آپسمین اختلاف کرکے بہت فرقے ہوگئے چنانچہ
یہود اور نصاری بہتّر بہتّر فرقے ہوگئے کہ اونکو عذاب ہوتا ہی سو تم اونکی طرح مت ہو اور آپسمین پھوٹ
نہ ڈالو تمکو قرآن حدیث مین صاف صاف حکم آچکے ہین تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے
اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی
اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہاوے اور کوئی سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا
صفایا دیکر فقیری جتاوے پھر اونمین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہی
کہ سب ملکر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصاری
کی طرح کئی فرقے مت ہوجاؤ اور نئی نئی باتین نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اسواسطے کہ قیامت
کو کہ بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے تو اون روسیاہون سے کہا جائیگا کہ تم پہلے مسلمان
ہوئے اور اللہ کے کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا پھر دین مین نئی نئی باتین اور رسمین نکالین
اور بدعات کفریہ جاری کین تو اوس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر اون
نئی رسمون کے جاری ہونے سے اونکی محبت دل مین گڑگئی اور چھوٹنا اونکا مشکل پڑگیا تو قرآن مین جو اوسکے
خلاف حکم پایا اوس حکم سے دلمین انکار آگیا اوس انکار کا مزا چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص
نئی نئی باتین بدعتین نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جائیگا
اور روز قیامت کو روسیاہ اوٹھے گا پھر اوسپر عذاب ہوگا اور اوس سے کہا جاویگا کہ مزا چکھو

اون بدعتون کا کما قال اللہ تبارک وتعالی ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئی
انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ انعام مین کہ
جنھون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہوگئے کئی فرقے تجکو اونسے کام نہین اونکا کام
حوالہ اللہ کے پھر وہی جتاویگا اونکو جیسا کچھ کرتے تھے ف یعنے جن لوگون نے دین مین
کئی کئی راہین نکال لین اور جدے جدے فرقے متفرق ہوگئے پھر سمجھانے سے مانتے نہین اور
ایک راہ اللہ کی بتائی ہوئی رسول کے کہنے کے موافق سب ملکر نہین چلتے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تجھے اونسے کچھ کام نہین وہ تجھ سے الگ ہین وہ اللہ کے حوالہ ہین کہ اللہ تعالے اونکو عذاب کریگا

معلوم ہوتی ہے اوس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہے فرق اتنا ہی ہے کہ اس تقریر سے اصحاب کبار اور تابعین ابرار رہ کے نکالے ہوئے مسائل کو رواج اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہے اور کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ تاویل کرنا پڑتا ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نزاع لفظی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو دریافت کرے **الفصل الاول فی الاعتصام بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ** ترجمہ فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے مین اور بدعت سے بچنے مین **ف** یعنی اس فصل مین مجمل سنت کی خوبیون کا اور بدعت کی برائیون کا ذکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ آل عمران مین کہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپسمین دشمن پھر الفت دی تمھارے دلون مین اب ہوگئے اوسکے فضل سے بھائی **ف** یعنی یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اوسپر عمل کرو سب ملکر اور آپسمین پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے اور دوسرا اوسکے مقابلہ مین اپنی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا رویہ پھیلاوے اور جب نئی نئی راہین نکلین تو پھوٹ پڑے اور ایکا نہ رہے سو فرمایا کہ اس قرآن کو اللہ کی طرف سے رسی سمجھو کہ جیسے کوئی شخص کسی گڑھے مین پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر نکالتا ہے سو اللہ نے یہ قرآن اوتارا تم سب اسکو مضبوط پکڑو جیسے نکلنے والا رسی کو پکڑتا ہے اور جو رسی نہ پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہے یا سستی سے پکڑے تو گر پڑتا ہے سو تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتین نکال کر دین مین پھوٹ نہ ڈالو اور اہل سنت کی جماعت سے ٹوٹ نہ رہو اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل بھی یہی ہے کہ دین مین قرآن کو چھوڑ کر بدعتین اور نئی نئی باتین نکالنی اور نئی باتین نکالنے سے اور نئی رسمون کے رائج ہونے سے قرآن چھوٹتا ہے قال اللہ تبارک وتعالی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البینت واولئک لہم عذاب عظیم یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ ال عمران مین کہ اور مت ہوا اونکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہونچ چکے اونکو صاف حکم اور اونکے واسطے بڑا عذاب ہے جسدن سفید ہونگے بعضے مُنھ اور سیاہ ہونگے بعضے

ترجمہ کا ڈالا سو اوس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی بولی مین شروع کیا اور **تذکیر الاخوان بتقویۃ الایمان** اسکا نام رکھا اتمام کو پہونچانا اور قبول کرنا اوسکے اختیار ہی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم سننا چاہیے کہ جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ کسیکو کرتے دیکھا اور منع نکیا اور نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اصحابون مین رائج اور جاری ہوا اور کسی اصحاب معتبر نے اوسپر انکار نکیا اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت مین بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت مین بے انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چارون زمانون مین اوسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کی راہ سے اوسکو ثابت کیا بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی اور اوسکے کرنے مین ثواب جانا سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہی پھر خواہ وہ کام یا عقیدہ یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہ ہو مگر جو کام یا عقیدہ یا بات اون چارون زمانون مین تو رائج ہوا یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا اوسمین کوئی نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہی اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہی جسکو لوگ شرعی کام کی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہوکر کرین اور موجب ننگ و نام اور تعریف اور مدح کا جانین اگرچہ اوسمین ثواب نہ جانین اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا یا کسیکو کرتے دیکھا اور پسند کیا یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا وہ سنت ہی یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے انکار نکیا یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت مین داخل ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہی اور ایک بدعت سیئہ ہی بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نکلی قواعد شریعت کی روسی اور بدعت سیئہ وہ ہی جو شریعت کے قواعد کلیہ کی روسے بالخصوص اوسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا بلکہ ایک نوع کی برائی اوسمین پائی جاتی ہی سو اس تقریر مین اور اوس تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہی انجام دونون تقریرون کا ایک ہی ہی کہ جو چیز اس تقریر کی روسے بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی اوس پہلی تقریر کی روسی وہ ہی چیز سنت مین شامل ہوتی ہی پھر سنت کا لفظ چھوڑکر اصحابون کی اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدون کی بات کو بدعت کیون کہیے اور جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت سیئہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو کہ تونے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی اور اپنے حبیب
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور توحید خالص کی راہ لگایا اور
بدعت کے عقائد سے بچایا اور نبی اُمّی کو قرآن معجز دیکر ہماری ہدایت کے واسطے رسول بنایا
سوای مالک ہمارے اپنے اوس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج کہ اوسنے
خاص تیرے حکم کے بموجب لوگون کو شرک و بدعت سے روکا اور تیری سیدھی راہ پر چلایا اور
توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان مفصل بیان کین اور سنت پر عمل اور بدعت کے ترک کا تقید
کیا اور آل و اصحاب پر کہ اُنھون نے سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا بعد اسکے معلوم کیا چاہیے کہ
ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے شرک اور بدعت کی برائی کے بیان مین ایک رسالہ التقویۃ الایمان
نام لکھا اور اوسمین صرف آیتین اور حدیثین جمع کین اور اوسکے دو باب ٹھہرائے ایک باب مین
توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان ہندی زبان مین بیان کین اور دوسرے باب مین اتباع
سنت کی خوبیان اور بدعت کی برائیان اور تفصیل بعضے بدعات کی آیت اور حدیث سے ذکر کی
اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا مگر فرصت نپائی اور راہ خدا مین جان دی انا للہ وانا الیہ راجعون اب سن بارہ سو
پچاس ہجری مین اللہ تعالی نے اس خاکسار گنہگار محمد سلطان کے دل مین ارادہ اوسکے

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ کتاب مستطاب باعث تقویت نور ایمان المسمے بہ

تذکیر الاخوان

بقیۂ

تقویۃ الایمان

ترجمہ جناب قدوۂ ارباب ایمان محمد سلطانخان علیہ الرحمۃ والغفران

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مطبوع ہوئی

تونے اپنے فضل سے ہمکو شرک اور توحید کے معنی خوب سمجھائے اور لا الٰہ الا اللہ کا مضمون خوب تعلیم کیا اور مشرک لوگون مین سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا اسیطرح اپنے فضل سے بدعت وسنت کے معنی خوب سمجھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مضمون خوب تعلیم کر اور بدعتی بدمذہبون مین سے نکال کر سنی پاک متبع سنت کا کر آمین یارب العالمین فقط

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمام شد تقویۃ الایمان

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا مین نے کہتے تھے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی کہ کون زیادہ
بے ادب ہوگا اوس شخص سے کہ ارادہ کرے کہ پیدا کرے جیسے مین پیدا کرتا ہون سو بھلا ایک ذرہ یا
ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کرین ف یعنی تصویر بنانے والا پردے مین خدائی کا دعوی کرتا ہی کہ جو چیزین اللہ نے
بنائی ہین انکے مثل بنانے کا ارادہ کرتا ہی سو بڑا بے ادب ہی اور یہ اوسکا دعوی صریح جھوٹ ہی
کیونکہ ایک دانہ کے بنانے کا بھی مقدور نہین رکھتا محض نقل کاڑھتا ہی واخرج رزین عن انس
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلہا اللہ
تعالی انا محمد بن عبد اللہ عبدہ ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ رزین نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک مین نہین چاہتا
کہ بڑھا دو تم مجھکو زیادہ اوس مرتبہ سے کہ اللہ نے بخشا ہی مجکو سو مین تو وہی محمد ہون بیٹا عبد اللہ
کا کہ اللہ کا بندہ ہی ہون اور اوسکا رسول ف یعنی جیسے اور سردار اپنی تعریف مین مبالغہ کرنے سے
خوش ہوتے ہین سو پیغمبر اُنسے نہ تھے کیونکہ اور سردارون کو کچھ اون مبالغہ کرنیوالون کے
دین سے کچھ کام نہین ہوتا خواہ درست رہے خواہ بگڑ جاوے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تو اپنی امت کے بڑے مربی شفیق تھے اور اونپر بہت مہربان اور رات دن اونکو اپنی امت
کے دین ہی درست کرنے کی فکر تھی سو جب اونھون نے معلوم کیا کہ میری امت کے لوگ
مجھسے بڑی محبت رکھتے ہین اور بہت احسانمند اور یہ دستور ہی کہ جب کسیکو کسی سے بہت محبت ہوتی ہی
تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اوسکی تعریف مین حد سے بڑھ جاتا ہی اور جو کوئی پیغمبرون کی تعریف
مین حد سے بڑھیگا تو خدا ہی کی بے ادبی کریگا اور اس سے بالکل اوسکا دین برباد ہو جاویگا اور
پیغمبر کا اصل دشمن بنجاویگا سو اسی لیے فرمادیا کہ مجکو یہ مبالغہ خوش نہین آتا سو میرا نام محمد ہی
نہ اللہ نہ خالق نہ رازق اور سب آدمیون کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہون اور بندہ ہی ہونا
میرا فخر ہی مگر اور سب لوگون سے امتیاز مجکو یہی ہی اللہ کے احکام سے مین واقف ہون اور لوگ
غافل سو اونکو اللہ کا دین مجھی سے سیکھنا چاہیے سو ای مالک ہمارے اپنے ایسے پیغمبر رحیم وکریم پر ہزارون
درود اور سلام بھیج اور اونھون نے جیسا ہمسے جاہلون کو دین کے سکھانے مین حد سے زیادہ کوشش
کی سو تو بھی اوس کوشش کی قدردانی کر کہ ہم تو ایک عاجز بندے ہین محض بے مقدور اور جیسا

وسلم نے فرمایا کہ کیسا ہی یہ غالیچہ کہا مین نے کہ تمھارے لیے خریدا ہی مین نے کہ اوسپر بیٹھو اور اوسکا
تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ان تصویرون والے قیامت کے دن
عذاب مین پھینکے جاینگے اور کہا جائیگا اونکو کہ جان ڈالو اوس چیز مین کہ بنائی تمنے اور فرمایا کہ جس
گھر مین تصویر ہوتی ہی اوسمین فرشتے نہین آتے **ف** یعنے اکثر مشرک مورتون کو پوجتے ہین
سو اسلیے فرشتون کو تصویرون سے گھن آتی ہی اور پیغمبرون کو بھی اونسے نفرت ہی اور اونکے
بنانے والون پر عذاب ہوگا کہ بت پرستی کا سامان اکٹھا کرتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
یہ جو بعضے جاہل لوگ پیغمبر کی یا امامون کی یا اولیاؤن کی یا اپنے پیرون کی تصویرون کی تعظیم
کرتے ہین اور اپنے پاس برکت کے لیے رکھتے ہین سو محض گمراہ ہین اور شرک مین ڈوبے ہوئے اور
پیغمبر اور فرشتے اونسے بیزار ہین بلکہ سب تصویرون کو ناپاک سمجھ کر گھر سے دور کیجیے کہ پیغمبر بھی خوش ہون
اور فرشتے بھی اوس گھر مین آوین اور اونکے قدم سے گھر مین برکت پھیل جاوے اخرج البیہقی

عن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اشد الناس عذابا
یوم القیامۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او قتل احد والدیہ والمصورون وعالم لا ینتفع بعلمہ

ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے
نقل کیا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ سب لوگون سے بڑا
عذاب قیامت کے دن اوس شخص کو ہی کہ اوسنے کسی نبی کو مارا یا اوسکو کسی نبی نے مارا یا اوسنے
کسی اپنے ماں باپ کو مارا اور تصویر بنانے والون کو اور اوس عالم کو کہ اوسکو اوسکے علم سے
کچھ فائدہ نہوا **ف** یعنے تصویر بنانے والا بھی ان بڑے بڑے گناہگارون مین داخل ہی یہان
سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھا چاہیے کہ یزید اور شمر نے تو پیغمبر کو نہین مارا بلکہ پیغمبر کے نواسے
کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب تھا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر
کے قاتل کے ساتھ گنا ہی تو وہ یزید اور شمر سے بھی بدتر ہی اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال

سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن ذہب
یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے

بے ادب نکروے شیطان **ف** یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی
تعریف ہو سو ہی کرو اونمین بھی اختصار ہی کرو اوس میدان مین منھ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو
کہ کہین اللہ کی جناب مین بے ادبی نہو جاوے اب سننا چاہیے کہ سردار کی لفظ کے دو معنی ہین ایک
تو یہ کہ وہ خود مالک و مختار ہو اور کسیکا محکوم نہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو
یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہی ان معنون کر اوسکے سواے کوئی سردار نہین اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی
ہو مگر اور رعیتیون سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول اوسپر آوے اور اوسکی زبانی اورونکو
پہونچے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گانون کا زمیندار سو ان معنون کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہی اور ہر امام
اپنے وقت کے لوگون کا اور ہر مجتہد اپنے تابعون کا اور ہر بزرگ اپنے مریدون کا اور ہر عالم اپنے شاگردون
کا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہین اور پیچھے اپنے چھوٹون کو سکھاتے ہین سو اسیطرح
سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے جہان کے سردار ہین کہ اللہ کے نزدیک اونکا مرتبہ سب سے
بڑا ہی اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قایم ہین اور اللہ کی راہ سیکھنے مین سب اونکے محتاج ہین ان
معنون کر اونکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہین بلکہ ضرور یون ہی جاننا چاہیے اور اون
پہلے معنون سے ایک چیونٹی کا بھی سردار اونکو نجانیے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی مین بھی
تصرف نہین کر سکتے اخرج البخاری عن عائشۃ انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہ الکراہۃ قالت قلت یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لہم احیوا ما خلقکم وقال
ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری
نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ اونھون نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تھین پھر
جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر نہ گئے
سو پہچانی مین نے اونکے چہرے پر ناخوشی کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
توبہ کرتی ہون اللہ اور اللہ کے رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین
حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ کی طرح کہین مردود نہو جاؤ ولیکن افسوس کہ اونکی امت کے بے ادب لوگون
نے اونکا حکم نمانا اور آخر نصاریٰ کی سی باتین کہنے لگے کیونکہ نصاریٰ بھی حضرت عیسی کو یہی کہتے تھے کہ
اللہ اونکے بھیس مین ظاہر ہوا اور وہ ایک طرح سے انسان ہین اور ایک طرح سے خدا سو بعینہ یہی بات بعضون
نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین کہہ ڈالی چنانچہ کسی نے یون کہا ہی بیت فی الجملہ ہمین بود کہ می آمد
دمی رفت بہر قرن کہ دیدی ✤ در عاقبت آن شکل عرب وار برآمد ✤ دارائی جہان شد اور کسی نے یون کہا ہی
بیت تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل ✤ سلماء حدوث تو و لیلای قدم را ✤ تا مجمع امکان و وجوبت
ننوشتند ✤ مورد متعین نشد اطلاق اعم را ✤ بلکہ بعضے جھوٹے دغابازون نے اس بات کو خود پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف نسبت کیا ہی کہ اونھون نے خود فرمایا ہی انا احمد بلا میم اور اسیطرح ایک
بڑی سی عبارت عربی بناکر اور اوسمین ایسی ایسی خرافاتین جمع کرکر اوسکا نام خطبۃ الافتخار رکھا ہی اور
اوسکو حضرت مرتضی علیؓ کیطرف نسبت کیا ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم اللہ سارے جھوٹونکا منھ کالا
کرے اور جسطرح نصاریٰ کہتے ہین کہ سارے کاروبار اس جہان کے اور اوس جہان کے حضرت عیسیٰ کے
اختیار مین ہین اور جو کوئی اونکو مانے اور اونکی التجا کرے اوسکو کچھ بندگی کی حاجت نہین اور کچھ
گناہ اوسکو خلل نہین کرتا اور کچھ حرام وحلال کا اوسکے حقمین امتیاز کرنا ضرور نہین وہ خدا کا
سانڈ بنجاتا ہی جو چاہے سو کرے حضرت عیسیٰ آخرت مین اوسکو شفاعت سے بچا لینگے سو اسیطرح کا
عقیدہ جاہل مسلمانون کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین ہی بلکہ اونسے اوترکر امامون
کی اور اولیا کی بلکہ ہر ملا مشایخ کی جناب مین یہی عقیدہ رکھتے ہین اللہ ہدایت کرے اخرج ابوداؤد عن
مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقلت انت سیدنا فقال السید اللہ فقلنا افضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولکم او بعض
قولکم ولا یستجرینکم الشیاطین **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے
ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ گیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس پھر کہا ہمنے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی پھر کہا ہمنے کہ بڑے ہمارے ہو
بزرگی مین اور بڑے سخی ہو سو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہین

کیجیے اور جسکی قسم کھانی کا مشرکون مین دستور ہی اوسکی قسم کھانے سے ایمان مین خلل آتا ہی
اخرج ابوداؤد عن ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان یحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال کان فیہا عید
من اعیادہم قالوا لا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء
لنذر فی معصیۃ اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب النذور مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ثابت
نے نقل کیا کہ ایک شخص نے منت مانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کہ ذبح
کرے اونٹ ایک مقام مین کہ اوسکا نام بوانہ تھا پھر آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس اور خبر دی اونکو سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تھا اوسمین کوئی
تھان کفر کے وقت کا کہ پوجتے ہون لوگ کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تھا
اونکا لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا چاہیے ایسی
منت کہ اوسمین کچھ اللہ کا گناہ ہو وفاء یعنی اللہ کے سوائے کسی اور کی منت ماننی گناہ
ہی سو ایسی منت کو پوری کرنا نہ چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوائے
کسی اور کی منت نہ مانیے اور جو مانی ہو تو پورا نکیجیے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہی پھر اوسپر ہٹ
کرنا اور زیادہ گناہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوائے اور کسیکے نام پر جانور چڑھاتے
ہون یا پوجا کرتے ہون یا اور کسیطرح کا وہان جمع ہو کر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا
بھی جانور نہ لیجایئے اور کسیطرح اونمین نہ شریک ہوجیے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے کہ
اولسے مشابہت کرنی خود بری بات ہی اخرج احمد عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول
اللہ یسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ترجمہ مشکوۃ کے
باب عشرۃ النساء مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہاجرین و انصار مین بیٹھے تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اوسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سو اونکے اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو سجدہ کرتے ہین

چاہنے سے کچھ نہین ہوتا یا کوئی شخص کسے سے کہے کہ فلانے کے دل مین کیا ہی یا فلانے کی شادی
کب ہوگی یا فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اوسکے جواب
مین یہ نکلے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہی رسول کو کیا خبر
اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ کچھ دین کی بات مین کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے یا فلانی
بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہی کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے اپنے رسول کو بتادی
ہین اور سب بندون کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا حکم کردیا ہی اخرج الترمذی عن ابن عمر قال
سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک **ترجمہ**
مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ سنا
مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی سو
بیشک شرک کیا و اخرج مسلم عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہی
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا عبد الرحمن نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ نہ قسم کھایا کرو جھوٹے معبودون کی اور نہ باپ دادون کی اخرج الشیخان عن ابن عمرؓ
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان
حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہی کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
منع کرتا ہی تمکو باپ دادون کی قسم کھانے سے جسکو قسم کھانا ہو سو اللہ ہی کی قسم کھاوے
یا چپ رہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من حلف فقال فی حلفہ
باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہی کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی قسم کھایا چاہیے
پھر قسم کھا بیٹھے لات و عزیٰ کی تو چاہیے پھر کہے لا الہ الا اللہ **ف** یعنی عرب کے لوگ کفر کی حالت
مین بتون کی قسم کھاتے تھے سو جن مسلمانون کے منھ سے اوس عادت کے موافق قسم نکل جاوے تو
پھر لا الہ الا اللہ کہہ لیوین ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم کھاوے اور اگر منھ سے نکل جاوے تو توبہ

باب الاسامی مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے سب ناموں مین اچھا نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہی ف یعنی عبد اللہ کے معنی بندہ اللہ کا اور عبد الرحمن کے معنی بندہ رحمن کا سو اسی مین داخل ہی عبد القدوس عبد الخالق خدا بخش اللہ دیا اللہ داد غرض جس نام مین اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصًا اللہ کے اوسی نام کا ذکر ہو کہ اور کسیکو نہین بولتے اخرج ابو داؤد والنسائی عن شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد

الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ شریح نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے ساتھ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اون لوگون کو کہ کہتے ہین اوسکو ابو الحکم یعنے اصل قضیہ چکا دینے والا پھر فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ ہی ہی اصل قضیہ چکا دینے والا اور اوسی کا ہی حکم پھر تجکو کیون کہتے ہین ابو الحکم ف یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی کی شان مین ہی کہ آخرت مین ظہور کریگی کہ پہلے دین اور دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاوینگے اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہی اور اوسمین وہ پایا جاتا ہی وہ اور کسیکو نہ کہے جیسے بادشاہون کا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے کرڈالے معبود برحق داتا بے پرواہ ہی وعلی ہذا القیاس

اخرج فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہی کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط ف یعنے جو کہ اللہ کی شان ہی اور اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلا یون نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جائیگا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہی رسول کے

نقوۃ الایمان ۵۷

مخلوق کی کیا طاقت کہ اوسکی بڑائی کا بیان بھی کرسکے اور اوسکی عظمت کے میدان مین اپنا
خیال اور وہم بھی دوڑا سکے پھر کسی کام مین دخل کرنے کی اور اوسکی سلطنت مین ہاتھ ڈالنی کی
تو کسکو قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور امیر مشیر کے ایک آن مین
کرورون کام کرتا رہتا ہی وہ کسکے روبرو سفارش کرے اور کسکا یہ منھ کہ اوسکے سامنے کسی کام کا
مختار بن کے بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع
دربار مین یہ حالت ہی کہ ایک گنوار کے منھ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بیحواس ہوگئے
اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہی بیان کرنے لگے پھر کیا کہیے ان لوگون کو کہ اوس
مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتین کرتے
ہین کوئی کہتا ہی کہ مین نے اپنے رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہی مین اپنے رب سے دو برس بڑا
ہون اور کوئی کہتا ہی کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوائے کسی اور صورت مین ظاہر ہو تو ہرگز اوسکو نہ دیکھون
اور کسی نے یہ بیت کہی ہی **بیت** دل از مہر محمد ریش دارم ٭ رقابت باخدائے خویش دارم ٭ اور کسی نے
یون کہا ہی **مصرع** باخدا دیوانہ باش با محمد ہوشیار ٭ اور کوئی حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حقیقت الوہیت سے افضل بتاتا ہی اللہ پناہ مین رکھے ایسی ایسی باتون سے کیا اچھی بیت کہی ہی
کسی شاعر نے بیت از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم گشت از فضل رب ٭ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین ایک ختم مشہور ہی کہ اوسمین یون پڑھتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ کہا چاہیے ہان اگر یون کہے کہ یا اللہ کچھ
دے شیخ عبد القادر کے واسطے تو بجا ہی غرضکہ ایسا لفظ منھ سے نہ بولے جس سے کچھ بو شرک کی یا
بے ادبی کی آوے کہ اوسکی بہت بڑی شان ہی اور وہ بڑا بے پرواہ بادشاہ ہی ایک نکتہ مین پکڑ
لینا اور ایک نکتہ مین نواز دینا اوسی کا کام ہی اور یہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی
کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے کہ معما اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ ہین کچھ اللہ
کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہین کرتا اور جگت نہین
بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان احب اسمائکم عبد اللہ وعبد الرحمن **ترجمہ مشکوۃ**

اعرابی فقال جهدت الانفس وجاع العیال وهلکت اموال فاستسق اللہ لنا فانا نستشفع بک علی اللہ
ونستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف
ذلک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلک ویحک
اتدری ما اللہ ان عرشہ علی سمواتہ لھکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل بالراکب

ترجمہ مشکوۃ کے باب بدو الخلق مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ جبیر نے نقل کیا کہ آیا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین پڑگئین جانین اور بھوکے
مرتے ہین کنبے اور مرگئے مواشی سو منھ مانگو اللہ سے ہمارے لیے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری
اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے پاس سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نرالا ہی اللہ
نرالا ہی اللہ سو اللہ کی پاکی یہانتک بولتے رہے کہ اوسکا اثر اونکے یارون کے چہرون مین معلوم
ہونے لگا پھر فرمایا کہ کیا بیوقوف ہی تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے اللہ کی شان بہت
بڑی ہی اس سے کیا بیوقوف ہی تو جانتا ہی تو کیا چیز ہی اللہ بیشک تخت اوسکا اوسکے آسمانون پر
اسیطرح سے ہی اور بتلایا اپنی انگلیون سے کہ قبہ کی طرح اور بیشک وہ چرچر بولتا ہی اس سے
جیسا چرچر بولے پالان اونٹ کا سوار کے بوجھ سے **ف** یعنی ملک عرب مین قحط پڑا تھا
سو ایک گنوار نے آکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو اوسکی سختی بیان کی اور دعا کی طلب
کی اور یہ کہا کہ تمھاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمھارے پاس سو یہ بات
سنکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوف اور دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اونکے
منھ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگون کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے پھر اوس
شخص کو سمجھایا کہ کسی کو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہرائیے تو یون ہوتا ہی کہ اصل کاروبار اوسکے
اختیار مین ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ کردے سو جب یہ کہا کہ اللہ کو سفارشی
پیغمبر کے پاس ہمنے ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط
ہی اللہ کی شان بہت بڑی ہی کہ سب انبیا اور اولیا اوسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر
ہین کہ سارے آسمان وزمین کو عرش اوسکا قبہ کیطرح گھیر رہا ہی اور باوجود اس بڑائی
کے اوس شاہنشاہ کی عظمت نہین تھام سکتا بلکہ اوسکی عظمت سے چرچر بولتا ہی سو کسی

مبارک ہی اور یہ نامبارک سو یہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ جو گھر شیر وہان اور جو گھوڑا ستارہ پیشانی
اور عورت کلجبھی ہو تو نامبارک ہوتی ہی اور اسکی کچھ سند نہین بلکہ مسلمان لوگون کو یون
چاہیے کہ ان باتون کا کچھ خیال نکرین اور جب نیا مکان لیوین یا گھوڑا ہاتھ لگے یا بیاہ کرین
یا لونڈی مول لیوین تو اللہ سے اوسکی بھلائی مانگین اور اوسی سے اوسکی برائی سے پناہ
چاہین اور باقی اور چیزون مین اس قسم کے خیالات نہ دوڑاوین کہ فلانا کام مجھے راست آیا اور
فلانا نہ آیا اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا عدوی
ولا ہامۃ ولا صفر ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کسیکا کسیکو مرض لگے اور نہ کسی مردہ کی
کھوپری مین سے الو نکلے اور صفر بھی کچھ نہین ف یعنی عرب کے جاہلون مین یہ بھی مشہور تھا کہ جسکو
ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کھاتا چلا جاوے اور پیٹ نہ بھرے جسکو حکیم جوع الکلب کہتے ہین
سو اوسکے پیٹ مین کوئی بھوت یا بلا گھس جاتی ہی کہ وہی کھاتی چلی جاتی ہی اوسکو صفر کہتے تھے سو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی کچھ بھوت بلا نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ
جو لوگ بعضے مرضون کے ساتھ کچھ بلا خیال کرتے ہین اور اوسیکو مانتے ہین جیسے سیتلا اور مسانی اور براہی
سو یہ سب غلط ہی اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ مہینہ صفر کا نامبارک ہی اسمین کوئی کام نکیا چاہیے سو یہ
بھی غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہین انمین کچھ بلائین اوترتی ہین اور اسی
پر اون دنون کا نام تیرہ تیزی رکھنا کہ انکی تیزی سے کچھ کام بگڑ جاتا ہی اور اسیطرح کسی مہینے کو یا تاریخ
کو یا دن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمین ہین اخرج ابن ماجۃ عن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اخذ بیدہ مجذوم فوضعہا معہ وضع فی القصعۃ فقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ ترجمہ مشکوۃ
کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی مین رکھ دیا پھر فرمایا کہ کھا اللہ پر اعتماد کرکے اور
اوسپر بھروسا کرکے ف یعنی ہمکو اللہ پر اعتماد ہی اور اوسی پر بھروسا جسکو چاہے بیمار کردے
جسکو چاہے تندرست ہم کسی بیمار کے ساتھ کھانے سے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا
نہین مانتے اخرج ابو داؤد عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قبیصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شگون لینے کے لیے جانور اڑانے اور فال نکالنے کے لیے
کچھ ڈالنا اور کسی طرح کا شگون لینا کفر کی رسمون سے ہی اخرج ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود
عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک

ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن مسعود
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شگون لینا شرک ہی شگون
لینا شرک ہی شگون لینا شرک ہی **ف** یعنی عرب کے لوگون مین شگون لینے کا بہت رواج
تھا اور اوسکا بڑا اعتقاد تھا اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی کئی بار فرمایا کہ یہ شرک
کی بات ہی تاکہ لوگ اس عادت کو چھوڑدین اخرج ابوداؤد عن سعد بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا ہامۃ ولا صدی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شئی ففی الدار
والفرس والمراۃ

ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا
کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی ہامہ اور
نہ کسی کا کسیکو مرض لگتا ہی اور نہ کسی چیز مین نامبارکی ہی اور جو ہو کچھ نامبارکی کسی چیز مین
تو گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین ہی **ف** یعنے عرب کے جاہلون مین مشہور تھا کہ جو کوئی
مارا جاوے اور اوسکا کوئی بدلہ نہ لیوے تو اوسکے سر کی کھوپری مین سے ایک الو نکل کر فریاد کرتا
پھرتا ہی اور اوسکو ہامہ کہتے تھے سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی اس سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہے کہ آدمی مرکر کسی جانور کی صورت مین بن آتا ہی سو وہ جھوٹا ہی اور یہ بھی
اونھین مین مشہور تھا کہ بعضے مرض جیسے خارش یا جذام ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہی سو فرمایا کہ
یہ بھی غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین دستور ہی کہ جس لڑکے کو چیچک نکلے اوس سے پرہیز
کرتے ہین اور اوراڑ کون کو اوسکے پاس نہین جانے دیتے کہ کہین اوسکے بھی نہ نکل آوے یہ کفر کی رسم ہی اسکو
نہ ماننا چاہیے اور یہ بھی اونھین مین مشہور تھا کہ فلانا کام فلانے کو نامبارک ہوا اور اوسکو راست نہ آیا سو
فرمایا کہ یہ بھی غلط ہی اور اگر کچھ اسبات کا اثر ہی تو تین ہی چیزون مین ہی یعنی گھر اور گھوڑا اور عورت اس سے
معلوم ہوا کہ یہ چیزین کبھی نامبارک بھی ہوتی ہین مگر اوسکے معلوم کر لینے کی راہ نہین بتائی کہ کیونکر جان لیجیے کہ یہ

بغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر ترجمہ مشکوۃ
کے باب الکہانت مین لکھا ہی کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے سیکھی کوئی بات علوم نجوم کی سوائے اوسکے کہ بیان کی ہی اللہ
نے تو سیکھی اوسنے ایک راہ جادو کی نجومی کاہن ہی اور کاہن جادوگر ہی اور جادوگر کافر ہی ف یعنی
اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین ستارون کا بھی مذکور کیا ہی کہ اونمین اللہ کی قدرت معلوم
ہوتی ہی اور اوسکی حکمت اور اونسے آسمانون کی خوبصورتی ہی اور شیطان کو اونھین سے مار مار
کر بھگاتے ہین یہ بات نہین ذکر کی کہ کچھ جہان کے کارخانہ مین اونکو دخل ہی اور دنیا مین بھلائی
برائی اونکی تاثیر سے ہوتی ہی سو جو کوئی وہ پہلی بات چھوڑکر اس دوسری بات کی تحقیق کے
پیچھے پڑے اور اوس سے معلوم کرکر غیب کی باتین بتایا کرے سو جیسا برہمن جنون سے
پوچھ پوچھ کر غیب کی باتین بتلاتا ہی کہ جسکو عربی زبان مین کاہن کہتے ہین یہ بھی اوسیطرح
سے نجوم سے معلوم کرکر غیب کی باتین بتلاتا ہی تو گویا نجومی اور کاہن کی ایک ہی راہ ہی اور
کاہن تو جادوگرون کی طرح جنون سے دوستی کرتا ہی اور اونسے دوستی اسیطرح پیدا ہوتی
ہی کہ اونکو مانیے اور پکارلیے اور بھوگ دیجیے سو یہ کفر کی بات ہی سو نجومی اور کاہن اور ساحر کفر
کی راہین چلتے ہین اخرج مسلم عن حفصۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شئی لا تقبل صلوتہ اربعین یوما ترجمہ
مشکوۃ کے باب الکہانت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جاوے کسی جنرین بتلانے والے پاس پھر پوچھے اوس
سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن ف یعنی جو کوئی غیب کی باتین بتانے
کا دعوے رکھتا ہی اوس پاس جو کوئی جاکر پوچھے تو اوسکی عبادت چالیس دن تک مقبول
نہین ہوتی کیونکہ اوسنے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتون کا نور کھو دیتا ہی اور
نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور
استخارہ کا دعوی کرنے والے اسمین داخل ہین اخرج ابو داؤد عن قبیصۃ ان النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت ترجمہ

نکھاوے اور شاہ عبد الحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہی اور اوسکو اس احتیاط سے بنائیے اور حقہ پینے والے کو
نہ دیجیے اور شاہ راز کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہی اور بو علی قلندر کی سہ منی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی
اور بیاہ مین فلانی فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسی
کی شادی مین آپ بیٹھیے نہ اچار ڈالیے اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور فلانے لال سوسی نہ پہنین
سو سب جھوٹے ہین اور شرک مین گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان مین اپنا دخل کرتے ہین کہ ایک
شرع اپنی جدی قائم کرتے ہین اخرج الشیخان عن زید بن خالد الجہنی قال صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صلواۃ الصبح بالحدیبیۃ علے اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس
فقال ہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر
بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مومن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا
بنو وکذا وکذا فذلک کافر بی ومومن بالکواکب **ترجمہ** اور مشکوۃ کے باب الکہانت مین لکھا
ہی کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ زید بن خالد نے نقل کیا کہ نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نماز فجر کی حدیبیہ مین پیچھے منھ کے کہ رات کو برسا تھا پھر جب پڑھ کے بیٹھے منھ کیا لوگون
کی طرف پھر فرمایا کہ جانتے ہو تم کیا فرمایا تمھارے رب نے لوگون نے کہا کہ اللہ ورسول ہی خوب
جانتا ہی کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو ہو گئے بعضے بندے میرے مومن اور بعضے کافر سو جسنے کہا کہ ہمکو منھ ملا
اللہ کے فضل سے اور اوسکی رحمت سے سو وہ مجھپر یقین لایا اور ستارون کا منکر ہوا اور جسنے
کہا ہمکو منھ ملا فلانے فلانے نچھتر سے سو وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا **ف** یعنی
جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارون کی تاثیر سے سمجھتا ہی سو اوسکو اللہ صاحب اپنے منکرون
مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنے والون مین شمار کرتا ہی اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ
اللہ کی طرف سے سمجھتا ہی سو اوسکو اللہ بھی اپنے مقبول بندون مین گن لیتا ہی اور
ستارہ پرستون سے نکال لیتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا
اور اچھی بری تاریخ اورون کا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتین
ہین کہ سب نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا ستارہ پرستون کا کام ہی اخرج رزین
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم

اور بعضے جانورون پر لادنے سے اور سواری سے منع کرتے ہین کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہی اسکا ادب کیا جاتا ہے
اور بعضے جانورون کو اللہ کے نام کا نہین ٹھہراتے بلکہ اور کسی کے نام کا بتاتے ہین اور پھر یون سمجھتے ہین کہ
ان باتونسے اللہ خوش ہوتا ہی اور مرادین دیتا ہی سو یہ سب جھوٹ ہی اسکی سزا پاوینگے وقال اللہ تعالی ما جعل
اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب واکثرہم لا یعقلون
ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین نہین ٹھہرایا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ
وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ باندھتے ہین اللہ پر جھوٹ اور اکثر وہ سمجھ نہین رکھتے **ف** یعنی جو جانور
کسیکے نام کا ٹھہرا لیتے تھے اوسکا کان پھاڑ دیتے تھے اوسکو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈ کرتے تھے اوسکو
سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچہ اگر نر ہووے تو ہم اوسی کی نیاز کرینگے پھر
جو اکھٹا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے کہ مادہ کے ساتھ ملکر وہ بھی نیاز نہ ٹھہرا اوس مادہ کو وصیلہ
کہتے تھے اور جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اوسپر لادنا اور ذبح کرنا موقوف کر دیتے اوسکو حامی
کہتے تھے سو فرمایا کہ یہ سب باتین اللہ نے نہین فرمائین یہ اونھون نے اپنی بیوقوفی سے رسمین باندھ لین ہین
اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسی کے نام کا ٹھہرا رکھنا اور کچھ اوسکا نشان اوسپر لگا دینا اور یہ معین کرنا کہ
فلانے کے نیاز کی گائے ہی ہوتی ہی اور فلانے کی بکری اور فلانے کی مرغی یہ سب رسمین بیوقوفی کی ہین اور خلاف
اللہ کے حکم کے وقال اللہ تعالی ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال وہذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نحل مین کہ نہ کہو
جھوٹی باتین کہ بیان کرتی ہین تمھاری زبانین کہ یہ کیا چاہیے اور یہ کیا چاہیے کہ باندھتے ہو اللہ پر جھوٹ
بیشک جو لوگ باندھتے ہین اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہین پاتے **ف** یعنی اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹھہرا لو کہ
فلانا کام کیجیے اور فلانا کام نہ کیجیے کہ کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہی سو اسمین اللہ پر جھوٹ
باندھنا ہی اور یہ خیال باندھنا کہ فلانے کام کو یون کیجیے تو مرادین ملتی ہین اور نہین تو کچھ خلل ہو جاتا ہی
سو یہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے سے کبھی مراد نہین ملتی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو
لوگ کہتے ہین کہ محرم کے مہینے مین پان نہ کھایا چاہیے لال کپڑا نہ پہنیے حضرت بی بی کی صحنک مردہ
نکھاوین اور جب اونکی نیاز کیجیے تو اوسمین بالضرور فلانی فلانی ترکاریان ہون اور مسی اور منھدی ہو
اور اوسکو نوندی نکھاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہی وہ بھی نکھاوے اور جو بیچ قوم مین ہو یا بدکار ہو وہ بھی

ف یعنی اول بھی انسان کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور اوسی نے جورو بھی دی اور خاوند جورو
مین الفت دی اور جب اولاد کی امید ہوتی ہی تو اوسیکو پکارتے ہین اور وعدہ کرتے ہین جو اولاد
اچھی بچھی ہووے تو اللہ کا بہت حق مانین پھر جب وہ اولاد بخشتا ہی تو اورون کو ماننے لگتے
ہین اور اونکی نذر و نیاز ین کرتے ہین کوئی کسی کی قبر پر لیجاتا ہی کوئی کسیکے تھان پر کوئی کسی کی
چوٹی رکھتا ہی کوئی کسی کی بدھی پہناتا ہی کوئی کسی کی بیڑی ڈالتا ہی کوئی کسی کا فقیر بناتا ہی کوئی
نام رکھتا ہی نبی بخش کوئی علی بخش کوئی امام بخش کوئی پیر بخش کوئی سیتلا بخش کوئی گنگا بخش سو
اللہ تو کچھ اونکی نذر و نیاز کی پرواہ نہین رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہی مگر وہ آپ ہی مردود
ہو جاتے ہین وقال اللہ تعالی وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ
بزعمھم وھذا لشرکائنا فما کان لشرکائھم فلا یصل الی اللہ وما کان للہ فھو یصل الی شرکائھم
ساء ما یحکمون **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام مین کہ لوگ ٹھہراتے
ہین اللہ کا اوس چیز مین سے کہ اوسنے پیدا کیا ہی کھیتی اور مواشی سے ایک حصہ سو کہتے
ہین اپنے خیال مین کہ یہ اللہ کا ہی اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو ٹھہرایا اون شریکون کا وہ نہ ملجاوے
اللہ کیطرف اور جو ٹھہرایا اللہ کا وہ ملجاوے اور شریکون کی طرف بہت برا حکم کرتے ہین **ف**
یعنی سب کھیتی اور مواشی اللہ نے پیدا کیے ہین اور کسی نے نہین کیے پھر اوسمین سے جسطرح اُسکی
نیاز نکالتے ہین اوسیطرح اورون کی بھی نیاز کرتے ہین بلکہ اورونکی نیاز کی جتنی احتیاط
اور ادب کرتے ہین اوسکی اتنی نہین کرتے وقال اللہ تعالے وقالوا ھذہ انعام وحرث
حجر لا یطعمھا الا من نشاء بزعمھم وانعام حرمت ظھورھا وانعام لا یذکرون اسم اللہ علیھا
افتراء علیہ سیجزیھم بما کانوا یفترون **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام
مین کہ کہتے ہین یہ مواشی اور کھیتی اچھوتی ہی کہ نکھاوے اوسکو مگر وہی کہ چاہین ہم
اوسکو محض اپنے خیال سے اور بعضے مواشی ہین کہ منع ہی سواری اوسکی اور بعضے
ہین کہ نہین مذکور کرتے اللہ کا نام اوسپر یہ سب جھوٹ باندھا ہی اللہ پر سو وہ سزا
دیویگا اونکو بدلے جھوٹ باندھنے کے **ف** یعنی لوگ محض اپنے خیال
سے ٹھہرا لیتے ہین کہ فلانی چیز اچھوتی ہی اوسکو فلانا کھاوے اور فلانا نہ کھاوے

چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکے گلے مین نارڈالنا ماتھے پر بندی لگانی منہ پر سہرا باندھنا منہ کے اندر
پیسا رکھنا غرضکہ جو کچھ کہ کسی جانور پر نشان کر دیجیے اس بات کا کہ فلانے کی نیاز ہی وہ سب
اسمین داخل ہی اور یہ بھی شیطان نے کہا ہی کہ اونکو مین سکھاؤنگا کہ اللہ کی صورت بنائی
ہوئی بدلینگے یعنی جیسی اللہ نے ہر آدمی کی صورت بنادی ہی اوسکو بدل دالینگے کوئی کسیکی
نام کی چوٹی رکھیگا کوئی کسیکے نام پر ناک کان چھید یگا کوئی ڈاڑھی منڈا کر خوب صورتی
دکھاویگا کوئی چار ابرو کی صفائی دیکر فقیری جتاویگا یہ سب شیطان کے وسواس ہین اور اللہ و
رسول کے خلاف سو جنے اللہ سے کریم کو چھوڑ کر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح غبن
کھایا کیونکہ شیطان اول تو دشمن دوسرے سوائے وسواس ڈالنے کے کچھ قدرت بھی نہین رکھتا سو وہ
یہی کرتا ہی کہ کچھ وعدہ جھوٹا کر دیتا ہی کہ فلانے کو مانوگے تو یہ ہوگا اور فلانیکو مانوگے تو یون ہوگا اور دور دور کی
آرزوئین جتاتا ہی کہ اتنے روپیے ہووین تو ایسا باغ بنے اور محل تیار ہو سو وہ تو ہاتھ نہین لگتے سو آدمی
گھبرا کر اللہ کی راہ بھول جاتا ہی اور اونکی طرف دوڑنے لگتا ہی اور ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر مین لکھ
دیا ہی یہ کسیکے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسواس ہی اور اوسکی دغابازی
اور آخر انجام ان باتونکا یہی ہی کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہی اور شرک مین گرفتار ہو جاتا ہی اور
اصل دوزخی بنجاتا ہی اور ایسا شیطان کے جال مین پھنس جاتا ہی کہ بہتیرا ہی چاہے کہ
چھوٹے ہرگز نہین چھوٹ سکتا وقال اللہ تعالی ہو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل
منہا زوجہا لیسکن الیہا فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما
لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما اتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتاہما فتعالی اللہ
عما یشرکون ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نے یعنی سورہ اعراف مین کہ اللہ وہ ہی کہ جس
نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اوسی سے جوڑا اوسکا کہ چین پاوے اوس سے پھر
جب اوسنے ڈھانپ لیا اوسکو پیٹ رہگیا اوسکو ہلکا سا پھر گذر گئی اوسیطرح پھر جب
بوجھل ہوئی تو دونون پکارنے لگے اپنے مالک اللہ کو کہ جو بخشدے تو ہمکو اچھا بچہ تو بیشک
ہووین ہم حق ماننے والے پھر جب اوسنے دیا اونکو اچھا بچہ ٹھہرانے لگے اوسکے شریک اوسی
چیز مین کہ اوسنے دیا اونکو سو بہت دور ہی اللہ اونکے شریک بتانے سے

کی برائی کے بیان مین **ف** یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا مذکور ہی کہ جس سے یہ بات
ثابت ہوتی ہی کہ آدمی اپنے دنیا کے کامون مین جیسا معاملہ اللہ سے رکھتا ہی کہ اوسکی تعظیم طرح طرح سے
کرتا رہتا ہی ویسا ہی معاملہ اور کسی سے نکرے قال اللہ تبارک وتعالی ان یدعون من دونہ الا اناثا
وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنھم
ولامنینھم ولآمرنھم فلیبتکن آذان الانعام ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا
من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا یعدہم ومنیھم ومایعدہم الشیطان الا غرورا اولئک ماوٰیھم
جھنم ولایجدون عنھا محیصا **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نسا مین کہ نہین پکارتے
ورے اللہ کے مگر عورتون کو اور نہین پکارتے ہین مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اوسکو اللہ
نے اور اوسنے کہا کہ بیشک مین الگ نکال لونگا تیرے بندون مین سے ایک حصہ اور بیشک بے راہ کرونگا
اونکو اور خیالات مین ڈالونگا اونکو سو کاٹینگے جانورون کے کان اور بیشک سوکھاؤنگا مین اونکو
سو بدل ڈالینگے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جسنے ٹھہرایا شیطانکو حمایتی اللہ کو چھوڑکر سو بیشک
صریح ٹوٹے مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہی اونکو اور خیالات مین ڈالتا ہی اونکو اور وعدہ جو دیتا ہی اونکو شیطان
سو محض دغا ہی اون لوگونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور نپاوینگے اوس سے چھٹکارا **ف** یعنی اللہ کے
سوائے جو اور لوگون کو پکارتے ہین سو اپنے خیال مین عورتونکا تصور باندھتے ہین پھر کوئی حضرت
بی بی کا نام ٹھہرا لیتا ہی کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا
اور مسانی وکالی غرضکہ ایسے ہی خیالات باندھتے ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہی
نہ کوئی مرد محض اپنا خیال ہی اور شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھکر بولتا ہی اور کبھی
کوئی کرشمہ دکھا دیتا ہی سو وہ شیطان ہی سو سب اونکی نذر ونیاز یں اوسی کو پہونچتی ہین سو اپنے
خیال مین تو عورتون کو دیتے ہین اور حقیقت مین شیطان لے لیتا ہی اور اونکو اوس سے کچھ فائدہ
نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ ہوا ہی سو اوس سے دین کا تو کیا
فائدہ ہوتا ہی اور انسان کا دشمن اونکا کب بھلا چاہے بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہی کہ بہت
سارے تیرے بندون کو اپنا بندہ بناؤنگا اور اونکو گمراہ کرونگا کہ اپنے خیالات کو مانینگے
اور جانور میرے نام کے ٹھہراوینگے اور اونپر میری نیاز کا نشان کرینگے جیسے جانور کا کان

بھیس بدل کر آویگا اون پاس شیطان سو کہیگا کیا تمکو کچھ شرم نہین آتی سو کہینگے
تو کیا بتاتا ہی ہمکو سو تاویگا اونکو پوجنا تھا نون گا اور اونکی اوسمین چلی آویگی ر وزی اچھی
طرح گذریگی زندگی **ف** یعنی آخر زمانہ مین ایمان دار لوگ مرجاوینگے اور محض بیوقوف
لوگ رہ جاوینگے کہ رات دن پرائے مال کھا جانے کی فکر مین ہین نہ بھلا سمجھین نہ برا پھر
شیطان بتاویگا کہ محض بے دین ہوجانا بڑی شرم کی بات ہی سو دین کا شوق ہوگا مگر اللہ
ورسول کے کلام پر نہ چلینگے بلکہ اپنی عقل سے دین کی راہین نکالینگے سو شرک مین پھنساوینگے
اور اوس حالت مین بھی اونکو روزی کی کشایش اور زندگی کا آرام ملے جاویگا وہ اس
سبب سے اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم اونکو مانتے ہین وون وون مرادین
ملتی ہین سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیے کہ بعضے وقت بندہ شرک مین پڑا ہوتا ہی اور اوسکے غیر سے
مرادین مانگتا ہی اور اللہ اوسکے بھلانے کو اوسکی مرادین پوری کرتا ہی اور وہ یون سمجھتا ہی کہ مین
سیدھی راہ پر ہون سو مراد ملنے نہ ملنے کا کچھ اعتبار نہ کیجیے اور سچا دین توحید کا اسلیے نہ چھوڑ دیجیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہون مین ڈوب جاوے اور محض بیحیا
ہی بجاوے اور پرایا مال کھا جانے مین کچھ قصور نکرے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نکرے
مگر توبھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوائے اور کسیکو ماننے سے بہتر ہی کیونکہ شیطان وہ
باتین چھوڑا کر یہ بات سکھاتا ہی **واخرج الشیخان** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ **ترجمہ مشکوۃ**
کے باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکھا ہی کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا
ابوہریرہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین آویگی قیامت یہانتک کہ ہلین سرین دوس کی
عورتون کے گرد ذی خلصۃ کے **ف** یعنی دوس نام ہی عرب کی ایک قوم کا اونمین ایک بت تھا اوسکا
نام ذی خلصہ تھا وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین برباد ہوگیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے
نزدیک اوسکو پھر لوگ ماننے لگینگے اور عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی سو اونکے سرین ہلتے آپ کو نظر آئے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوائے اور کسیکا طواف کرنا شرک کی بات ہی اور کافرونکی رسم ہی یہ ہرگز کیا
چاہیے **الفصل الخامس** فی ذکر الاشتراک فی العادات **ترجمہ** فصل پانچوین اشتراک فی العادات

مقرر ہوگا جبتک اللہ چاہیگا پھر اللہ آپ ہی ایک ایسی باد بھیجیگا کہ سب اچھے بندے کہ جنکے
دلمین تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا مرجاوینگے اور وہی لوگ رہجاوینگے کہ جنمین کچھ بھلائی نہیں
یعنی نہ اللہ کی تعظیم نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادون کی رسمون کی سند پکڑنے
لگینگے سو اسیطرح سے شرک مین پڑجاوینگے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گدرے
ہین جو کوئی اونکی راہ و رسم کی سند پکڑے آپ ہی مشرک ہوجاوے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ آخر زمانہ مین قدیم شرک بھی رائج ہوگا سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے موافق ہوا یعنے
جیسا مسلمان اپنے نبی و ولی امام و شہیدون کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہین اسیطرح قدیم شرک
بھی پھیل رہا ہے اور کافرون کے بتون کو بھی مانتے ہین اور اونکی رسمون پر چلتے ہین جیسا برہمن سے پوچھنا شگون
لینا ساعت ماننا ستلا مسانی پوجنا ہنومان لونا چماری کلوا بیر کی دوہائی دینی ہولی دوالی کا تہوار کرنا
نوروز مہرجان کی خوشی کرنی قمر دعقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ سب رسمین ہنود و مجوس کی ہین کہ
مسلمانون مین رواج پاگئی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانون مین شرک کی راہ اسیطرح کھلے گی
کہ قرآن و حدیث چھوڑکر باپ دادون کی رسمون کے پیچھے پڑینگے اخرج مسلم عن عبداللہ بن عمرو ۴۵
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج الدجال فیبعث اللہ عیسے بن مریم فیطلبہ فیھلکہ
ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من
ایمان الا قبضتہ فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا
فیتمثل لھم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فما ذا تامرون فیامرھم بعبادۃ الاوثان
وھم فی ذلک دار رزقھم حسن عیشھم ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی
شرار الناس مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمرو نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے بیٹے مریم کو سو وہ
ڈھونڈیگا اور سکو پھر تباہ کردیگا اوسکو پھر بھیجیگا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف
سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اوسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی
اوسکو پھر باقی رہجاوینگے بڑے بڑے لوگ بیوقوفی مین جیسے جانور پرندہ اور چھار
کھانے کی فکر مین نہ اچھی سمجھتے ہین کسی اچھی بات کو نہ بری سمجھتے ہین کسی بری بات کو

اور مشرکون کے کہ جیسے ہندو یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم پرست ہین یعنی مورتون کو مانتے ہین سو
دونون مشرک ہین الدسے پھرے ہوئے رسول کے دشمن اخرج مسلم عن ابی الطفیل ان علیا رضی اللہ عنہ
اخرج صحیفۃ فیہا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الصید والذبائح مین لکھا ہی کہ مسلم
نے ذکر کیا کہ ابو الطفیل نے نقل کیا کہ حضرت علی نے ایک کتاب نکالی کہ اوسمین یون لکھا تھا کہ لعنت
کری اللہ نے اوس شخص کو کہ ذبح کرے واسطے غیر اللہ کے ف یعنی جو کوئی کہ اللہ کے سواے کسی اور کے
نام کا کوئی جانور کرے سو وہ ملعون ہی حضرت علی نے ایک کتاب مین کئی حدیثین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی لکھ رکھی تھین سو اونھین مین کی یہ بھی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکے نام پر جانور
کرنا یہ بھی اونھین کامون مین سے ہی کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہین اوسی کے نام
پر کرنا چاہیے اور کسی کے نام پر کرنا شرک ہی اخرج مسلم عن عائشہ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ انی کنت
لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون
ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی
قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم ترجمہ
مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا
حضرت عائشہؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین تمام ہونگے
رات اور دن یعنی قیامت نہ آویگی یہان تک کہ پوجین لات وعزیٰ کو سو کہا مین نے یا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک مین جانتی تھی جب اوتاری تھی اللہ نے یہ آیت ہو الذی
ارسل رسولہ بالہدیٰ الخ کہ بیشک یون ہی رہیگا آخر تک فرمایا کہ بیشک ہوگا اسیطرح جبتک چاہیگا
اللہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دل مین ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر
ایمان سو رہجاوینگے وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوینگے اپنے باپ دادون کے دین
شرک یعنی اللہ صاحب نے فرمایا ہی سورہ برات مین کہ اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا ہی ہدایت اور
سچا دین دیکر کہ اوسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ مشرک لوگ بہتیرا ہی برا مانین سو حضرت عائشہ
نے اس آیت سے سمجھا کہ اس سچے دین کا زور قیامت تک رہیگا سو حضرت نے فرمایا کہ اوسکا زور تو

خبر دینے والا ہی پھر جو کسی کی بات اوسکی خبر کے موافق ہو تو مانیے اور جو موافق نہو تو نہ مانیے اخرج الترمذی
عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوء
مقعدہ من النار ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ
نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے
رہین لوگ اوسکے روبرو سو ٹھہرا لیوے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین ف یعنے جو شخص چاہے کہ اوسکے
روبرو لوگ ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ بولین نہ ادھر اودھر دیکھین
بلکہ تصویر کی طرح بنجائین سو وہ شخص دوزخی ہی کیونکہ وہ شخص خدائی کا دعوی رکھتا ہی جو تعظیم کہ اللہ
کی خاص ہی کہ اوسکے بندے اوسکے روبرو نماز مین ہاتھ باندھ کے ادب سے کھڑے ہوتے ہین سو
وہ ہی اپنے لیے چاہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کیواسطے اوسکے روبرو ادب سے
کھڑے رہنا اونھین کا مونین سے ہی کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہین سو اور کسیکے لیے نکیا جاہیے
اخرج الترمذی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من
امتی الاوثان وانہ بالمشرکین وحتی تعبد قبائل امتی ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الفتن مین لکھا ہی کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ نقل کیا ثوبان نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین آنے کی قیامت یہانتک
کہ ملجاوین کتنی قومین میری امت مین سے مشرکین مین اور یہانتک کہ پوجنے لگینگی کئی قومین میری امت مین سے
تھانون کو ف یعنی شرک دو طرح ہوتا ہی ایک تو یہ کہ کسیکے نام کی صورت بنا کر پوجے اوسکو عربی زبان مین
صنم کہتے ہین اور دوسرے یہ کہ کسی تھان کو مانے یعنی کسیکے مکان کو یا درخت کو یا کسی پتھر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو
کسی کے نام کا ٹھہرا کر پوجے اوسکو زبان عربی مین وثن کہتے ہین اوسمین داخل ہی قبر اور کسیکا چلہ اور لحد اور کسی
کے نام کی چھڑی اور تعزیہ اور علم اور شدہ اور امام قائم کی اور پیر دستگیر کی منھدی اور امام کا چبوترہ اور
اوستاد اور پیرون کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اوسکی تعظیم کرتے ہین اور وہان جا کر نذرین چڑھاتے اور منتین
مانتے ہین اور اسیطرح شہید کے نام کا طاق اور نشان اور توپ جسکو بکرا چڑھاتے ہین اور اوسکی
قسم کھاتے ہین اور اسیطرح بعضے مکان مرضون کے نام سے مشہور کرتے ہین جیسے سیتلا کا تھان
یا مسانی کا یا بھوانی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا براہی کا غرضکہ یہ سب وثن ہین سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خبر دی ہی کہ مسلمان جو قیامت کے نزدیک مشرک ہو جاوینگے اونکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزونکو مانینگے برخلاف

کچھ سند نہین حکم کسکی سوائے اللہ کے اوسنے تو یہی حکم کیا ہی کہ کسیکو اوسکے سوائے مت مانو یہی ہی دین
مضبوط مگر اکثر لوگ نہین جانتے ف یعنی اول تو غلام کے حقین کسی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہی
بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادین اوسکی پوری کردے اور سب کاروبار اوسکے بنادے
اور دوسرے یہ کہ اون مالکون کی کچھ حقیقت بھی نہین وہ کچھ چیز اصل مین نہین ہین بلکہ آپ ہی لوگ خیال
باندھ لیتے ہین کہ مینھ برسانا کسی اور کے اختیار مین ہی اور دانا اوگانا کسی اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا
ہی اور تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی اونکے نام ٹھہرا لیتے ہین فلانے کام کے مختار کا نام یہ اور فلانے
کا یہ پھر آپ ہی اونکو مانتے ہین اور اون کامون کے وقت پکارتے ہین پھر اسیطرح ایک مدت مین
یہ رسم جاری ہوجاتی ہی حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات مین ہین کچھ اونکی حقیقت نہین
وہان تو اللہ کے سوائے کوئی ہی اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہی تو اوسکو کسی کاروبار مین کچھ دخل
نہین سو سب خیال ہی خیال ہی اس نام کا کوئی شخص وہان مالک اور مختار نہین جو ان کامون
کا مختار ہی پس اوسکا نام اللہ ہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی نہین اور جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین سو ایسا شخص کہ اوسکا نام محمد یا علی ہو اور اوسکے اختیار مین عالم
کے سب کاروبار ہون ایسا حقیقت مین کوئی شخص نہین بلکہ محض اپنا خیال ہی سو اس قسم کے خیالات
باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہین دیا اور کسی کا حکم اوسکے مقابل معتبر نہین بلکہ اللہ تعالے نے تو ایسے خیالات
باندھنے سے منع کیا ہی اور وہ کون ہی کہ اوسکے کہنے سے ان باتون کا اعتبار ہووے یہی اصل دین ہی کہ اللہ
ہی کے حکم پر چلیے اور کسیکا حکم اوسکے مقابل ہرگز نہ مانیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہین چلتے بلکہ اپنے پیرون کی
رسمون کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسیکی راہ و رسم کو ماننا اور اوسکے حکم کو اپنی
سند سمجھنا یہ بھی اونھین باتونمین سے ہی کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہین پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق
سے کرے تو اوسپر بھی شرک ثابت ہوتا ہی سو اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندون تک رسول ہی کا خبر دینا ہی سو جو کوئی کسی امام
کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب کی یا ملا و مشائخ کی یا باپ دادون کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری یا پنڈت کی
بات کو اور اونکی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل مین اپنے پیر و استاد کے قول کی
سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یون سمجھے کہ شرع اونھین کا حکم ہی اونکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے
اور وہی بات اونکی امت پر لازم ہوجاتی تھی سو ایسی باتون سے شرک ثابت ہوتا ہی بلکہ اصل حاکم اللہ ہی اور پیغمبر

کھڑا ہوا اوسکو دیکھ ہی رہا ہی غرض اس قسم کے کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہین اور اللہ اونسے
راضی ہی اور اونکو دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہی سو اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کے لیے
نہ کیا چاہیے اور کسیکی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر دور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و
تکلیف اوٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہان پہونچنا اور وہان جا کر جانور چڑھانے اور منتین پوری
کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اوسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان
شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اوکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور اونسے کچھ دین و
دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتین ہین انسے بچنا چاہیے کیونکہ یہ معاملہ
خالق ہی سے کیا چاہیے کسی مخلوق کی یہ شان نہین کہ اوس سے یہ معاملہ کیجیے قال اللہ
تعالے او فسقا اہل لغیر اللہ بہ ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ انعام مین یا گناہ کی چیز کہ
مشہور کی گئی ہو اللہ کے سواے اور کی کر کے ف یعنی جیسا سور اور لہو اور مردار ناپاک
حرام ہی ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک اور حرام ہی کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے
سواے اور کسی کا ٹھہرایا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے نام کا نہ ٹھہرائیے
کہ وہ جانور حرام ہی اور ناپاک اس آیت مین کچھ اس بات کا مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح
کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجیے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہی کہ کسی مخلوق کے نام پر
جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہی سو وہ حرام ہو جاتا ہی
پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجیے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادے
کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہی و قال اللہ
تعالی یصاحبی السجن أأرباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموہا
انتم و آباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ان الحکم الا للہ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدین
القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ یوسف
مین کہ حضرت یوسف نے قید خانے مین اور قیدیون سے کہا ای رفیقو قید خانے
کے کیا کئی مالک جدے جدے بہتر ہین یا اللہ ایک زبردست نہین مانتے ہو تم ورے
اوسکے مگر کئی نامون کو کہ ٹھہرائے ہین تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین اوتاری اللہ نے اونکی

۱۴ تقویۃ الایمان

ہین سواوس بندے کو چاہیے کہ یہی بات بیان کردے کہ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا
حق ہی اور نفع و نقصان کی امید رکھنی اوسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک
ہی اور شریک اور شرک سے مین بیزار ہون سو جو کوئی یہ چاہے کہ یہ معاملہ مجھسے کرے
اور مین اوس سے راضی ہون یہ ہرگز ممکن نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادب سے
کھڑا ہونا اور اوسکو پکارنا اور اوسکا نام جپنا اونھین کامون مین سے ہی کہ اللہ صاحب
نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہین اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہی وقال اللہ
تعالی واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وّ علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشہدوا
منافع لہم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقہم من بہیمۃ الانعام فکلوا منہا
واطعموا البائس الفقیر ثم لیقضوا تفثہم ولیوفوا نذورہم ولیطوفوا بالبیت العتیق
ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ حج مین کہ خبر کردے لوگون مین حج کی
کہ چلے آوینگے تیرے پاس پیادے اور دبلے دبلے اونٹون پر کہ چلے آتے ہین دور
دور کے رستے سے کہ آپہونچین اپنے فائدون کی جگہون مین اور یاد کرین اللہ
کا نام کئی معین دنون مین اوس چیز پر کہ دیا ہی اوسنے اونکو مواشی چوپایون مین سے
سو کھاؤ اوسمین سے اور کھلاؤ بدحال محتاج کو پھر چاہیے کہ تمام کرین میل کچیل اپنا
اور پورین کرین منتین اپنی اور طواف کرین اس قدیم گھر کا ف یعنے اللہ صاحب
نے اپنی تعظیم کے لیے بعضے بعضے مکان ٹھہرائے ہین جیسے کعبہ اور عرفات اور مزدلفہ
اور منا اور صفا اور مروہ اور مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ بلکہ سارا
حرم اور لوگون کے دل مین وہان کے جانے کا شوق ڈال دیا ہی کہ ہر طرح سے خواہ سوار
خواہ پیادہ دور دور سے قصد کرتے ہین اور رنج اور تکلیف سفر کی اونٹھا کے میلے کچیلے ہوکر وہان
پہونچتے ہین اور اوسکے نام پر وہان جانور ذبح کرتے ہین اور اپنی منتین ادا کرتے ہین اور اوسکا طواف
کرتے ہین اور اپنے مالک کی تعظیم جو دلمین بھر رہی ہی وہان جاکر خوب نکالتے ہین کوئی چوکھٹ کو
چومتا ہی کوئی دروازے کے سامنے دعا کر رہا ہی کوئی غلاف پکڑے ہوئے التجا کر رہا ہی کوئی اوسکے
پاس اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد مین مشغول ہی کوئی ادب سے

خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ فصلت
مین کہ مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو کہ جسنے پیدا کیا اونکو جو
تم اوسیکے بندے بنا چاہتے ہو ف یعنی جو آدمی چاہے کہ اللہ ہی کا بندہ بنے تو سجدہ
اوسیکو کرے اور کسی چاند و سورج کو نکرے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین مین
یون ہی فرمایا ہی کہ سجدہ کرنا حق خالق ہی کا ہی سو کسی مخلوق کو نہ کیا چاہیے کہ مخلوق
ہونے مین چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہین سو جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینون
مین کسی کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتون نے حضرت آدمؑ کو کیا اور حضرت
یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلین تو کچھ مضائقہ نہین سو یہ
بات غلط ہی آدمؑ کے وقت کے لوگ اپنی بہنون سے نکاح کرلیتے تھے چاہیے یہ لوگ ایسی
ایسی حجتین لانے والے اپنی بہنون سے نکاح کرلین اور اصل بات یہی ہی کہ بندے کو اللہ
کا حکم ماننا چاہیے جب اوسنے جو حکم فرمایا اوسکو جان و دلسے قبول کرلینا چاہیے اور حجت
نہ نکالے کہ اگلے لوگون پر تو یہ حکم تھا ہم پر کیون ہوا کہ ایسی حجتین لانے سے آدمی
کافر ہوجاتا ہی اسکی مثال یہ کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک مین ایک مدت تک ایک
حکم جاری کیا پھر بعد اوسکے ایک اور حکم جاری کیا پھر جو کوئی یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی
حکم پر چلے جاوینگے پچھلا حکم نہین مانتے تو وہ بھی باغی ہوجاتا ہی وقال اللہ تعالے
وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون
علیہ لبدا قل انما ادعوا ربی ولا اشرک بہ احدا ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب
نے یعنے سورہ جن مین اور بیشک سجدے اللہ ہی کو ہین سو نہ پکارو ساتھ اللہ کے
کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوتا ہی بندہ اللہ کا کہ پکارے اوسکو تو لوگ قریب ہین کہ
ہوجاوین اوس پر ٹھٹھ کہ کرکے تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور نہین شریک
سمجھتا اوسکا کسی کو ف یعنے جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے پاک دل سے اوسکو
پکارتا ہی تو بیوقوف لوگ یون سمجھنے لگتے ہین کہ یہ تو بڑا بزرگ ہوگیا یہ جسکو جو چاہیے
سو دیوے جس سے جو چاہے چھین لے سو اس بات کی امید کرکے اوسپر ہجوم کرتے

تمھارے اللہ کے یہان کچھ کام آؤنگا اور اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ لے مجھسے جتنا چاہے
میرا مال نہ کام آؤنگا مین تیرے اللہ کے یہان کچھ **ف** یعنی اور جو لوگ کسی بزرگ
کے قرابتی ہوتے ہین اونکو اوسکے حمایت پر بھروسا ہوتا ہی اور اوس پر مغرور ہوکر اللہ
کا خوف کم رکھتے ہین سو اسلیے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنے قرابتیون
کو درما دیوے سو اونھون نے سبکو اپنی بیٹی تک کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا
کرنا اوسی چیز مین ہوسکتا ہی کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہی اوس مین مجھ کو کچھ بخل
نہین اور اللہ کے یہان کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہی وہان مین کسی کی حمایت نہین
کرسکتا اور کسی کا وکیل نہین بن سکتا سو وہان کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے
اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی
بزرگ کی اللہ کے یہان کچھ کام نہین آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نکرے تو کچھ
کام نہین نکلتا **الفصل الرابع** فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ ترجمہ فصل
چوتھی اشراک فی العبادت کی برائی کے بیان مین **ف** یعنی عبادت کہتے ہین اون
کامون کو کہ اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندون کو بتلائے ہین سو
اس فصل مین یہ مذکور ہی کہ قرآن و حدیث مین اللہ کی تعظیم کے لوگون کو کون کون سے
کام بتائے ہین تاکہ اور کسی کے لیے وہ کام نہ کیجیے کہ شرک لازم آوے قال اللہ تعالی
ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم نذیر مبین ان لا تعبدوا الا اللہ انی اخاف علیکم
عذاب یوم الیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ ہود مین کہ بیشک بھیجا
ہم نے نوح کو اوسکی قوم کی طرف یہ بات کہنے کو کہ بیشک مین تمکو ڈرانے والا صاف
ہون یہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کو بیشک مین ڈرتا ہون تم پر دکھ کے دن کی مار سے
ف یعنی مسلمان اور کافرون مین مقابلہ حضرت نوح ہی کے وقت سے شروع
ہوا ہی سو جب ہی سے اس بات پر مقابلہ ہی کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آئے
ہین کہ اللہ کی سی تعظیم کسی اور کی نچاہیے اور جو کام اوسکی تعظیم کے ہین وہ اورون
کے واسطے نہ کیجیے وقال اللہ تعالی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی

سلطنت مین کسی کی قدرت نہین سو چھوٹی چیز بھی اوسی سے مانگا چاہیے کیونکہ اور کوئی
چھوٹی چیز دے سکتا ہی نہ بڑی و اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما نزلت
وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرابتہ فعم وخص فقال یا بنی
کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا او قال فانی
لا اغنی عنکم من اللہ شیئا و یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی
عنکم من اللہ شیئا و یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ
شیئا و یا بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئا
و یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئا و یا بنی عبد المطلب
انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئا و یا فاطمۃ انقذی نفسک
من النار سلینی ما شئت من مالی فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئا ترجمہ مشکوۃ
کے باب الخلافۃ والامارۃ مین لکھا ہی کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ
نے کہ جب اوتری یہ آیت کہ ڈراوے تو اپنی برادری کو جو نا تار رکھتے ہین تجھسے
تو پکارا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ناتے والون کو پھر اکٹھا کر کے
پکارا اور جدا جدا بھی سو فرمایا ای اولاد کعب بن لوئی کی بچاؤ تم اپنی جانون
کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہین اختیار رکھتا تمھارا اللہ کے یہان کچھ یا یون
فرمایا کہ بیشک مین نہین کام آنے کا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور ای اولاد مرہ
بن کعب کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آؤنگا
تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور ای اولاد عبد شمس کی بچاؤ تم اپنی جانون
کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آونگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور ای اولاد
عبد مناف کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ مین نہ کام آؤنگا تمھارے
اللہ کے یہان کچھ اور ای اولاد ہاشم کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے
کیونکہ بیشک مین نہ کام آونگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور ای اولاد
عبد المطلب کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آونگا

راہون مے کو تو کچھ پرواہ نہین رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین تباہ کردے اوسکو اور جو کوئی بھروسا
کرے اللہ پر تو وہ کفایت کرتا ہی اوسکو سب راہون کی **ف** یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی
طلب ہوتی ہی یا کوئی مشکل پڑجاتی ہی تو اوسکے دلمین ہر طرف خیال دوڑتے ہین کہ فلانے
پیغمبر کو پکارے فلانے امام کی مدد چاہیے فلانے پیر و شہید کی منت مانے فلانی بری کو مانے
فلانے نجومی و رمال سے پوچھے فلانے ملا سے فال کھلوائیے پھر جو کوئی ہر خیال کے پیچھے پڑتا ہی
تو اللہ اوس سے اپنی قبولیت کی نگاہ پھیر لیتا ہی اور اوسکو اپنے سچے بندون مین نہین رکھتا
اور اللہ کی تربیت اور ہدایت کی راہ اوسکے ہاتھ سے جاتی رہتی ہی اور وہ اسیطرح
اونھین خیالات کے پیچھے دوڑتا ہی دوڑتا تباہ ہوجاتا ہی کوئی دہریا ہوجاتا ہی کوئی ملحد
کوئی مشرک ہوجاتا ہی کوئی سب سے منکر اور جو کوئی اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہی اور کسی خیال
کے پیچھے نہین پڑتا سو اللہ اوسکو اپنے مقبول لوگون مین گن رکھتا ہی اور اوس پر ہدایت
کی راہ کھول دیتا ہی اور اوسکے دلکو چین و آرام ایسا بخش دیتا ہی کہ خیالات باندھنے
والون کو ہرگز میسر نہین ہوتا اور جو کچھ جسکی تقدیر مین لکھا ہی وہ اوسکو مل ہی رہتا
ہی مگر خیالات باندھنے والا مفت رنج کھینچتا ہی اور توکل کرنے والا چین و آرام سے
پالیتا ہی اخرج الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

سلم لیسال احدکم ربہ حاجۃ کلہا حتی لیسالہ الملح وحتی لیسالہ شسع نعلہ اذا انقطع

ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الدعوات مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کسیکو چاہیے اپنی سب حاجت
کی چیز مین اپنے رب سے مانگے یہان تک کہ نون بھی اوسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ جب
ٹوٹ جاوے وہ بھی اوسی سے مانگے **ف** یعنی اللہ صاحب کو دنیا کے
بادشاہون کی طرح نہ سمجھے کہ بڑے بڑے کام تو آپ کرتے ہین اور چھوٹے چھوٹے کام اور
نوکرون چاکرون کو حوالے کردیتے ہین سو لوگون کو چھوٹے چھوٹے کامون مین اونکی
التجا کرنی ضرور پڑتی ہی سو اللہ کے یہان کارخانہ یون نہین بلکہ وہ ایسا قادر مطلق ہی کہ آپ
سے ایک آن مین کرورون کام چھوٹے اور بڑے درست کرسکتا ہی اور اوسکی

اپنی غفلت ہی کے سوائے اور کچھ پردہ نہین جو کوئی کچھ اوس سے دور ہی سو اپنی غفلت
کے سبب سے دور ہی اور وہ سب سے نزدیک پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو پکارتا ہی کہ وہ اوسکو
اللہ سے نزدیک کردیوین سو یہ نہین سمجھتا ہی کہ پیر و پیغمبر تو اوس سے دور ہین اور اللہ
نہایت نزدیک سو یہ ایسا ہو جاتا ہی کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کے پاس اکیلا بیٹھا
ہی اور وہ بادشاہ اوسی کی عرض سننے کو متوجہ ہی پھر وہ رعیتی کسی امیر وزیر کو کہین دور
سے پکارے کہ تو میری طرف سے فلانی بات بادشاہ کے حضور مین عرض کردے سو وہ
یا اندھا ہی یا دیوانہ اور فرمایا کہ ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل مین اوسی کی مدد
چاہے اور یہ یقین سمجھ لیجیے کہ قلم تقدیر ہرگز نہین پھرتا اور لکھا ہرگز نہین مٹتا پھر اگر
سارے جہان کے بڑے اور چھوٹے ملکر چاہین کہ کسیکو کچھ نفع و نقصان پہونچاوین اللہ
کے لکھے سے کچھ بڑھ نہین سکتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس
کہتے ہین کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہی کہ تقدیر کو بدل ڈالین جسکی تقدیر مین
اولاد نہین لکھی اوسکو اولاد دے دیوین جسکی عمر تمام ہو چکی ہو اوسکی عمر بڑھا دیوین
سو یہ بات کچھ صحیح نہین بلکہ یون سمجھا چاہیے کہ اللہ اپنے ہر بندے کی کبھی دعا قبول بھی
کر لیتا ہی اور انبیا و اولیا کی اکثر مگر دعا کی توفیق دینا بھی اوسے کے اختیار مین ہی اور قبول کرنا بھی
اور رد کرنا بھی کرنی اور مراد بھی ملنی دونون باتین تقدیر مین لکھی ہین تقدیر سے باہر کوئی
کام دنیا مین نہین ہو سکتا اور کچھ کام کرنے کی قدرت نہین ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی
سوائے اسکے کہ اللہ سے مانگے اور اوسکی جناب مین دعا کرے کچھ اور طاقت نہین رکھتا پھر
وہ مالک و مختار ہی چاہے اپنی مہربانی کی راہ سے قبول کرلے چاہے اپنی حکمت کی راہ سے قبول
نکرے اخرج ابن ماجۃ عن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
قلب ابن ادم بکل واد شعبۃ فمن اتبع قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای وادا ہلکہ ومن توکل
علی اللہ کفاہ الشعب ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ
نے ذکر کیا کہ عمرو بن العاص نے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ بیشک آدمی کے دل کے ہر میدان کی طرف راہ ہی سو جو کوئی پیچھے ڈالے اپنے دل کو سب

حق مین اللہ کی خوشی یون ہی تھہری کہ اونکو دوزخ ہی مین بھیجے تو وہ اور دو چار دھکے
دینے کو طیار ہین اخرج الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کنت خلف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک
واذا سئلت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی
ان ینفعوک بشئی لم ینفعوک الا بشئی قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشئی
لم یضروک الا بشئی قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف ترجمہ
مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عباس
نے کہ تھا مین پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا اسی نے کہ
یاد رکھ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو اپنے روبرو اور جب
مانگے تو کچھ مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یہ یقین سمجھ
لے کہ بیشک سب لوگ اگر اکٹھے ہو جائین اسپر کہ کچھ فائدہ پہونچاوین تجھکو تو فائدہ نہ پہونچا
سکینگے مگر جتنا کہ لکھ دیا اللہ نے تیرے حق مین اور جو اکٹھے ہووین اسپر کہ نقصان پہونچاوین
تجھکو کچھ تو نہ نقصان پہونچا سکینگے مگر وہی کہ لکھ دیا ہی اللہ نے تجھپر اوٹھے قلم
اور سوکھ گیا کاغذ ف یعنی اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہی
پر اور بادشاہون کی طرح مغرور نہین کہ کوئی رعیتی بہتیرا ہی التجا کرے اوسکی طرف
مارے غرور کے خیال نہین کرتے اسلیے رعیتی لوگ اور امیرون کو مانتے ہین اور اونکا وسیلہ
ڈھونڈتے ہین تاکہ اونہین کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا کریم ورحیم
ہی وہان کسی کی وکالت کی حاجت نہین جو اوسکو یاد رکھے وہ آپ ہی اوسکو
یاد رکھتا ہی کوئی سفارش کرے یا نکرے اور اسیطرح گو کہ وہ سب چیز سے پاک ہی اور
سب سے بلند مگر اور بادشاہون کا سا دربار نہین کہ کوئی رعیتی لوگ وہان پہونچ نہ سکین
اور امیر و وزیر ہی رعیت پر حکم چلاوین اور رعیت کے لوگون کو اونہین کا ماننا ضرور پڑے
اور اونہین کا دربار کرنا پڑے بلکہ اپنے بندون سے بہت نزدیک ہی جو اوسنے بندہ اپنے
دل سے اوسکی طرف متوجہ ہووے تو وہین اوسکو اپنے منہہی کے آگے پاوے وہان

اوسکی سفارش کا نام کرکے اوس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہی سو اوس امیر نے اوس
چور کی سفارش اسلیے نہین کی کہ اوسکا قرابتی ہی یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اوٹھائی
بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہی نہ چورون کا تھا نگی جو چور کا
حمایتی بنکر اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہوجاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین
یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی سے ہوتی ہی سو اللہ کی جناب مین ایسی قسم
کی شفاعت ہوسکتی ہی اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث مین مذکور ہی
سو اوسکے معنی یہی ہین سو ہر بندے کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اوسی سے
ڈرتا رہے اور اوسکی التجا کرتا رہے اور اوسی کے روبرو اپنے گناہون کا قائل رہے
اور اوسکو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی اور جہانتک خیال دوڑاوے اللہ
کے سوائے کہین اپنا بچاؤ نجانے اور کسی کی حمایت پر بھروسا نکرے کیونکہ وہ خود
بڑا غفور الرحیم ہی سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کھول دیگا اور سب گناہ اپنی
ہی رحمت سے بخش دیگا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اوسکا شفیع بنا دیگا
غرض کہ جیسا ہر حاجت اپنی اوسیکو سونپنا چاہیے اسیطرح یہ حاجت بھی اوسی کے
اختیار پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے نہ یہ کہ کسیکی حمایت پر بھروسا
کیجیے اور اوسکو اپنی حمایت کے واسطے پکاریے اور اوسکو اپنا حمایتی سمجھ کر اصل مالک
کو بھول جائے اور اوسکے احکام کو یعنے شرع کو بے قدر کردیجیے اور اوسی اپنے حمایتی
ٹھہرادیے ہوے کی راہ ورسم کو مقدم سمجھے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہی اور سارے نبی اور ولی
اس سے بیزار ہین وہ سرگروہ ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصہ ہوجاتے ہین اور اولٹے اوسکے
دشمن ہوجاتے ہین کیونکہ اونکی تو بزرگی یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو سب جورو بیٹے مرید شاگرد
نوکر غلام یار آشنا کی خاطر سے مقدم رکھتے تھے اور جب یہ لوگ اللہ کی خلاف مرضی
ہوتے تھے تو وہ بھی اونکے دشمن ہوجاتے تھے تو پھر یہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وہ
بڑے بڑے لوگ اونکے حمایتی بنکر اوسکی خلاف مرضی انکی طرف سے اوسکے حضور
مین جھگڑنے بیٹھینگے بلکہ بات تو یون ہی کہ الحب للہ والبغض للہ اونکی شان سے جنکے

یہ ہی کہ کوئی بادشاہ زادون مین سے یا بیگماتون مین سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اوس
چور کا سفارشی ہوکر کھڑا ہوجاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ
اوسکی محبت سے ناچار ہوکر اوس چور کی تقصیر معاف کردے اسکو شفاعت محبت
کہتے ہین یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کرلی اور یہ بات سمجھی
کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کردینا بہتر ہی اوس رنج سے کہ جو اوس
محبوب کے روٹھ جانے سے مجھ کو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اوس دربار مین
کسی طرح ممکن نہین اور جو کوئی کسیکو اوسکی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی
ویسا ہی مشرک ہی اور جاہل کہ جیسا مذکور اول ہوچکا وہ مالک الملک اپنے
بندون کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور کسی کو کلیم
کا اور کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور
روح القدس روح الامین فرماوے مگر پھر مالک مالک ہی اور غلام غلام کوئی بندگی
کے رتبے سے قدم باہر نہین رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہین بڑھ سکتا
جیسا اوسکی رحمت سے ہر دم خوشی سے جھکتا ہی ویسا ہی اوسکی ہیبت سے رات
دن زہرہ پھٹتا ہی تیسری یہ صورت ہی کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا
چور نہین اور چوری کو اوسنے کچھ اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا مگر نفس کی شامت
سے قصور ہوگیا سو اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہی اور بادشاہ کے
آئین کو سر و آنکھون پر رکھکر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہی اور لائق سزا کے
جانتا ہی اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہین ڈھونڈتا اور اوسکے
مقابلے کسی کی حمایت نہین چاہتا اور رات و دن اوسی کا منہ دیکھ رہا ہی کہ دیکھیے
میرے حق مین کیا حکم فرماوے سو اوسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل مین اوسپر ترس
آتا ہی مگر آئین بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگذر نہین کرتا کہ کہین لوگون کے
دلون مین اس آئین کی قدر گھٹ نہ جاوے سو کوئی امیر وزیر اوسکی مرضی پاکر اوس
تقصیروار کی سفارش کرتا ہی اور بادشاہ اوس امیر کی عزت بڑھ جانے کو ظاہر مین

اور دنیا مین سفارش کئی طرح کی ہوتی ہی جیسے ظاہر کے بادشاہ کے یہان کسی شخص
کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر وزیر اوسکو اپنی سفارش سے بچالیوے تو ایک
تو یہ صورت ہی کہ بادشاہ کا جی تو اوس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہی اور اوسکے آئین کے موافق
اوس کو سزا پہونچتی ہی مگر اوس امیر سے دب کر اوسکی سفارش مان لیتا ہی اور
اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہی کیونکہ وہ امیر اوسکی سلطنت کا برار کن ہی
اور اوسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہی سو بادشاہ یہ سمجھتا ہی کہ ایک
جگہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہی اس سے کہ اتنے
بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جائین اور سلطنت کی رونق
گھٹ جاوے اسکو شفاعت و جاہت کہتے ہین یعنے اوس امیر کی وجاہت
کے سبب سے اوسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب
مین ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی وولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی
فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل
مشرک ہی اور بڑا جاہل ہی کہ اوسنے خدا کے معنی کچھ بھی نہ سمجھے اور اوس
مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہی کہ ایک
آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کرورون نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرئیل
و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم
عرش سے فرش تک اولٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اوس جگہ قائم کر دے
کہ اوسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہی کسی کام کے واسطے کچھ اسباب اور
سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی
سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکے
سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاویگی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاوین
تو اوسکی کچھ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہی اور بادشاہون
کا بادشاہ اوسکا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ کچھ سنوار سکے دوسری صورت

سو وہ تو نہین اختیار رکھتے ایک ذرہ بھر آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین
اونکا اون دونون مین کچھ ساجھا اور نہین اللہ کا اون مین سے کوئی بازو اور نہین
کام آتی سفارش اوسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دی یہانتک کہ جب گھبراہٹ
دور ہوتی ہی اونکے دلون سے تو کہتے ہین کیا فرمایا تمھارے رب نے کہتے ہین کہ
حق اور وہی ہی بلند بڑا ف یعنی کوئی جو کسی سے مراد مانگتا ہی اور مشکل کے وقت
پکارتا ہی اور وہ اوسکی حاجت روا کردیتا ہی سو یہ بات اسیطرح ہوتی ہی کہ یا تو خود وہ مالک
ہو یا مالک کا ساجھی یا مالک پر اوسکا دباؤ ہو جیسے بڑے بڑے امیرون کا کہنا بادشاہ
سب کرمان لیتا ہی کیونکہ وہ اوسکے بازو ہین اور اوسکی سلطنت کے رکن اونکے ناخوش
ہونے سے سلطنت بگڑتی ہی یا اسطرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اوسکی
سفارش خواہ نخواہ قبول کرے پھر دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہ زادے یا بیگمات
کہ بادشاہ اونکی محبت سے اونکی سفارش رد نہین کرسکتا سو چار ناچار اونکی
سفارش قبول کرلیتا ہی سو جنکو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے اور اونسے مرادین
مانگتے ہین سو نہ تو وہ مالک ہین آسمان و زمین مین ایک ذرہ بھر چیز کے اور نہ کچھ اونکا
ساجھا ہی اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اوسکے بازو کہ اون سے دب کر
اونکی بات مان لے اور نہ بغیر پروانگی سفارش کرسکتے ہین کہ خواہ نخواہ اوس سے
دلوادین بلکہ اوسکے دربار مین اونکا تو یہ حال ہی کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہی یہ سب رعب
مین آکر بے حواس ہوجاتے ہین اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اوس
بات کی تحقیق اوس سے نہین کرسکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہی اور جب اوس
بات کی آپسمین تحقیق کرلیتے ہین سوائے آمنا وصدقنا کے کچھ نہین کہہ سکتے پھر بات اولیے کا تو
کیا ذکر اور کسی کی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت اس جگہ ایک بات بڑے
کام کی ہی اوسکو کان رکھکر سن لینا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر
بہت پھول رہے ہین اور اوسکے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہین سو شفاعت
کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سنا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہین سفارش کو

کیسیطرح اپنا بچاؤ نہین سمجھتے تھے پھر اور کسی کا تو کیا ذکر ہی وقال اللہ تعالی ویعبدون
من دون اللہ مالا یملک لہم رزقا من السموات والارض شیئا ولا یستطیعون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نحل مین اور پوجتے ہین ورے اللہ
سے ایسون کو کہ وہ نہین اختیار رکھتے اونکی روزی کا آسمانون سے اور نہ زمین سے
کچھ اور نہین طاقت رکھتے ف یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہین ایسے لوگون
کی کہ اونکا کچھ اختیار نہین اور اونکی روزی پہونچانے مین کچھ دخل نہین رکھتے
نہ آسمان سے مینہ برساوین نہ زمین سے کچھ اوگاوین اور اونکو کسی نوع کی قدرت
نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا وانبیا
کو یا امام وشہیدون کو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت تو ہی لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ
شاکر ہین اور اوسکے ادب سے دم نہین مارتے اگر چاہین تو ایک دم مین اولٹ پلٹ
کردین لیکن شرع کی تعظیم کرکے چپ بیٹھے ہین سو یہ بات سب غلط ہی بلکہ کسی کام مین
نہ بالفعل اونکو دخل ہی اور نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین وقال اللہ تعالی ولا تدع
من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ یونس مین اور مت پکار ورے
اللہ کے ایسون کو کہ نہ فائدہ دیوین تجھکو نہ نقصان سو اگر کیا تو نے یہ تو بیشک
تو بے انصاف ہی ف یعنی اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگونکو
پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہین پہونچا سکتے محض بے انصافی ہی کہ ایسے بڑے
شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگون کو ثابت کیجیے وقال اللہ تعالی قل ادعوا الذین
زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وما
لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن
لہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وہو العلی
الکبیر ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ سبا مین کہ کہ
بھلا پکارو تو اون لوگون کو کہ خیال کرتے ہو ورے اللہ سے

کس کی ہی کہ ہر چیز اوسکے قابو مین ہی جو چاہے کر ڈالے اوسکا ہاتھ کوئی پکڑ نہ سکے اور اوسکی
حمایت مین کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے اور اوسکے تقصیروار کو کہین پناہ نہ مل سکے اور اوسکے
مقابلے مین کسی کی حمایت نہ چل سکے سو ہر کوئی یہ ہی جواب دیگا کہ ایسی شان اللہ
ہی کی ہی سو سمجھا چاہیے کہ پھر اور کسی سے مراد ین مانگنی محض خبط ہی اس آیت سے معلوم
ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے کافر بھی اس بات کے قائل
تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہین اور اوسکا مقابلہ نہین کر سکتا مگر اپنے بتون کو اوسکی جناب
مین اپنا وکیل سمجھ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہوگئے سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق
کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اوسکو مانے سو اوس پر شرک
ثابت ہو جاتا ہی گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے
قال اللہ تعالے قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد
ولن اجد من دونہ ملتحدا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ جن مین
کہ کہ بیشک مین نہین اختیار رکھتا تمھارے کچھ نقصان کا نہ فایدے کا کہ کہ بیشک
مجھ کو ہرگز نہ بچاویگا اللہ سے کوئی اور ہرگز پناہ نہ پاؤنگا ورے اوسکے کہین بچاؤ
ف یعنے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ لوگون کو سنا دیوین کہ مین
تمھارے نفع و نقصان کا کچھ مالک نہین اور تم جو مجھ پر ایمان لائے اور میری
امت مین داخل ہوئے سو اس پر مغرور ہو کر حد سے مت بڑھنا کہ ہمارا
پایہ بڑا مضبوط ہی اور ہمارا وکیل زبردست ہی اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو جو ہم
چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب سے بچا لیگا کیونکہ یہ بات محض غلط
ہی اسواسطے کہ مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ سے ورے اپنا کہین بچاؤ نہین
جانتا سو دوسرے کو کیا بچا سکون اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو عوام الناس
اپنے پیرون شہیدون کی حمایت پر بھروسا کر کے اللہ کو بھول جاتے ہین اور
اوسکے احکام کی تعظیم نہین کرتے محض گمراہ ہین کہ سب پیرون کے پیر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اوسکی رحمت کے سوا

جانتے تھے یعنی سب غیب کی باتین جانتے تھے تو وہ بڑا جھوٹا ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کوئی امام یا کوئی
بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ
بڑا جھوٹا ہی بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہین اخرج البخاری عن
ام العلاء قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری
وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب البکاء والخوف
مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ کہا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور پھر قسم ہی اللہ کی
کہ نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا ہون کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور کیا تمسے
ف یعنے جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین خواہ قبر
مین خواہ آخرت مین سو اوس کی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا
حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی
سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہی یا برا سو وہ بات مجمل ہی اور
اوس سے زیادہ معلوم کرلینا اور اوسکی تفصیل دریافت کرنی اونکے اختیار
سے باہر ہی **الفصل الثالث** فی ذکر ردالاشراک فی التصرف
ترجمہ فصل تیسری اشراک فی التصرف کی برائی کے بیان مین **ف**
یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی کہ جس سے اشراک فی التصرف
کی برائی ثابت ہوتی ہی قال اللہ تعالیٰ قل من بیدہ ملکوت کل شئے وھو یجیر
ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مومنون مین کہ کون ہی وہ
شخص جس کے ہاتھ مین ہی قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہی اور اوسکے
مقابل کوئی نہین حمایت کرتا جو جانتے ہو تو وہین کہدینگے کہ اللہ ہی ہی کہہ
پھر کہان سے خبط مین پڑے جاتے ہو **ف** یعنے جس سے پوچھیے کہ ایسی شان

کہنے لگی کہ ہم مین ایک نبی ایسا ہی کہ جانتا ہی کل کی بات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور وہ ہی کہ جو کہتی تھی ف یعنی ربیع ایک بی بی تھین انصار
مین سے اونکی شادی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اونکے
پاس آ بیٹھے سو اون لوگون کی کئی چھوکریان کچھ گانے لگین کہ اوس مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف مین یہ بات کہی کہ اونکو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہی کہ آیندہ
باتین جانتے ہین سو اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ
بات مت کہہ اور جو کچھ پہلے گاتی تھین وہی گائے جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کسی انبیا و اولیا یا امام و شہیدون کی جناب مین ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے
ہین بلکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بھی جناب مین یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ
اونکی تعریف مین ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر لوگ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تعریف مین یا اور انبیا و اولیا کی یا بزرگون کی یا پیرون کی یا اوستادون کی
تعریفون مین بیان کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا کے سے اوصاف
اونکی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور پھر یون کہتے ہین کہ شعر مین مبالغہ ہوتا ہی یہ سب
بات غلط ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا نصار
کی چھوکریون کو گانے بھی نہ دیا چاہیئے کہ عاقل مرد اوسکو کہے یا سنکر پسند کرے اخرج البخاری
عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم
الخمس التی قال اللہ تعالے ان اللہ عندہ علم الساعۃ فقد اعظم الفریۃ ترجمہ
مشکوۃ کے باب رویۃ اللہ عزوجل مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جانتے تھے وہ پانچ باتین کہ اللہ نے مذکور کی ہین سو بیشک بڑا طوفان
باندھا ف یعنے وہ پانچون باتین کہ سورہ لقمان کے آخر مین مذکور ہین اور
اونکی تفسیر اس فصل کے اول مین گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتین ہین سو اونھین
پانچ مین داخل ہین سو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ پانچون باتین

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے ڈرتے تھے کہ ایسی بات بھی جھوٹ کہ کل کی بات نبی جانتا ہی اپنے تئین تعریف مین نہ رکھے سو وحی نازل ہونے کے بعد دن بھی منع فرمایا پھر نہ سنا نقل ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح فی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ہین ہی کہ غناء حرام ہی خدا تعالے کے فرمانے کے سبب ومن الناس من یشتری لہو الحدیث یعنی بعضے آدمی ہین کہ خریدتے ہین بیہودہ بات کو تاکہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے بغیر علم کے اور مراد لہو الحدیث سے غناء ہی اور ابن مسعود نے قسم کھائی ہی کہ یہ آیت غناء کے حق مین نازل ہوئی ہی اور ابن عباس کہتے ہین کہ یہ آیت سب لہو کی باتون کے حق مین نازل ہوئی ہی یعنی گانے بجانے کے حق مین اور ایسی ہی کہا ابن عمر نے اور مجاہد نے اور عکرمہ نے اور قتادہ نے اور ضحاک نے اور لہو کی باتون مین گانے والی اور بجانے والی اور نوحہ کرنے والی بھی داخل ہین اور ہر وہ کام کہ جو لے جاوے آدمی کو اللہ کی یاد سے اور اوسکے دین سے اور اوسکے ثواب سے اور اوسکے عذاب سے اور ہر وہ بات کہ جو ہنسی ٹھٹھا ہو اور ہر وہ بات کہ جو بیہودہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو گناہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو مکروہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو بیہودہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو گناہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو مکروہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو بیہودہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو گناہ ہو اور ہر وہ بات کہ جو مکروہ ہو

مارڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کھول دیوین یا مرادین پوری کردیوین یا فتح و شکست دیدیوین
یا غنی اور فقیر کردیوین یا کسیکو بادشاہ کردیوین یا کسیکو امیر وزیر یا کسی سے بادشاہت
یا امارت چھین لیوین یا کسی کے دل مین ایمان ڈال دیوین یا کسی کا ایمان چھین لیوین
یا کسی بیمار کو تندرست کردیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتون مین سب
بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسیطرح کچھ اس بات مین
بھی اونکو بڑائی نہین ہی کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اونکے اختیار مین دے دی ہو کہ جسکے
دل کا احوال جب چاہین معلوم کرلین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کرلین
کہ وہ جیتا ہی یا مرگیا یا کس شہر مین ہی یا کس حال مین یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کرین تو
دریافت کرلین کہ فلانے کے یہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اوسکو فائدہ ہوگا
یا نہوگا یا اس لڑائی مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے
ہون یا چھوٹے یکسان بے خبر ہین اور نادان سوجیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل
سے یا قرینے سے کہدیتے ہین پھر کبھی اونکی بات موافق پڑجاتی ہی کبھی اوسمین چوک
پڑجاتی ہی اسیطرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینے سے کہتے ہین سو اوسمین کبھی
درست ہوجاتی ہی کبھی چوک ہان مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہی سو اوسکی بات
نرالی ہی مگر وہ اونکے اختیار مین نہین اخرج البخاری عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت
جاء النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی
فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من اٰبائی یوم بدر اذ قالت
احدھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین

ترجمہ مشکوۃ کے باب اعلان النکاح مین لکھا کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے پھر گھر مین داخل ہوئے جب
شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے میرے پاس مسند پر جیسا تو بیٹھا ہی ہمارے
پاس سو وہین شروع کیا کچھ چھوکریون ہماری نے کہ دف بجانے لگین اور
مذکور کرنے لگین اون لوگون کا کہ مارے گئے تھے بڑے ہمارے بدر مین سو ایک

برابر سن لیتے ہین جب ہی اونکو اسطرح سے پکارا اور حالانکہ اللہ صاحب نے اس آیت مین
فرمایا ہی کہ جو اللہ کے ورے ہین یعنی مخلوق سو وہ ان پکارنے والون کے پکارنے سے غافل ہین

وقال اللہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون ترجمہ اور کہا اللہ تعالے نے
یعنے سورۂ اعراف مین کہ کہ نہین اختیار رکھتا مین اپنی جان کے کچھ نفع ونقصان کا مگر جو کچھ کہ
چاہے اللہ اور جانتا مین غیب تو بیشک بہت سی لے لیتا مین بھلائی اور نہ چھوتی مجکو کچھ برائی مین
تو فقط ڈرانے والا ہون اور خوشخبری سنانے والا اون لوگون کو جو یقین رکھتے ہین ف
یعنی سب انبیا و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور لوگون نے اونھین کے
بڑے بڑے معجزے دیکھے اونھین سے سب اسرار کی باتین سیکھین اور سب بزرگونکو اونھین
کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی تو اسلیے اونھین کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال
لوگون کے آگے صاف بیان کردین تاسب لوگون کا حال معلوم ہوجاوے سو اونھون نے
بیان کردیا کہ مجھکو کچھ قدرت ہی نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہی کہ اپنی جان تک
کے بھی نفع ونقصان کا مالک نہین تو دوسرے کا تو کیا کرسکون اور غیب دانی اگر میرے
قابو مین ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کرلیتا اگر بھلا معلوم ہوتا تو اوسمین ہاتھ ڈالتا
اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہیکو اوسمین قدم رکھتا غرضکہ کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ مین
نہین اور کچھ خدائی کا دعوی نہین رکھتا فقط پیغمبری کا مجکو دعوی ہی اور پیغمبر کا اتنا ہی
کام ہی کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے سو یہ بھی اونھین
کو فائدہ کرتی ہی کہ جنکے دل مین یقین ہی اور دل مین یقین ڈال دینا میرا کام نہین وہ اللہ
ہی کے اختیار مین ہی اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب
لوگون سے بڑا بنایا ہی سو اونمین بڑائی یہی ہوتی ہی کہ اللہ کی راہ بتاتے ہین اور برے
بھلے کامون سے واقف ہین سو لوگون کو سکھلاتے ہین اور اللہ اونکے بتانے مین
تاثیر دیتا ہی بہت لوگ اوس سے سیدھی راہ پر ہوجاتے ہین اور اس بات کی اونمین
کچھ بڑائی نہین کہ اللہ نے اونکو عالم مین تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہین

اور چیزین کہ آدمی مین چھپی ہوئی ہین جیسے خیالات اور ارادے اور نیتین اور ایمان اور نفاق
وہ تو کیونکر جان سکین اور اسیطرح جب جو کوئی اپنا حال نہین جانتا کہ کل کو کیا پاویگا تو اور
کسی کا کیونکر جان سکیگا اور جب اپنے مرنے کی جگہ نہین جانتا تو اور کسی کے مرنے کی جگہ یا
وقت کیونکر جان سکے غرضکہ اللہ کے سوائے کوئی کچھ آیندہ کی بات اپنے اختیار سے نہین
جان سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعوی کرتے ہین کوئی کشف
کا دعوی رکھتا ہی کوئی استخارہ کے عمل سکھاتا ہی کوئی تقویم اور پترا نکالتا ہی کوئی رمل کا
قرعہ پھینکتا ہی کوئی فال نامہ لیے پھرتا ہی یہ سب جھوٹے ہین اور دغا باز انکے جال
مین ہرگز نہ پھنسنا چاہیے لیکن جو شخص آپ دعوی غیب دانی کا نہ رکھتا ہو اور غیب
کی بات معلوم کرنی اپنے اختیار مین نہ رکھتا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھ بات کبھی
اللہ کی طرف سے مجکو معلوم ہوجاتی ہی سو وہ میرے اختیار مین نہین کہ جو بات مین چاہون
تو معلوم کرون یا جب مین چاہون تو دریافت کرون تو یہ بات ہوسکتی ہی شاید وہ سچا

ہو یا مکار و قال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی
یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ احقاف مین اور کون زیادہ گمراہ ہوگا اوس شخص سے کہ پکارتا ہی ورے اللہ سے
اون لوگون کو کہ نہ قبول کرینگے اوسکی بات قیامت کے دن تک اور وہ انکے پکارنے
سے غافل ہین ف یعنی شرک کرنے والے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو
چھوڑکر اورون کو پکارتے ہین کہ اول تو وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین اور دوسرے کچھ قدرت
نہین رکھتے کہ اگر کوئی قیامت تک اونکو پکارے تو وہ کچھ نہین کرسکتے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ اگلے بزرگون کو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ
یا حضرت تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور
پھر یون سمجھتے ہین کہ ہمنے کچھ شرک نہین کیا اسواسطے کہ اونسے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا
کروائی ہی سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک نہین ثابت ہوتا
لیکن پکارنی کی راہ سے ثابت ہوجاتا ہی کہ اونکو ایسا سمجھا کہ دور سے اور نزدیک سے

زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین خبر رکھتے کہ کب اوٹھائے جاوینگے ف یعنی اللہ صاحب نے
پیغمبر صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو فرمایا کہ لوگونسے یون کہدیون کہ غیب کی بات سوای اللہ کے کوئی
نہین جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار مین
نہین اور اسکی دلیل یہ کہ اچھے لوگ سب جانتے ہین کہ ایک دن قیامت آویگی اور یہ
کوئی نہین جانتا کہ کب آویگی سو ہر چیز کا معلوم کرلینا جو اُسکے اختیار مین ہوتا یہ بھی معلوم
کرلیتے وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وما
تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ترجمہ
اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ لقمان مین کہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہی خبر قیامت کی
اور وہ ہی اوتارتا ہی مینھ اور جانتا ہی جو کچھ کہ مادہ کے پیٹ مین ہی اور نہین جانتا ہی کوئی
کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا ہی خبردار
ف یعنی غیب کی باتون کی سب خبر اللہ ہی کو ہین اور اونکا جان لینا کسیکے قابو مین نہین
چنانچہ قیامت کی خبر کہ اوسکا آنا بہت مشہور ہی اور نہایت یقینی اوسکے بھی آنے کے وقت کی کسیکو خبر
نہین پھر اور چیزون کے ہونے کی خبر کا تو کیا ذکر ہی جیسے کسی کی فتح کسی کی شکست
کسی کا بیمار ہونا کسی کا تندرست ہونا کہ یہ باتین تو نہ قیامت کے برابر مشہور ہین
نہ ویسی یقینی اور اسیطرح مینھ برسنے کے وقت خبر کسیکو نہین حالانکہ اوسکا موسم بھی
بندھا ہوا ہی اور اکثر اون موسمون پر برستا بھی ہی اور سارے نبی اور ولی اور بادشاہ
اور حکیم اوسکی خواہش بھی رکھتے ہین سو اگر اوسکے وقت معلوم کرنے کی کچھ
راہ ہوتی تو کوئی البتہ پالیتا پھر جو چیزین کہ نہ اونکا موسم بندھا ہوا ہی نہ سب
لوگ ملکر اونکی خواہش رکھتے ہین جیسے کسی شخص کا مرنا جینا اولاد ہونی یا غنی
وفقیر ہونا یا فتح وشکست ہونی سو ایسی چیزون کی خبر کی راہ کیونکر پاسکین
اور اسیطرح جو کچھ مادہ کے پیٹ مین ہی اوسکو بھی کوئی نہین جان سکتا کہ
ایک ہی یا دو نر ہی یا مادہ کامل ہی یا ناقص خوبصورت ہی یا بدصورت حالانکہ
حکیم لوگ ان سب چیزون کے اسباب لکھتے ہین پر کسیکا حال بالخصوص نہین جانتے

ارادہ سے کبھی کسیکو جتنی بات چاہتا ہی خبر دیتا ہی سو وہ اپنے ارادہ کے موافق نہ اونکی
خواہش پر چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہی کہ بعضی بات
کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب
کا ارادہ ہوا تو ایک آن مین بتادی چنانچہ حضرت کے وقت مین منافقون نے حضرت
عائشہ پر تہمت کی اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا پھر کچھ
حقیقت نہ معلوم ہوئی اور بہت فکر و غم مین رہے پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو
بتادیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور عائشہ رضہ پاک ہین سو یقین یون ہی رکھا چاہیے کہ غیب
کے خزانے کی کنجی اللہ ہی نے پاس ہی اوسنے کسی کے ہاتھ مین نہین دی اور کوئی اوسکا
خزانچی نہین مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اوسمین سے جسکو جتنا چاہے بخشدے اوسکے
ہاتھ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا
کچھ علم ہی کہ جب مین چاہون اوس سے غیب کی بات معلوم کرلون اور آیندہ باتونکا معلوم
کرلینا میرے قابو مین ہی سو وہ بڑا جھوٹا ہی کہ دعوی خدائی کا رکھتا ہی اور جو کوئی کسی نبی یا ولی
کو یا جن و فرشتے کو یا امام و امام زادے کو یا پیر و شہید کو یا نجومی و رمال یا جفار کو یا فال
دیکھنے والے کو یا برہمن اشٹی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اوسکے حق مین یہ عقیدہ
رکھے سو وہ مشرک ہوجاتا ہی اور اس آیت سے منکر اور یہ جو وسواس آتا ہی کہ بعضے وقت کوئی
نجومی یا رمال یا برہمن یا شگونی کچھ کہہ دیتا ہی اور وہ اُسیطرح ہوجاتا ہی تو اوس سے اونکی
غیب دانی ثابت ہوتی ہی سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین اونکی غلط بھی ہوتی ہین
تو معلوم ہوا کہ علم غیب اونکے اختیار مین نہین اونکی اٹکل کبھی درست ہوتی ہی کبھی غلط
اور یہی حال ہی استخارہ اور کشف کا اور قرآن مجید کی فال کا لیکن پیغمبرون کی وحی مین
کبھی غلطی نہین پڑتی سو وہ اونکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہی سو بتادیتا ہی
اونکی خواہش کچھ نہین چلتی قال اللہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب
الا اللہ ط وما یشعرون ایان یبعثون ترجمہ کہا اللہ صاحب نے یعنے
سورہ نمل مین کہ کہو نہین جانتے جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور

گناہون کا دڑاو سکے دل پر گھر رہا ہوگا اور اونسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے
بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جون جون اوس سے گناہ
ہونگے اوسی کے موافق اوسکی یہ حالت بڑھے گی اور جس قدر کہ یہ حالت بڑھے گی
اوسیقدر اللہ کی رحمت بڑھے گی سو یہ جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہے اوسکا
گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اورون کی عبادت وہ کام نہین کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ
بہتر ہے متقی مشرک سے جیسے رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے
کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور **الفصل الثانی فی ذکر**
ردالاشراک فی العلم ترجمہ فصل دوسری بیان مین برائی اشتراک فی العلم کے
ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشتراک فی العلم
کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو
ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنے سورہ انعام مین کہ اوسی پاس ہین کنجیان غیب کی
نہین جانتا اونکو مگر وہی **ف** یعنے جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے
ظاہر کی چیزین دریافت کرنے کو کچھ راہین بتادی ہین جیسے آنکھ دیکھنے کو کان سننے
کو ناک سونگھنے کو زبان چکھنے کو ہاتھ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہین اونکے
اختیار مین دی ہین کہ اپنی خواہش کے موافق اونسے کام لیتے ہین جیسے جب
کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھ کھول دی نہ چاہا تو بند کرلی جس چیز کا مزہ دریافت
کرنے کا ارادہ ہوا منھ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا سو گویا کہ اون چیزون کے
دریافت کرنے کو کنجیان اونکو دی ہین جیسی جسکے ہاتھ مین کنجی ہوتی ہے قفل اوسی
کے اختیار مین ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے اسیطرح ظاہر کی چیزون
کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہے جب چاہین کرین جب چاہین نکرین سو اسطرح
غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہیے کرلیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان
ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ
صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب وہ چاہین غیب کی بات معلوم کرلین بلکہ اللہ صاحب اپنے

یہی سمجھکر اوسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرح کا سمجھکر پکارنا چاہیے کہ یہ سب سے بڑا گناہ
ہی اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہی اور کسیکو کچھ حاجت برلانے کی طاقت ہوئی یا ہر جگہ حاضر
و ناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہی اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے
ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا
تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی
چوہرے چمار کا تو کیا ذکر ہی اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال اللہ تعالے یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا
تشرک بی شیا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاستغفار
مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے بیشک تو جو مجھسے ملے دنیا بھر گناہ
لیکر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسیکو تو بیشک لے آون مین تیرے
پاس بخشش اپنی دنیا بھر ف یعنی اس دنیا مین سب گنہگارون نے گناہ کیے
ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تھا اور ہامان بھی اسمین بلکہ شیطان بھی اسی مین ہی
پھر تو سمجھے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگارون سے ہوئے ہین سو ایک آدمی وہ سب
کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اوسکے گناہ ہین اللہ صاحب وتنی ہی
اوس پر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ
بخشے جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہو جاتے ہین اور
یہی حق ہی اسلیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کسیکو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور
اوسکے سوا کہین بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اوسکے دل مین خوب ثابت ہو جاوے کہ
اوسکے تقصیروار کو اوس سے بھاگ کر کہین پناہ نہین اور اوسکے مقابل کسی کا زور نہین
چلتا اور اوسکے روبرو کسیکی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسیکی سفارش اپنے اختیار سے
نہین کرسکتا سو جب یہ بات خوب اوسکے دل مین ثابت ہو جاوے پھر جتنے
گناہ اوس سے ہونگے سو بشریت کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور اون

نے نہ شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو کہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو **ف** یعنی اللہ کے سوا کسیکو
نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہونچاوے سو جیسا مسلمان کو ظاہر کی
بلاؤن پر صبر کرنا چاہیے اور اونکے ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیے اسیطرح جن اور بھوتون کی بھی
ایذا پر صبر کرنا چاہیے اور اونسے ڈر کر اونکو نہ ماننا چاہیے اور یہ سمجھا چاہیے کہ فی الحقیقت تو سکا
اللہ ہی کے اختیار مین ہی گاہ ہی کبھی کبھی اپنے بندون کو جانچتا ہی اور برون کے ہاتھ سے بھلونکو
ایذا پہونچاتا ہی تاکہ کھون اور پکون مین فرق ہو جاوے اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاوین
سو جیسے ظاہر مین کسی متقیون کو فاسقون کے ہاتھ سے اور مسلمانون کو کافرون کے
ہاتھ سے اللہ کے ارادے سے ایذا پہونچتی جاتی ہی اور اونکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہی اور دین
بگاڑنا نہین پہونچتا اسیطرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھ سے اللہ
کے ارادے سے ایذا پہونچ جاتی ہی سو اوسپر صبر کرنا ہی چاہیے اور اونکو ہرگز نہ ماننا چاہیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہو کر اورون کا ماننا چھوڑے
اور اونکی نذر و نیاز ماننے کو برا جانے اور غلط غلط رسمون کو مٹانے لگے اور اسمین اُسکو کچھ
نقصان مال کا یا اولاد کا یا جان کا پہونچ جاوے یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لیکر
ایذا دینے لگے تو اسپر صبر کرے اور اپنی بات پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہی
اور جیسے اللہ صاحب سب ظالمون آدمیون کو ڈھیل دے کر پکڑتا ہی اور مظلومونکو
اونکے ہاتھ سے چھڑاتا ہی اسیطرح ظالم جنون کو بھی اپنے وقت پر پکڑیگا اور
نیک آدمیون کو اونکی ایذا سے بچاویگا و اخرج الشیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قال قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو اللہ ندا وھو خلقک
ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن
مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کونسا
گناہ بہت بڑا ہی اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ پکارے تو کسیکو اللہ کی طرح کا ٹھہرا کر
اور حالانکہ اللہ ہی نے تجکو پیدا کیا **ف** یعنے جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین کہ وہ ہر جگہ
حاضر و ناظر ہی اور سب کام اوسکے اختیار مین ہین سو ہر مشکل کے وقت

سوسب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہی پھر اونسے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسیکو حاکم و مالک نہ جانیو اور کسیکو میرے سوا نہ مانیو سو اون سب نے ان سب کا قول و قرار کیا اور اللہ صاحب نے اس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اس قول و قرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسی نے جدی جدی اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے نہ پیر کی نہ اوستاد کی نہ باپ دادون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ ہم تو دنیا مین آکر اوس بات کو بھول گئے پھر بھولی بات کی کیا سند ہی سو یہ خیال غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو آپ یاد نہین ہوتین پھر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین کرتا ہی جیسے کسیکو اپنی ماکے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہی اور اپنی ماہی کو ما سمجھتا ہی اور کسیکو ما نہین بتا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ما کا حق ادا نہ کرے اور کسیکو ما بتاوے تو اوسکو سب لوگ برا کہینگے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی ما جانون سو سب لوگ اوسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہی پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہی اونکے خبر دینے سے کیونکر نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح مین کہدیا ہی اور سارے پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اوترین سوا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک نکتے مین ہی کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور بھاگیے نہ اللہ کے سوا کسیکو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز مین کچھ تصرف کرسکتا ہی نہ کسیکو اپنا مالک ٹھہرائیے کہ اوس سے اپنی کوئی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوس پاس لیجائے واخرج احمد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین کہ واذ اخذ ربک من بنی آدم الخ فرمایا کہ
اللہ تعالے نے اولاد آدمؑ کی اکٹھی کی پھر اونکی مثلین لگائین پھر اونکی صورت بنائی پھر اونکو
بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اونسے قول وعہد لیا اور اونکی جان پر اونسے اقرار کروایا
کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون
آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمھارے باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین کہنے لگو قیامت
کے دن کہ ہم نہ جانتے تھے یہ سو جان رکھو کہ بیشک بات یون ہی کہ نہین کوئی حاکم سواے
میرے اور نہین کوئی مالک سواے میرے اور مت شریک ٹھہراؤ میرا کوئی بیشک مین اب
بھیجونگا طرف تمھارے رسول اپنے کہ یاد دلاوینگے تمکو قول وقرار میرا اور اوتارونگا
تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک
ہمارا تیرے سواے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا ف یعنے اللہ صاحب نے سورہ اعراف
مین فرمایا ہی اور جب نکالی تیرے رب نے بیٹے آدم کی پشت سے اونکی اولاد اور اقرار کروایا
اونسے اونکی جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین قبول کیا ہمنے اپنے
ذمے پر یہ ہمنے اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اس بات سے غافل تھے
یا کہنے لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے اور ہم تھے پیچھے اونکے سو کیا
برباد کرتا ہی تو ہمکو اون جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہی سو اسکی
تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی اکٹھی کی ایک
جگہہ اور اونکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرونکی جدی مثل اور اولیا کی جدی مثل اور
شہیدونکی جدی مثل اور نیکبختون کی جدی مثل اور حکم بردار لوگونکی جدی مثل اور بدکارونکی
جدی مثل اور اسیطرح کافرون کی جدی مثلین لگائین جیسے یہود ونصاری اور مجوس
وہندو وعلی ہذا القیاس پھر اون سب کی صورتین بنائین یعنے ہر کسی کی صورت جیسی
دنیا مین بنانی منظور تھی ویسی ہی وہان ظاہر کی کسیکو خوبصورت کسیکو بدصورت
کسیکو سماتکا کسیکو گونگا کسیکو کانا کسیکو اندھا علی ہذا القیاس پھر اونکو بولنے
کی طاقت دی پھر اون سب سے اللہ صاحب نے یون فرمایا کہ کیا مین تمھارا رب نہین

اسلیے اس باب مین پانچ فصلین کی ہین **فصل پہلی** مین ذکر ہی شرک کی برائی کا اور توحید
کی خوبی کا **فصل دوسری** مین ذکر ہی اشراک فی العلم کی برائی کا **فصل تیسری**
مین ذکر ہی اشراک فی التصرف کی برائی کا **فصل چوتھی** مین ذکر ہی اشراک فی العبادت
کی برائی کا **فصل پانچوین** مین ذکر ہی اشراک فی العادت کی برائی کا **الفصل الاول**
فی الاجتناب عن الاشراک ترجمہ فصل پہلی بچنے مین شرک سے یعنی اس فصل مین مجمل شرک
کی برائی کا ذکر ہی قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے
سورۂ نسا مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک ٹھہراوے اوسکا اور بخشتا ہے ورے
اوس سے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو بیشک راہ بھولا دور بھٹک کر ف
یعنے اللہ کی راہ بھولنا یون بھی ہوتا ہی کہ حرام وحلال مین امتیاز نکرے چوری بدکاری مین گرفتار
ہوجاوے نماز وروزہ چھوڑ دیوے جورو بچون کا حق تلف کرے مان باپ کی بے ادبی کرے لیکن
جو شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اسلیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اوسکو ہرگز نہ بخشیگا
اور سارے گناہونکو اللہ شاید بخش بھی دیوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرک نہ بخشا جاویگا
جو اوسکی سزا ہی مقرر ملے گی پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی
سزا یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اوس سے کبھی باہر نکلے گا نہ اوسمین کبھی آرام پاویگا
اور جو اس سے ورے درجے کے شرک ہین اونکی سزا جو اللہ کے یہان مقرر ہی سو پاویگا اور
باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھ سزائین اللہ کے یہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین
چاہے دیوے چاہے معاف کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سے کوئی بڑا گناہ نہین اوسکی مثال یہ کہ
بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت کے لوگ جتنی کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت
سو جانا دربار کے وقت ٹال جانا لڑائی کے میدان سے ٹل جانا سرکار کے پیسا پہونچانے مین
قصور کرنا علی ہذا القیاس اون سب کی سزائین بادشاہ کے یہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے اور
چاہے تو معاف کردیوے اور ایک تقصیرین اس ڈھب کی ہین کہ جنمین بغاوت نکلتی ہی جیسے کسی
امیر یا وزیر یا چودھری قانونگو کو یا چوڑھے چمار کو بادشاہ بناوے یا اوسکے

جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال و ادبار تحمی و خوشی یہ سب اوسکے
اختیار مین سمجھنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اوسکے ارادہ کا ذکر کردینا جیسے
یون کہنا کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم فلانا کام کرینگے اور اوسکے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ
جس مین اوسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق
اور کلام مین جب قسم کھانے کی حاجت ہو تو اوسی کے نام کی قسم کھانی سو اس قسم کی
چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بنائی ہین پھر جو کوئی کسی انبیا و اولیا کی امامون شہیدون
کی بھوت و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر اونکی نذر ماننے مشکل کے وقت
اونکو پکارے بسم اللہ کی جگہ اونکا نام لیوے جب اولاد ہو اونکی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد
کا نام عبد النبی امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین اونکا حصہ لگائے جو کھیتی و باڑی
مین سے آوے پہلے اونکی نیاز کرے جب اپنے کام مین لاوے اور دھن اور ریوڑ مین
سے اونکے نام کے جانور ٹھہراوے اور پھر اون جانورون کا ادب کرے پانی دانے پر
سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے پینے پہننے مین رسمون کی سند پکڑے کہ فلانے
لوگون کو چاہیے کہ فلانا کھانا نہ کھاوین فلانا کپڑا نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نکھاوین
لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نکھاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے
والا نکھاوے اور برائی اور بھلائی جو دنیا مین پیش آئی ہے اوسکو اونکی طرف نسبت کرے کہ فلانا
اونکی پھٹکار مین آکر دیوانہ ہوگیا اور فلانے کو اونھون نے راندا تو محتاج ہوگیا اور فلانے کو نوازدیا
تو اوسکو فتح و اقبال ملگیا اور قحط فلانے ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے
دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت مین سو پورا نہوا یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین آونگا
یا پیر چاہیگا تو یہ بات ہوجاویگی یا اوسکے سُنن بولنے مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند خدا گگن
مالک الملک شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کھانی کی پڑے تو پیغمبر کی یا علیؑ کی یا امام کی یا پیر
کی یا اونکی قبرون کی قسم کھاوے سو ان سب باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے اور اوسکو
اشراک فی العادت کہتے ہین یعنی اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی تعظیم کرنی
چاہیے سو غیر کی کرے سو ان چارون طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث مین ذکر ہے

یہی سمجھکر اوسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرح کا سمجھکر پکارنا نچاہیے کہ یہ سب سے بڑا گناہ
ہی اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہی اور کسیکو کچھ حاجت برلانے کی طاقت ہوئی یا ہر جگہ حاضر
وناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہی اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے
ہر کامون مین اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا
تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی
چوہرے چمار کا تو کیا ذکر ہی اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال اللہ تعالے یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا
تشرک بی شیا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاستغفار
مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے بیشک تو جو مجھسے ملے دنیا بھر گناہ
لیکر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسیکو تو بیشک لے آون مین تیرے
پاس بخشش اپنی دنیا بھر تک یعنی اس دنیا مین سب گنہگارون نے گناہ کیے
ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تھا اور ہامان بھی اسمین بلکہ شیطان بھی اسی مین ہی
پھر یون سمجھے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگارون سے ہوئے ہین سو ایک آدمی وہ سب
کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اوسکے گناہ ہین اللہ صاحب وتنی ہی
اوس پر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ
بخشے جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہوجاتے ہین اور
یہی حق ہی اسلیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کسیکو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور
اوسکے سوا کہین بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اوسکے دل مین خوب ثابت ہوجاوے کہ
اوسکے تقصیروار کو اوس سے بھاگ کر کہین پناہ نہین اور اوسکے مقابل کسی کا زور نہین
چلتا اور اوسکے روبرو کسیکی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسیکی سفارش اپنے اختیار سے
نہین کرسکتا سو جب یہ بات خوب اوسکے دل مین ثابت ہوجاوے پھر جتنے
گناہ اوس سے ہونگے سو بشریت کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور اون

نے نہ شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو کہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے **توف** یعنی اللہ کے سوا کسیکو
نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہونچاوے سو جیسا مسلمان کو ظاہر کی
بلاؤن پر صبر کرنا چاہیے اور اونکے ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیے اسیطرح جن اور بھوتون کی بھی
ایذا پر صبر کرنا چاہیے اور اونسے ڈر کر اونکو نہ ماننا چاہیے اور یہ سمجھا چاہیے کہ فی الحقیقت تو ہر کام
اللہ ہی کے اختیار مین ہی گاہ ہی کبھی کبھی اپنے بندون کو جانچتا ہی اور برون کے ہاتھ سے بھلا ونکو
ایذا پہونچاتا ہی تاکہ کچون اور پکون مین فرق ہو جاوے اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاوین
سو جیسے ظاہر مین کسی متقیون کو فاسقون کے ہاتھ سے اور مسلمانون کو کافرون کے
ہاتھ سے اللہ کے ارادے سے ایذا پہونچتی جاتی ہی اور اونکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہی اور دین
بگاڑنا نہین پہونچتا اسیطرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھ سے اللہ
کے ارادے سے ایذا پہونچ جاتی ہی سو اوسپر صبر کرنا ہی چاہیے اور اونکو ہرگز نہ ماننا چاہیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہو کر اورون کا ماننا چھوڑے
اور اونکی نذر و نیاز ماننے کو برا جانے اور غلط غلط رسمون کو مٹانے لگے اور اسمین اُسکو کچھ
نقصان مال کا یا اولاد کا یا جان کا پہونچ جاوے یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لیکر
ایذا دینے لگے تو اسپر صبر کرے اور اپنی بات پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہی
اور جیسے اللہ صاحب سب ظالمون آدمیون کو ڈھیل دے کر پکڑتا ہی اور مظلومونکو
اونکے ہاتھ سے چھڑاتا ہی اسیطرح ظالم جنون کو بھی اپنے وقت پر پکڑیگا اور
نیک آدمیون کو اونکی ایذا سے بچاویگا و اخرج الشیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
قال قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو اللہ ندا وھو خلقک
ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن
مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسا
گناہ بہت بڑا ہی اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ پکارے تو کسیکو اللہ کی طرح کا ٹھہرا کر
اور حالانکہ اللہ ہی نے تجکو پیدا کیا **ف** یعنے جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین کہ وہ ہر جگہ
حاضر و ناظر ہی اور سب کام اوسکے اختیار مین ہین سو ہر مشکل کے وقت

سوسب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہی پھر اونسے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسیکو حاکم و مالک نہ
جانیو اور کسیکو میرے سوا نہ مانیو سو اون سب نے ان سب کا قول و قرار کیا اور اللہ
صاحب نے اس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اس قول و قرار کے
یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسی نے جدی جدی اللہ کی توحید
کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے
نہ پیر کی نہ اوستاد کی نہ باپ دادون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی
اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ ہم تو دنیا مین آکر اوس بات کو بھول گئے پھر بھولی بات کی کیا
سند ہے سو یہ خیال غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو آپ یاد نہین ہوتین پھر معتبر لوگون کے
کہنے سے یقین کرتا ہی جیسے کسیکو اپنی ماکے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے
سنکر یقین کرتا ہی اور اپنی ماہی کو ما سمجھتا ہی اور کسیکو مانہین بتا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ما کا حق
ادا نہ کرے اور کسیکو ما بتاوے تو اوسکو سب لوگ برا کہینگے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے
تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی ما جانون سو سب لوگ اوسکو احمق کہینگے
اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہی
پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہی اونکے خبر دینے سے کیونکر نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح مین کہدیا ہی
اور سارے پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اوترین
سو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک
نکتے مین ہی کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور بھاگیے نہ اللہ کے سوا کسیکو
حاکم سمجھیے کہ کسی چیز مین کچھ تصرف کرسکتا ہی نہ کسیکو اپنا مالک ٹھہرائیے کہ اوس سے اپنی
کوئی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوس پاس لیجائے واخرج احمد عن معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشرک باللہ شیئا وان
قتلت وحرقت ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے
ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین کہ واذ اخذ ربک من بنی آدم الخ فرمایا کہ
اللہ تعالے نے اولاد آدمؑ کی اکٹھی کی پھر اونکی مثلین لگائین پھر اونکی صورت بنائی پھر اونکو
بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اونسے قول وعہد لیا اور اونکی جان پر اونسے اقرار کروایا
کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون
آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمھارے باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین کہنے لگو قیامت
کے دن کہ ہم نہ جانتے تھے یہ سو جان رکھو کہ بیشک بات یون ہی کہ نہین کوئی حاکم سواے
میرے اور نہین کوئی مالک سواے میرے اور مت شریک ٹھہراؤ میرا کوئی بیشک مین اب
بھیجونگا طرف تمھارے رسول اپنے کہ یاد دلاوینگے تمکو قول وقرار میرا اور اوتارونگا
تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک
ہمارا تیرے سواے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا ف یعنے اللہ صاحب نے سورہ اعراف
مین فرمایا ہی اور جب نکالی تیرے رب نے بیٹے آدم کی پشت سے اونکی اولاد اور اقرار کروایا
اونسے اونکی جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین قبول کیا ہمنے اپنے
ذمے پر یہ ہمنے اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اس بات سے غافل تھے
یا کہنے لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے اور ہم تھے پیچھے اونکے سو کیا
برباد کرتا ہی تو ہمکو اون جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہی سو اسکی
تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی اکٹھی کی ایک
جگہہ اور اونکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرونکی جدی مثل اور اولیا کی جدی مثل اور
شہیدونکی جدی مثل اور نیکبختون کی جدی مثل اور حکم بردار لوگونکی جدی مثل اور بدکارونکی
جدی مثل اور اسیطرح کافرون کی جدی مثلین لگائین جیسے یہود ونصاریٰ اور مجوس
وہندو وعلی ہذا القیاس پھر اون سب کی صورتین بنائین یعنے ہر کسی کی صورت جیسی
دنیا مین بنانی منظور تھی ویسی ہی وہان ظاہر کی کسیکو خوبصورت کسیکو بدصورت
کسیکو سماتکا کسیکو گونگا کسیکو کانا کسیکو اندھا علی ہذا القیاس پھر اونکو بولنے
کی طاقت دی پھر اون سب سے اللہ صاحب نے یون فرمایا کہ کیا مین تمھارا رب نہین

سوای کسیکو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعون
مین ہی سو یہی راہ نجات کی ہی اسکے سوائے اور سب راہین غلط ہین واخرج مسلم عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی
الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وانا منہ بری ترجمہ
مشکوۃ کے باب الریا مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ مین بڑا بے
پرواہ ہون ساجھیون مین ساجھی سے جو کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کردے
اوسمین میرے ساتھ اور کسی کو سومین چھوڑ دیتا ہون اوسکو اور اوسکے ساجھی کو
اور مین اوس سے بیزار ہون ف یعنی جسطرح اور لوگ اپنی مشترک چیز آپس مین
تقسیم کرلیتے ہین سومین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پرواہ ہون بلکہ جو کوئی کچھ کام
میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اوسمین شریک کردے سومین اپنا حصہ بھی
نہین لیتا بلکہ سارے ہی کو چھوڑ دیتا ہون اور اوس سے بیزار ہوجاتا ہون اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے
اور کسی کے واسطے اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرک جو عبادت
اللہ کی کرے وہ بھی اللہ کے یہان مقبول نہین بلکہ اللہ اوس سے بیزار ہی اخرج
احمد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی تفسیر قول اللہ تعالے عز وجل واذ اخذ
ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم
فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی
قال فانی اشہد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم ابا کم آدم
شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین لم نعلم بہذا اعلموا انہ
لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی
ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا نشہد انا بانک ربنا والہنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا
غیرک ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے

واسطے تاج و تخت تیار کرے یا اوسکے تئین ظل سبحانی بولے یا اوسکے تئین بادشاہ کا سا مجرا کرے
یا اوسکے لیے ایک دن جشن کا ٹھہراوے اور بادشاہ کیطرح نذر دیوے یہ تقصیرون سے
بڑی ہی اسکی سزا مقرر اوسکو پہونچتی ہی اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسون کو
سزا نہ دیوے اوسکی بادشاہت مین قصور ہی چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بیعزت
کہتے ہین سو اوس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرنا چاہیے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہی
اور ویسی غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کسطرح اونکو اونکی
سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانون پر رحمت کرے اور اونکو شرک کی آفت سے بچاوے آمین

قال اللہ تعالی واذ قال لقمان لابنہ وہو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالے نے یعنی سورہ لقمان مین جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور
نصیحت کرتا تھا اوسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا اوس کا
بڑی بے انصافی ہی ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو اونھون نے
اوس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہی کہ کسیکا حق اور کسیکو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا
حق اوسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے
بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھدیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین حال
لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہی اس آیت
سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہی ایسی ہی عقل کی
راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب عیبون سے بڑا عیب ہی اور یہی حق ہی اسواسطے
کہ آدمی مین بڑے سے بڑا عیب یہی ہی کہ اپنے بڑون کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا
کوئی نہین اور شرک اوسی کی بے ادبی ہی قال اللہ تعالی وما ارسلنا من قبلک من رسول
الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالی نے یعنی سورہ انبیا
مین اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اوسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات
یون ہی کہ کوئی ماننے کے لائق نہین سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف
یعنے جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کہ مانے اور اوسکے

اسلیے اس باب مین پانچ فصلین کی ہین **فصل** پہلی مین ذکر ہی شرک کی برائی کا اور توحید
کی خوبی کا **فصل** دوسری مین ذکر ہی اشراک فی العلم کی برائی کا **فصل** تیسری
مین ذکر ہی اشراک فی التصرف کی برائی کا **فصل** چوتھی مین ذکر ہی اشراک فی العبادت
کی برائی کا **فصل** پانچوین مین ذکر ہی اشراک فی العادت کی برائی کا **الفصل الاول**
فی الاجتناب عن الاشراک ترجمہ فصل پہلی بچنے مین شرک سے یعنی اس فصل مین مجمل شرک
کی برائی کا ذکر ہی قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے
سورہ نسا مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک ٹھہراوے اوسکا اور بخشتا ہے ورے
اوس سے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو بیشک راہ بھولا دور بھٹک کر
یعنے اللہ کی راہ بھولنا یون بھی ہوتا ہی کہ حرام وحلال مین امتیاز نکرے چوری بدکاری مین گرفتار
ہوجاوے نماز روزہ چھوڑ دیوے جورو بچون کا حق تلف کرے ماں باپ کی بے ادبی کرے لیکن
جو شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اسلیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اوسکو ہرگز نہ بخشیگا
اور سارے گناہونکو اللہ شاید بخش بھی دیوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرک نہ بخشا جاویگا
جو اوسکی سزا ہی مقرر ملے گی پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی
سزا یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اوس سے کبھی باہر نکلے گا نہ اوسمین کبھی آرام پاویگا
اور جو اس سے ورے درجے کے شرک ہین اونکی سزا جو اللہ کے یہان مقرر ہی سو پاویگا اور
باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھ سزائین اللہ کے یہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین
چاہے دیوے چاہے معاف کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سے کوئی بڑا گناہ نہین اوسکی مثال یہ کہ
بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت کے لوگ جتنی کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت
سو جانا دربار کے وقت ٹال جانا لڑائی کے میدان سے ٹل جانا سرکار کے پیسا ہیو نجانے مین
قصور کرنا علی ہذا القیاس اون سب کی سزائین بادشاہ کے یہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے اور
چاہے تو معاف کردیوے اور ایک تقصیرین اس قسم کی ہین کہ جنمین بغاوت نکلتی ہی جیسے کسی
امیر یا وزیر یا چوہدری قانونگو یا چوڑے چمار کو بادشاہ بناوے یا اوسکے

جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال و ادبار تنعمی و خوشی یہ سب اوسکے
اختیار مین سمجھنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اوسکے ارادہ کا ذکر کردینا جیسے
یون کہنا کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم فلانا کام کرینگے اور اوسکے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ
جس مین اوسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق
اور کلام مین جب قسم کھانے کی حاجت ہو تو اوسی کے نام کی قسم کھانی سو اس قسم کی
چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بنائی ہین پھر جو کوئی کسی انبیا و اولیا کی امامون شہیدون
کی بھوت و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر اونکی نذر ماننے مشکل کے وقت
اونکو پکارے بسم اللہ کی جگہ اونکا نام لیوے جب اولاد ہو اونکی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد
کا نام عبد النبی امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین اونکا حصہ لگائے جو کھیتی و باڑی
مین سے آوے پہلے اونکی نیاز کرے جب اپنے کام مین لاوے اور دھن اور ریوڑ مین
سے اونکے نام کے جانور ٹھہراوے اور پھر اون جانورون کا ادب کرے پانی دانے پر
سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے پینے پہننے مین رسمون کی سند پکڑے کہ فلانے
لوگون کو چاہیے کہ فلانا کھانا نہ کھاوین فلانا کپڑا نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نکھاوین
لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نکھاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے
والا نکھاوے اور برائی اور بھلائی جو دنیا مین پیش آئی ہے اوسکو اونکی طرف نسبت کرے کہ فلانا
اونکی پھٹکار مین آکر دیوانہ ہوگیا اور فلانے کو اونھون نے راندا تو محتاج ہوگیا اور فلانے کو نواز دیا
تو اوسکو فتح و اقبال ملگیا اور قحط فلانے ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے
دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت مین سو پورا نہوا یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین آؤنگا
یا پیر چاہیگا تو یہ بات ہوجاویگی یا اوسکے سُنّی بولنے مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند خداگان
مالک الملک شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کھانی کی پڑے تو پیغمبر کی یا علیؑ کی یا امام کی یا پیر
کی یا اونکی قبرون کی قسم کھاوے سو ان سب باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے اور اوسکو
اشراک فی العادت کہتے ہین یعنی اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی تعظیم کرنی
چاہیے سو غیر کی کرے سو ان چارون طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث مین ذکر ہے

پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آلیس مین بانٹنا غائبون کے واسطے لیجانا رخصت ہوتے
وقت اولٹے پانؤن چلنا اور اوسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نکرنا درخت
نہ کاٹنا گھاس نہ اوکھاڑنا مواشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے
بندون کو بتائے ہین پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسیکی سچی قبر کو یا جھوٹی
قبر کو یا کسیکے تھان کو یا کسیکے چلّے کو یا کسیکے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا بات
کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اوسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور
چھڑاوے یا ایسے مکانون مین دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہان روشنی کرے
غلاف ڈالے چادر چڑھائے اونکی نام کی چھڑی کھڑی کر کے رخصت ہوتے وقت اولٹے پانؤن چلے
اونکی قبر کو بوسہ دیوے مور چھل جھلے اوسپر ثمیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ
باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہان کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب
کرے اور ایسی قسم کی باتین کرے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی اسکو اشراک فی العبادت
کہتے ہین یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے
لائق ہین یا یون سمجھے کہ اونکی اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہی اور اس تعظیم کی
برکت سے اللہ مشکلین کھول دیتا ہی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی چوتھی بات یہ کہ اللہ
صاحب نے اپنے بندون کو سکھایا ہی کہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور اوسکی
کچھ تعظیم کرتے رہین تاکہ ایمان بھی درست رہے اور اُن کامون مین بھی برکت ہووے جیسے اوسے
کام پر اللہ کی نذر مانی اور مشکل کے وقت اوسکو پکارنا اور ہر کام کا شروع اوسکے نام سے کرنا
اور جب اولاد ہو تو اوسکے شکر مین اوسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن
خدا بخش اللہ دیا امۃ اللہ امۃ الدی رکھنا اور کھیت اور باغ مین سے تھوڑا بہت اوسکے نام
کا کر رکھنا اور دھن اور ریوڑ مین سے کچھ اوسکی نیاز کر رکھنا اور جو جانور اوسکے نام کے
اوسکے گھر کی طرف لیجائے اونکا ادب کرنا یعنے نہ اوپر سوار ہونا نہ لادنا اور کھانے پینے پہننے
مین اوسکے حکم پر چلنا یعنی جس چیز کے برتنے کو اوسنے فرمایا اوسکو برتنا اور
جو منع کیا اوس سے دور رہنا اور برائی بھلائی جو دنیا مین پیش آتی ہی

علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہی خواہ یہ عقیدہ انبیا اور اولیا سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ بات اونکو اپنی ذات سے ہی خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی دوسری بات یہ ہی کہ عالم مین ارادے سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادین پوری کرنی حاجتین برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی بُرے وقت مین پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہی اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور اوس سے مرادین مانگے اور اس توقع پر نذر نیاز کرے اور اوسکی منتین مانے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہی اور اوسکو اشراک فی التصرف کہتے ہین یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہین کہ اونکو عبادت کہتے ہین جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اوسکے نام کا روزہ رکھنا اور اوسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اوس گھر کی زیارت کو جاتے ہین اور رستے مین اوس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتین کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اوس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اوسکی طرف جانور لیجانے اور وہان منتین ماننی اوسپر غلاف ڈالنا اور اوسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوسکی دیوار سے اپنا منھ اور چھاتی ملنی اور اوسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اوسکے گرد روشنی کرنی اور اوسکا مجاور بنکر اوسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو و غسل کا لوگون کے لیے سامان درست کرنا اور اوسکے کوئین کے

سورۂ مریم مین فرمایا ہی ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصٰھم وعدھم
عدا وکلھم آتیہ یوم القیامۃ فردا ترجمہ جتنے لوگ ہین آسمان وزمین مین سو
آنے والے ہین رحمان کے سامنے بندے ہوکر اور بیشک قابو مین کر رکھا ہی اونکو اور گن رکھا
ہی اونکو ایک ایک اور ہر کوئی اونمین سے آنے والا ہی اوسکے سامنے قیامت کے
دن اکیلا اکیلا ف یعنے کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا اور
اوسکے قبضے مین عاجز ہی کچھ قدرت نہین رکھتا اور وہ ایک ایک مین آپ ہی تصرف
کرتا ہی کسیکو کسیکے قابو مین نہین دیتا اور ہر کوئی معاملے مین اوسکے روبرو اکیلا اکیلا حاضر
ہونے والا ہی کوئی کسیکا وکیل وحمایتی نہین بننے والا ان مضمونون کی آیتین قرآن مین
اور بھی سیکڑون ہین جس نے ان دو چار آیتون کے بھی معنی سمجھ لیے وہ بھی شرک
وتوحید کے مضمون سے خبردار ہوگیا اب یہ بات تحقیق کیجائے کہ اللہ صاحب نے کون
کون سی چیزین اپنے واسطے خاص کر رکھی ہین کہ اوسمین کسیکو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ
باتین بہت ساری ہین مگر کئی باتون کا ذکر کردینا اور اونکو قرآن وحدیث سے ثابت
کردینا ضرور ہی تا اور باقی باتین اونسے لوگ سمجھ لین سو اول بات یہ کہ ہر جگہ حاضر وناظر
رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی ہو اندھیرے
مین ہو یا اوجالے مین آسمانون مین ہو یا زمینون مین پہاڑون کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی
تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہی اور کسیکی یہ شان نہین سو جو کوئی کسیکا نام اوٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور
دور ونزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے مین اوسکی دوہائی دیوے اور دشمن پر اوسکا نام
لیکر حملہ کرے اور اوسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اوسکی صورت کا خیال باندھے اور یون سمجھے
کہ جب مین اوسکا نام لیتا ہون زبان سے یا دل سے یا اوسکی صورت کا یا اوسکی قبر کا خیال باندھتا ہون
تو وہین اوسکو خبر ہوجاتی ہی اور اُس سے میری کوئی بات چھپی نہین رہ سکتی اور جو مجھپر احوال گذرتے
ہین جیسے بیماری وتندرستی وکشایش وتنگی مرنا وجینا غم وخوشی سبکی ہر وقت اوسے خبر ہی اور جو بات میرے
منہ سے نکلتی ہی وہ سب سن لیتا ہی اور جو خیال وہم میرے دلمین گذرتا ہی وہ سب سے واقف ہی سو ان باتون
سے مشرک ہوجاتا ہی اور اس قسم کی باتین سب شرک ہین اسکو اشتراک فی العلم کہتے ہین یعنے اللہ کا سا

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو
اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسی کا تخلوق اور اوسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو
اوسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے
یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر
ہی سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہین کہ کسیکو اللہ کے برابر سمجھے اور اوسکے
مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہین اور اپنے
بندون کے ذمے پر نشان بندگی کا ٹھہرائی ہین وہ چیزین اور کسی کے واسطے کرنی
جیسے سجدہ کرنا اور اوسکے نام کا جانور کرنا اور اوسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت
پکارنا اور ہر جگہہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتون سے
شرک ثابت ہوجاتا ہی گو کہ پھر اوسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوسی کا مخلوق اور
اوسی کا بندہ اور اس بات مین اولیا و انبیا مین اور جن و شیطان مین اور بھوت
و پری مین کچھ فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہوجاویگا خواہ
انبیا و اولیا سے کرے خواہ پیرون شہیدون سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ
صاحب نے جیسا بت پوجنے والون پر غصہ کیا ہی ویسا ہی یہود و نصاری پر حالانکہ
وہ لوگ اولیا و انبیا سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورہ برات مین فرمایا ہی اتخذوا

احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا
الھاً واحداً لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون ۵ ترجمہ ٹھہرایا انھون نے
مولویون کو اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ
اونکو تو حکم یہی ہوا ہی کہ بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوای اوسکے سو وہ نرالا ہی
اونکے شریک بتانے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے
ہین مولویون اور درویشونکو سو اس بات کا اونکو حکم نہین ہوا اور اس سے اپنے شرک ثابت ہوتا ہی اور وہ
نرالا ہی اوسکا شریک کوئی نہین ہوسکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا بلکہ چھوٹے پڑے سب اوسکے بندہ عاجز ہین عجز مین برابر چنانچہ

مین ہی اونکے پکارنے نہ پکارنے سے کچھ نہین ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی
بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہوجاتا ہی اور اللہ صاحب نے سورۂ زمر مین فرمایا ہی والذین
اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یحکم بینھم
فیما ھم فیہ یختلفون ہ ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار ترجمہ اور جو لوگ
کہ ٹھہراتے ہین ورے اللہ سے اور حمایتی کہتے ہین پوجتے ہین ہم اونکو سوا اسی لیے
کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کی طرف مرتبہ مین بیشک اللہ حکم کریگا اونمین اوس
چیز مین کہ اوسمین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جھوٹے ناشکر کو ف
یعنی جو بات سچی تھی کہ اللہ بندے کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہی سو اوسکو چھوڑکر
جھوٹی بات بنائی کہ اورون کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل
سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادین پوری کرتا ہی اور سب بلائین ٹال دیتا ہی سو اوسکا
حق نہ پہچانا اور اوسکا شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اورون سے چاہنے لگے پھر اوس اولٹی
راہ مین اللہ کی نزدیکی ڈھونڈھتے ہین سو اللہ ہرگز اونکو راہ نہین دیگا اور اس
راہ سے ہرگز اوسکی نزدیکی نپاوینگے بلکہ جون جون اس راہ مین چلین گے سو اوس
سے دور ہوتے جاوینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو اپنا حمایتی سمجھے
گو کہ یہی جانکر کہ اوسکے پوجنے کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی سو وہ بھی
مشرک ہی اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکرا اور اللہ صاحب نے سورہ مومنون مین فرمایا ہی
قل من بیدہ ملکوت کل شئ وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون ہ سیقولون اللہ
قل فانی تسحرون ترجمہ کہہ کون ہی وہ شخص کہ اوسی کے ہاتھ مین ہی تصرف ہر چیز کا
اور وہ حمایت کرتا ہی اور اوسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا جو تم جانتے ہو سو
وہ ہین کہدینگے کہ اللہ ہی کہ پھر کہان سے خبطی ہوجاتے ہو ف یعنی جب کافرون
سے بھی پوچھیے کہ سارے عالم مین تصرف کسکا ہی اور اوسکے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہوسکے
تو وہ بھی یہی کہینگے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہی پھر اورونکو ماننا محض خبط ہی ف اس آیت سے معلوم
ہوا کہ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت نہین دی اور کوئی کسیکی حمایت نہین کرسکتا

ایمان کار کھتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونون کہین کیون ملائے دیتے ہو اوسکو جواب
دیتے ہین کہ ہم تو شرک نہین کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیا اور اولیا کی جناب مین ظاہر کرتے ہین
شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا و اولیا کو یہ ون شہیدون کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین
سمجھتے بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین اور اوسیکا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی
اوسی نے اونکو بخشی ہی اوسکی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکا پکارنا عین اللہ
ہی کا پکارنا ہی اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہی اور وہ لوگ اللہ کے پیارے
ہین جو چاہین سو کرین اور وہ اوسکی جناب مین ہمارے سفارشی ہین اور وکیل اور اونکے ملنے سے
خدا ملتا ہی اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہی اور جتنا ہم اونکو مانتے ہین
اوتنا ہی اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرح کی خرافات باتین بکتے ہین اور ان باتونکا
سبب یہ ہی کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیون کے
پیچھے پڑے اور غلط غلط رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ اور رسول کا کلام تحقیق کرتے
تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے
تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس
مین اللہ صاحب نے فرمایا ہی ویعبدون من دون اللہ مالا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون
ھولاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ
وتعالے عما یشرکون ترجمہ اور پوجتے ہین ورے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے
اونکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہ کیا بتاتے ہو تم اللہ
کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہی اونسے جنکو یہ شریک بتاتے
ہین ف یعنے جنکو لوگ پکارتے ہین اونکو اللہ نے کچھ قدرت نہین دی نہ فائدہ پہونچانے
کی نہ نقصان کردینے کی اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہ بات
اللہ نے تو نہین بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو سو اوسکو بتاتے ہو جو وہ نہین
جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین مین کوئی کیسا ایسا سفارشی نہین ہی
کہ اوسکو مانیے اور اوسکو پکاریے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہونچے بلکہ انبیا اور اولیا کی سفارش جو ہی سو اللہ کے اختیار

بیان زبان ہندی سلیس مین کردیا تاعوام اور خاص اوس سے فایدہ برابر لیوین جنکو
اللہ توفیق دیوے وہ سیدھی راہ پر ہوجاوین اور بتانے والے کو وسیلہ نجات کا
ہووے آمین یاالٰہ العالمین اور اس رسالے کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور آمین
دو باب ٹھہرائے پہلے باب مین بیان توحید کا اور برائی شرک کی دوسرے باب مین
اتباع سنت کا اور برائی بدعت کی باب پہلا توحید و شرک کے بیان مین
اول سننا چاہیے کہ شرک لوگون مین بہت پھیل رہا ہی اور اصل توحید نایاب لیکن
اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہین سمجھتے اور ایمان کا دعوی رکھتے ہین حالانکہ شرک
مین گرفتار ہین سو اول معنی شرک و توحید کے سمجھا چاہیے تا برائی اور بھلائی اونکی
قرآن و حدیث سے معلوم ہو سو سننا چاہیے کہ اکثر لوگ پیرون کو اور پیغمبرون کو اور
امامون کو اور شہیدون کو اور فرشتون کو اور پریون کو مشکل کے وقت پکارتے ہین
اور اونسے مرادین مانگتے ہین اور اونکی منتین مانتے ہین اور حاجت برآئی کے لیے اونکی
نذر و نیاز کرتے ہین اور بلا کے ٹلنے کے لیے اپنے بیٹون کو اونکی طرف نسبت کرتے ہین
کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہی کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی
مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور اونکے جینے کے
لیے کوئی کسیکے نام کی چوٹی رکھتا ہی کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہی کوئی کسی کے
نام کے کپڑے پہناتا ہی کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہی کوئی کسی کے نام کے جانور
کرتا ہی کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہی کوئی اپنی باتون مین کسی کے نام
کی قسم کھاتا ہی غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ یہ چھوٹے
مسلمان اولیا اور انبیا سے اور امامون اور شہیدون سے اور فرشتون اور پریون سے
کر گذرتے ہین اور دعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوی سچ
فرمایا اللہ صاحب نے سورہ یوسف مین وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ترجمہ
اور نہین مسلمان ہین اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہین یعنی اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا
رکھتے ہین سو وہ شرک مین گرفتار ہین پھر اگر کوئی سمجھانے والا ان لوگون سے کہے کہ تم دعوی

راہ پر سوائے بزرگون کے کوئی چل نہین سکتا سو اونسنے اس آیت کا انکار کیا اور اس نعمت کی قدر نہ سمجھی
بلکہ یون کہا چاہیے کہ جاہل لوگ اونکا کلام سمجھ کر عالم ہوجاتے ہین اور گمراہ لوگ اونکی راہ پر چل کر
بزرگ بنجاتے ہین اس بات کی مثال یہ کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار پھر کوئی شخص
اوس بیمار سے کہے کہ فلانے حکیم کے پاس جا اور اوسکا علاج کر اور وہ بیمار یہ جواب دیوے
کہ اوسکے پاس جانا اور اوسکا علاج کروانا بڑے بڑے تندرستون کا کام ہی مجھسے کیونکر ہوسکے
کہ مین سخت بیمار ہون سو وہ بیمار بڑا احمق ہی اور اُس حکیم کی حکمت کا انکار رکھتا ہی اسواسطے کہ
حکیم تو بیمارون ہی کے علاج کے واسطے ہی نہ کہ تندرستون ہی کا علاج کرے اور اونھین کو اوسکی
دوا سے فائدہ ہو اور بیمارونکو کچھ فائدہ نہو تو وہ حکیم کا ہے کا غرض جو کوئی بہت جاہل ہی اوسکو
اللہ اور رسولؐ کے کلام سمجھنے مین زیادہ رغبت چاہیے اور جو بہت گنہگار ہو اوسکو اللہ و رسول
کی راہ چلنے مین زیادہ کوشش چاہیے سو ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ و رسولؐ ہی کے
کلام کو تحقیق کرین اور اوسیکو سمجھین اور اوسی پر چلین اور اوسیکے موافق اپنے
ایمان کو ٹھیک کرین سو سننا چاہیے کہ ایمان کے دو جزو ہین خدا کو خدا جاننا اور
رسولؐ کو رسولؐ سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اسیطرح ہوتا ہی کہ اوسکا شریک کسیکو
نہ سمجھے اور رسولؐ کو رسولؐ سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اوسکے سوائے کسیکی راہ
نہ پکڑے اوس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو شرک اور دوسری
بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو بدعت سو ہر کسیکو چاہیے
کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت
بچے کہ یہ دونون چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور باقی گناہ اسکے
پیچھے ہین کہ وہ اعمال مین خلل ڈالتے ہین اور چاہیے کہ جو کوئی توحید
اور اتباع سنت مین بڑا کامل ہو اور شرک اور بدعت سے بہت دور ہو اور لوگون کو
اوسکی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہو اوسیکو اپنا پیر و اوستاد سمجھیے سو اسلیے
کتنی آیتین اور حدیثین کہ جنمین بیان توحید کا اور اتباع سنت کا ہی اور برائی شرک
و بدعت کی اس رسالہ مین جمع کین اور اون آیتون اور حدیثون کا ترجمہ اوسکے حاصل معنی کا

بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتون کو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی سے
نکالی ہین سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہین اور ان سب سے بہتر
راہ یہ ہی کہ اللہ و رسولؐ کے کلام کو اصل رکھیے اور اوسی کی سند پکڑیے اور اپنی عقل کو
کچھ دخل ندیجیے اور جو قصہ بزرگون کا یا کلام مولویون کا اوسکے موافق ہو سو قبول کیجیے اور
جو موافق نہ ہو اوسکی سند نہ پکڑیے اور جو رسم اوسکے موافق نہو اوسکو چھوڑ دیجیے
اور یہ جو عوام الناس مین مشہور ہی کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہی اوسکو بڑا
علم چاہیے ہمکو وہ طاقت کہان کہ اونکا کلام سمجھین اور اوس راہ پر چلینا بڑے بزرگون کا کام
ہی سو ہماری کیا طاقت کہ اوسکے موافق چلین بلکہ ہمکو یہی باتین کفایت کرتی ہین سو یہ بات
بہت غلط ہی اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف
صریح ہین اونکا سمجھنا کچھ مشکل نہین چنانچہ سورہ بقر مین فرمایا ہی ولقد انزلنا الیک آیات
بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون ترجمہ اور بیشک اوتارین ہمنے تیری طرف
باتین کھلی اور منکر اوس سے وہی ہوتے ہین جو لوگ بے حکم ہین ف یعنی ان باتون کا
سمجھنا کچھ مشکل نہین بلکہ انپر چلینا نفس پر مشکل ہی اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی
بری لگتی ہی سو اسلیے جو لوگ بے حکم ہین وہ انسے انکار رکھتے ہین اور اللہ و رسول کے کلام
سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیے کہ پیغمبر تو نادانون کی راہ بتانے کو اور جاہلون کے سمجھانے کو
اور بے علمون کے علم سکھانے کو آئے تھے چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہی ہو الذی
بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین ترجمہ وہ اللہ ایسا ہی کہ جنتے کھڑا کیا نادانون مین ایک
رسول اونمین سے کہ پڑھتا ہی اونپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو
کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک تھے پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنے یہ اللہ
کی بڑی نعمت ہی کہ اوسنے ایسا رسول بھیجا کہ اوسنے بیخبرون کو خبردار کیا اور ناپاکون کو پاک
اور جاہلون کو عالم اور احمقون کو عقلمند اور راہ بھٹکے ہوؤن کو سیدھی راہ پر سو جو کوئی یہ
آیت سنکر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمون کے کوئی سمجھ نہین سکتا اور اونکی

۹۷
یہان معلوم ہوا کہ جو
قرآن و حدیث نہین
سمجھ سکتا جو قرآن
و حدیث سمجھنے کا
ہین وہ کہا سمجھیگا
جو کہتے ہین قرآن
ہی کچھ مشکل
ہی حالانکہ قرآن
۳۴ پڑھنا ہی
نگانا وہ کوئی کتاب
فہم و بلاغت نہین کا
صرف و نحو و ترجمہ عالمون
من ارجع ہیں شک اسکی
لذت پانے ۱۲
یعنی ان پڑھون ہین
۱۲

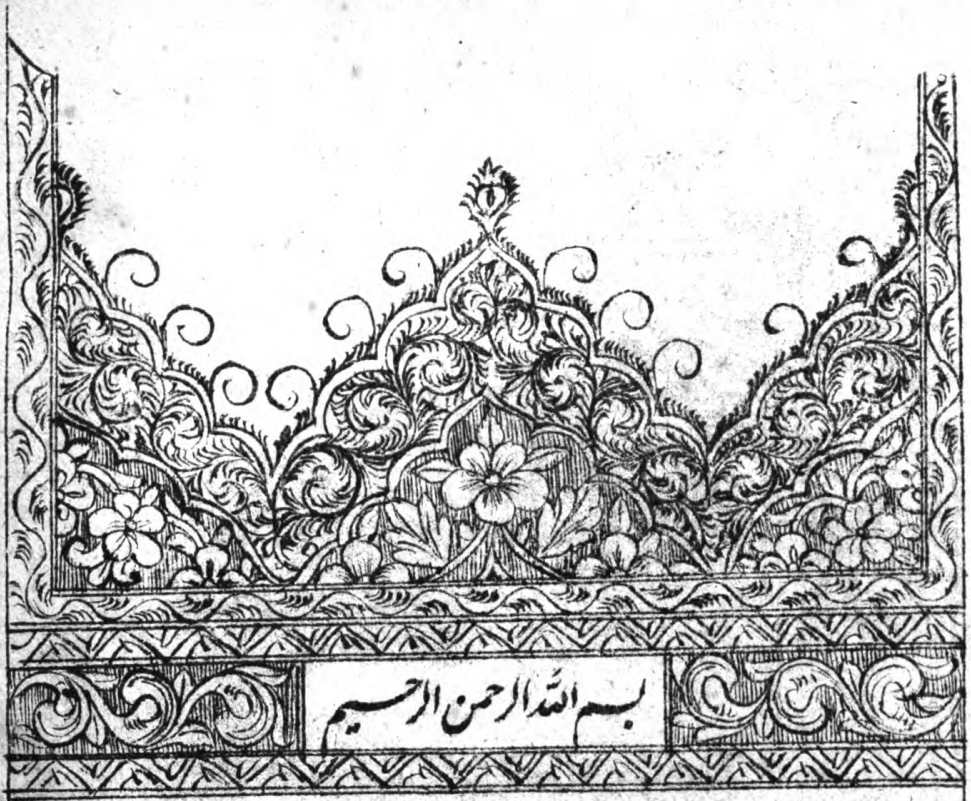

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تو نے ہزارون نعمتین دین اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین بنایا[1] اور اونکی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور اونکے نائبون کی کہ جو اونکی راہ بتاتے ہین[2] اور اونکے طریقے پر چلاتے ہین اونکی محبت دی سوای پروردگار ہمارے تو اپنے حبیب پر اور اوسکی آل واصحاب پر اور اوسکے سب نائبون پر ہزار ہزار درود اور سلام بھیج اور اوسکی پیروی کرنیوالون کو رحمت کر اور ہمکو اونمین شریک کر اور ہمکو اوسی ہی کی راہ پر جیتے اور موئے قائم رکھ اور اوسی کے تابعون مین گن رکھ آمین رب العالمین **اما بعد** سننا چاہیے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین اور بندے کا کام بندگی ہی جو بندہ کہ بندگی نکرے وہ بندہ نہین[3] اور اصل بندگی ایمان کا درست کرنا ہی کہ جسکے ایمان مین کچھ خلل[4] ہی اوسکی کوئی بندگی قبول نہین اور جسکا ایمان سیدھا ہی اوسکی تھوڑی بندگی بھی بہت ہی سو ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے مین بڑی کوشش کرے اور اوسکے حاصل کرنے کو سب چیزون سے مقدم رکھے اور اس زمانے مین دین کی بات مین لوگ کتی راہین چلتے ہین کوئی پہلون[5] کی رسمون کو پکڑتے ہین کوئی قصے

بزرگون

INDIAN INST

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بتوفیق موفق انس و جان تنویر عین ایمان ضیاء مہر ایقان یعنی نسخہ

تقویۃ الایمان

مولفہ حضرت حاجی حافظ مولانا محمد اسمعیل شہید فی سبیل اللہ رحمہ اللہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطلوبہ ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اونمین بعض کتب فقہ دینیہ مذہب اہل سنت وامامیہ وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب دینیہ مذہب اہل اسلام از فقہ حنفیہ وامامیہ وغیرہ اردو

دُرِ مختار ترجمہ اردو فتاوی الفقہ کا ترجمہ مولوی محمد حزم علی بلہوری و مولوی محمد احسن بریلوی مراد آبادی۔	مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری۔
شبیہ احمدی۔ سراپائے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ جمال الدین حسن خان۔	آثار محشر۔ علامات قیامت کا حال۔
مثنوی زائر۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان۔	صبح کا ستارہ۔ حالات بہشت و دوزخ و قیامت مولفہ مولوی عباس علی۔
دوازدہ مجلس۔ مسمّی بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد صاحب رضوی۔	قیامت نامہ۔ بہشت نامہ۔ مولفہ مولوی فیاض الحق۔
اسرار کربلا۔ حالات معرکہ کربلائے معلی مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔	آثار قیامت۔
مہر نبوت۔ نعت پیمبر مین تصنیف نواب محمد مرد انعلیخان نظام۔	اکسیر ہدایت۔ ترجمہ کیمیائے سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین۔
رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان مولفہ	مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد مترجمہ مولوی محمد احسن صاحب۔
	ہدایۃ الکونین۔ الی شہادۃ الحسنین۔ مولفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی۔
	تحفہ درود۔ ملقب۔ نجیر الکلام۔ مولفہ مولوی منظور احمد۔

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بتوفیق موفق انس و جان تنویر عین ایمان ضیاء مہر ایقان یعنی نسخہ

تقویۃ الایمان

مولفہ حضرت حاجی حافظ مولانا محمد اسمعیل شہید فی سبیل اللہ رحمہ اللہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

Luqvetul Eman

Taqwiyat al-īmān.